

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَمِنْ ذِكْرِهِمْ وَلَهُ الْحَمْدُ

الحمد لعزیز العلام کہ رسالہ قاضی الشیرک الہدیہ الیٰ ہادی المصلین السنی



حسب فرمایش شیخ محمد الدین صاحب حرکت زاد الدین منفعہ و علمہ

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

بسم الله الرحمن الرحيم

ہزار یا شاید اس خداوند واحد کا سنی محمد رسول اللہ کی واسطے دو پہلو سے بکھولا اہل اللہ کے
معتون آگاہ کر فرود شرک کے ظلمات سے بچا یا اور توحید کے مبدی راہ پر چلایا اور درود و سلام
اوس سولوں کے سردار پر جس نے محمد رسول اللہ کا مضمون بہین تعلیم فرما کر بدعتی بناوٹی یا باطنی مذہب
و رسموں سے نکال کر پاک سنی بنایا اور اس کے آل اصحاب پر اور جمیع اجابت بخشی کو شتر
سوسنت و ہدایت کی بنا مضبوط ہوئی اور بدعت و ضلالت کی سبزو بنیاد کھینچی اما اعلیٰ
خدا متین اہل انصاف و یقین و تحقیق کے سوالی مسائل دین کے بندہ گنہگار کا غلط فہمی یا بغلیں بیان رسول اللہ
قاضی محمد حسین صاحب اجراء اصنام مالوان عینی المدعنے کی التماس ہے جو کہ اس سال میں جو
لکھنؤ لاہوری ہوا احمد نگر میں دغلا کا بڑا چرچا ہوا اکثر لوگ اہ راست کی طرف رجوع ہوئے لگے ہنو
سب بعضے حق پوش گندم ناجو فروش و نافع الخیرینکر دغلا موقوف کرنے کے لئے بڑا لاہور شور
مچایا یا باطنی خیرین مختلف سنی میں آتی تھیں مگر جب خود حضرت پیر و مرشد راہبر و راہنما حضرت
مولو علی نور الہدی صاحب کے غور و تحقیق ہوا تو معلوم ہوا کہ مخالفین ایک سچ میں
دس چوبیس ہا کہ مسلمانوں کے دلوں کو دشت زدہ و پریشان کر رکھا تھا اور اس افتاد میں فخر کے
نفا رجوں سے کئی سوال جواب تحریر و تقریر سے ہوئے جا تا کہ ان سے کون فہم کر کے کہیں ناشک مسلمان
رفع ہوا و نہایت را افترا ہو ٹھکانا دفع ہو جب اصل اس فساد کا بجا تو مسئلہ ما اہل

ان رہا یہی ہے کہ حضرت پیر کی دیار میں جو کہ کھانے کی پڑی کو کوئے تھے کھجور لی قبر پر لار کہا تو
موقوف ہوا اور حضرت خضر رائل کو ملنا چہا کر روح کی زمین میں لی سولا کہ بدین دی جو
خضر رائل نے خدا سے فریاد کی تو جواب ملا کہ تو نے اس کیوں منجی دی وہاں جو نوبت مرد و نکلا و میرا
مقدور میں کچھ کہہ نہیں سکتا اور حضرت پیر نے ایک کتبچہ حق میں دلا دیا کی وہاں جواب پایا کہ اس کی نصیب
بچہ زمین پہنچے تو ہی جذبہ میں آکر فرمائے کہ کہ تو نہیں دیتا تو میں نے اسے سات بیٹے جسے
نادور میں ہی نادور نے زویا میں نے دیا اور حضرت پیر کے ایک مرید پر ہذا ب قبر مورخ تھا حضرت
منکر نگار کو لاشی سواناک یا انہوں نے اندھالی سی فریاد کی تو حکم ہوا کہ وہ رخ کے شعلوں سے اس کو
جسٹ لے آئے حضرت نے غصے کی نظر کی تو دشمنوں کے پر مل گئے ایک عاری فقیر نے کین کا پینا
کین سے نکالا ایک مشائخ موسیٰ سہاگ کے فقیر نے آسمان کی طرف جو تاپہنیک کر بائی برسانے کی رو
معتبر بنا ایک مشائخ ملک ست کتے کے بچہ کو سامنے رکھ کر ناز بڑھاتا اور کلا صلتی لکھتے
الکلب کی سنبھاتا ایک شانیوں کے پیر نے خجری اور نراج کی مزدوری کو پاک حلال کہا کہ باو
پہر یا میان اپنی آبرو بچکر عیسائی میں اور نراج تو محنت ہی اور شرع و اسے زندا نا تو جی میں حرام و
اور چیز جو کسی ماضی خجری دین و الاراضی بہا بجا قبول ہو خجری گویا ہر ہے اس کے گہر و کتاب و
عند اللہ نراج جو حرام نہیں نفوذ باللہ من شرار العما والاحبار والہیئان یہ علماء و فقہاء
بعثت بسند و کتب مجتہد پیر میں یہ حضرات بدعت بسند کی سبب اور صلح کل کے مذہب کے باعث سنت حنا
سی رہی بلکہ اس کے جمہور و اجماع سے کوئی انکو شریعت کا منکر بانہت کا دعویٰ کرنا لایا یا پھر مبرور کے
کرنیہ الا با مسئلہ بدعت و الا با حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کے سبب کا فریاد اضنی یا خارجی یا
بدعتیہ یا منکر انتم یا مذہب یا مذہب یا مذہب کہنا اور نہ کہ گنا بلکہ یہ لوک ہزاروں تابلون کے انجی
و مذہب ہی دیویں گے اور توحید و سنت پر چلنے یا جلاز و الوتکو غریب و بے وسیلہ جانکر و بائی کہنے
آخر میں شاہن میں قصصے حق ناشناسی رو تو حدین خدا سے شراب میں کو دیندار بے وسیلہ نہیں
سب سے احکم الحاکمین رسید المرسلین میں اس کی انتقام سے خوف کریں اور حضرت کی روح مبارک سے شراب میں
یہ لوک فقط جابلونے عالم تھے کہ مرے میں اور پہاڑ کہو کہ جو کمالی میں تو دہائی کی کتاب بنا کر ابلو
اس لئے پڑھتے ہو یا ایہا الکفر کہ واحد بد نہ بھوکہ فی مکان دھڑکے غین ان برفہ محمد

موقوف ہوا اور حضرت خضر رائل کو ملنا چہا کر روح کی زمین میں لی سولا کہ بدین دی جو
خضر رائل نے خدا سے فریاد کی تو جواب ملا کہ تو نے اس کیوں منجی دی وہاں جو نوبت مرد و نکلا و میرا
مقدور میں کچھ کہہ نہیں سکتا اور حضرت پیر نے ایک کتبچہ حق میں دلا دیا کی وہاں جواب پایا کہ اس کی نصیب
بچہ زمین پہنچے تو ہی جذبہ میں آکر فرمائے کہ کہ تو نہیں دیتا تو میں نے اسے سات بیٹے جسے
نادور میں ہی نادور نے زویا میں نے دیا اور حضرت پیر کے ایک مرید پر ہذا ب قبر مورخ تھا حضرت
منکر نگار کو لاشی سواناک یا انہوں نے اندھالی سی فریاد کی تو حکم ہوا کہ وہ رخ کے شعلوں سے اس کو
جسٹ لے آئے حضرت نے غصے کی نظر کی تو دشمنوں کے پر مل گئے ایک عاری فقیر نے کین کا پینا
کین سے نکالا ایک مشائخ موسیٰ سہاگ کے فقیر نے آسمان کی طرف جو تاپہنیک کر بائی برسانے کی رو
معتبر بنا ایک مشائخ ملک ست کتے کے بچہ کو سامنے رکھ کر ناز بڑھاتا اور کلا صلتی لکھتے
الکلب کی سنبھاتا ایک شانیوں کے پیر نے خجری اور نراج کی مزدوری کو پاک حلال کہا کہ باو
پہر یا میان اپنی آبرو بچکر عیسائی میں اور نراج تو محنت ہی اور شرع و اسے زندا نا تو جی میں حرام و
اور چیز جو کسی ماضی خجری دین و الاراضی بہا بجا قبول ہو خجری گویا ہر ہے اس کے گہر و کتاب و
عند اللہ نراج جو حرام نہیں نفوذ باللہ من شرار العما والاحبار والہیئان یہ علماء و فقہاء
بعثت بسند و کتب مجتہد پیر میں یہ حضرات بدعت بسند کی سبب اور صلح کل کے مذہب کے باعث سنت حنا
سی رہی بلکہ اس کے جمہور و اجماع سے کوئی انکو شریعت کا منکر بانہت کا دعویٰ کرنا لایا یا پھر مبرور کے
کرنیہ الا با مسئلہ بدعت و الا با حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کے سبب کا فریاد اضنی یا خارجی یا
بدعتیہ یا منکر انتم یا مذہب یا مذہب یا مذہب کہنا اور نہ کہ گنا بلکہ یہ لوک ہزاروں تابلون کے انجی
و مذہب ہی دیویں گے اور توحید و سنت پر چلنے یا جلاز و الوتکو غریب و بے وسیلہ جانکر و بائی کہنے
آخر میں شاہن میں قصصے حق ناشناسی رو تو حدین خدا سے شراب میں کو دیندار بے وسیلہ نہیں
سب سے احکم الحاکمین رسید المرسلین میں اس کی انتقام سے خوف کریں اور حضرت کی روح مبارک سے شراب میں
یہ لوک فقط جابلونے عالم تھے کہ مرے میں اور پہاڑ کہو کہ جو کمالی میں تو دہائی کی کتاب بنا کر ابلو
اس لئے پڑھتے ہو یا ایہا الکفر کہ واحد بد نہ بھوکہ فی مکان دھڑکے غین ان برفہ محمد

۴۰
 کوشی کہتا ہے کہ شیخ شہد علی بنیاح و بیضا اگر ہو تو یہی ہم چٹ کر سچ کوشی بولنا ہی بار و ہا ہوا
 فی زبال کل ہجر بنیاح بند کردی تیر ہر ہا سے ہجرت تے و اج کہہ کہہ کر سب کہو کہ یا کوشی کہتا ہے
 و با بی ہیکہ ہر تہین جلتی کوشی ہو نکا ہے کہ سیفات کے منکر میں کوشی کہتا ہے ساہ مشرب کا
 بکر اگر آپ کوشی کہتا ہے مہنتی صاحب کا جی کو مہی و با بی بنا ڈالا عرض قلل ندادون نے
 اور وہ کہتا ہے کہ کوشی کہتا ہے : اشعار راست کو حق پرست و غلط پر
 دن جلیں جو غلیل پرورد کیا غضب ہے کہ بوجہ میں قبول صاف کرنے و مان کو غوغا
 جو این افعال بد کا مانع ہو کوشی سستی عاقبت محمود نام اسکا رکھے میں با بی
 جہوٹی گذرانین لاکے او سپہ ہا مالدارون کو قبلہ جانین میں و بندارون کو بد کہیں دود
 تمام کتب اسلامیہ میں لکھا ہے کہ وہی گمانی فریون کسی مونس کے حق میں بدگمانی ثابت کیا
 جا چکی اور جینک کی کلام میں جمال خیر کا ممکن ہو شر پر احتمال کرنا و انہیں **سوال** ان
 فاسق رسی مسلمان علامہ فتن و فحور کرنا اباب دادون کی رسمو ہر جلتی والا کسی مسلمان طلبہ
 پر ہیز گار ہیکہ کفر و احتمال بیسی کی نہت بی بیئہ شرعیہ کرے باوجود کہ وہ مسلمان کفر و بدکاری
 سے انکار کرنا ہو تو وہ قیمت لایق قبول ہے یا نہیں **جواب** ایسا فاسق متعلق مسلمان
 ظاہر العدالت پر ہے گواہ شرعہ نہت کرے تو مسلمانوں کو باور نہ کرنا چاہیے تنویر الایضار میں ہے
 کہ گواہی یو کوشی کسی مسلمان پر مرنری کی حالانکہ وہ منکر ہے تو اس مسلمان کا مزاج نہ ہوا چاہیے
 کہ نہ نکہ اسکا انکار صورت تو یہی ہے **سوال** جن مسلمانوں کے ساتھ ہو وہ نہت ظاہر کرنا ہی
 اور کہ مسلمان اس کے منع پر قادر ہوں ان مسلمانوں کو کیا کہنا چاہیے **جواب** اس مسلمان
 ظاہر العدالت کی مدد کرنا و اس فاسق کو مقدر پر منع کرنا کہ حقوق اسلام سے حضرت نے فرمایا
 اگر مسلمان کی نیت ہو کہیے ساہنے میں مقدر رہو تے جو اسکے مدد نہ کریں خوار و رسوا کر گیا او شری احقا
 حاضران قیامت کے سامنے اور فرمایا علیہ السلام نے جو اپنی بیانی مسلمان کی آبرو لینے والے ہر مذہب
 ہو گا اسے ناپائا تو اندکھا اسکو ورنہ کے آگ سے نگاہ رکھنا **سوال** ایسی نہت لینے والے کے حق
 میں کچھ عید ہے **جواب** حقتا ہے سورہ احزاب میں فرمایا ہے جو لو کہ انڈا پہونچا ہر
 مسلمان مرد و عورت کو اس بابت جو انہوں نے لکھے وہ کام البتہ بوجہ ہتیان اور بڑے ظاہر کرنا

کلاں ٹھہرائے ہیں اور فرمایا علیہ السلام نے جو مشہور کر رہی مسلمان رعیت کہ حبیب اگر کسی کو ناحق
 تو حبیب اگر کچھ اور سکوا دے گا اسی حبیب آتش و دوزخ میں قیامت کے دن روایت کیا ہے کہ نبی نے
 شعب لا یمان بن ابی ذر رضی اللہ عنہ اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کچھ کسی مسلمان کو حق میں وہ چیز کہ
 نہیں دے دین تو شہر اور گناہ اوسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں دے دے گا اور اگر کسی میں الفقیہ خدام الحجاب
 بشیخ زادہ عبد الغفار عفی عنہ اور ہم کو نادان میں کہ سلف الون کی سنت ہی خود بخود ادا ہو
 ہے و جبکہ اگلے حاسدوں نے بایزید بطامنی کو ان کے رفیقوں سمیت بستی ہو نکال دیا و النون مصر کی
 طوق و زنجیر کے بغل کی طرف ڈانٹ دیا ابو سعید خدری اور سہیل بن عبد اللہ اور شبلی اور
 سید احمد کبیر رفاعی اور امام ابو القاسم اور بخاری اور عبد الحق اور امام محمد غزالی اور
 عیاض اور ابو الحسن شافعی اور عبد اللہ بن بریر اور حضرت امام اعظم اور حکیم ابی نواسی اور شیخ
 اکبر صوفی سرمد اور بہت سے علما و متقدم اور اولیاء کو اسلام کے دعوے کے سزاوارے حاسدوں نے
 کسی کو کافر کہا کسی کو ملحد ٹھہرایا کسی کو زندیق لکھو یا کسی کو فاضلی کسی پر کچھ بیتان کر کے قتل و قید کروا دیا یا
 سچو ان میں دوسری مرد و شاہد سے لکھوائی اور حضرت مجدد الف ثانی کی سانہ بدعتیوں کے کسی کسی پر نہیں
 کہیں کہ کس سے چاروں مذہب کے مفتیوں نے بتائیں کہ فتنہ کے لکھوائی ان بزرگوں اور لوگوں سے
 کچھ ذلت نہ ہوئی کیونکہ وہی مجبور اور مظلوم ہے جو اس ور کا مہربان ہے
 موت یہاں عین زندگانی ہے ہم لوگ یہی تنہا ہی بدولت ان بزرگوں کے جیسے مجبور و مظلوم
 اور ان کے غلاموں میں ہیں اسلئے ہمیں یہی قید و خارج کی کچھ ذلت نہیں بلکہ عین عزت ہو قید میں
 گرفتار ہوئی شریک بدعت میں انشاء اللہ نہ ہونگے شہر سے نکالے جائیں گے مگر سنت و جماعت سے
 نہ ٹھکنے قیدی ہونگے پر عیسیٰ نہ ہوئی یہاں کی طوق و بٹری قبول ہو پر بٹری بٹری پہلی طوق
 نذر غیر اللہ وغیرہ کو نام قبول کیونکہ یہاں قید و طوق بٹری و روزہ و سہوا گزشتہ ہو و نامی
 قید و طوق و زنجیر ہمیشہ سخت و ماندی ہے اَعَاذَنا اللہ مِنْ ذَٰلِكَ یُرید یوں بہت کیا
 تو باقی حبشیوں پر بند کر دیا حبشیوں نے اب کوثر کی امید پر بدعتیوں کے کہنے کو مان کر جام شہادت
 پی لیا اوسے طبع ظہران کی حکومت پر ان کی نظر عاقبت کی سلطنت پر تھی سنی حبشی میں بدعتی پر
 میں ظالم اور حقانی کو گونگا و غلط نفسا بنو گونگا اسلئے پسند نہیں کہ حقانی کلام کی تاثیر سے غافل ہو

کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن روایت کیا ہے کہ نبی نے
 شعب لا یمان بن ابی ذر رضی اللہ عنہ اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کچھ کسی مسلمان کو حق میں وہ چیز کہ
 نہیں دے دین تو شہر اور گناہ اوسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں دے دے گا اور اگر کسی میں الفقیہ خدام الحجاب
 بشیخ زادہ عبد الغفار عفی عنہ اور ہم کو نادان میں کہ سلف الون کی سنت ہی خود بخود ادا ہو
 ہے و جبکہ اگلے حاسدوں نے بایزید بطامنی کو ان کے رفیقوں سمیت بستی ہو نکال دیا و النون مصر کی
 طوق و زنجیر کے بغل کی طرف ڈانٹ دیا ابو سعید خدری اور سہیل بن عبد اللہ اور شبلی اور
 سید احمد کبیر رفاعی اور امام ابو القاسم اور بخاری اور عبد الحق اور امام محمد غزالی اور
 عیاض اور ابو الحسن شافعی اور عبد اللہ بن بریر اور حضرت امام اعظم اور حکیم ابی نواسی اور شیخ
 اکبر صوفی سرمد اور بہت سے علما و متقدم اور اولیاء کو اسلام کے دعوے کے سزاوارے حاسدوں نے
 کسی کو کافر کہا کسی کو ملحد ٹھہرایا کسی کو زندیق لکھو یا کسی کو فاضلی کسی پر کچھ بیتان کر کے قتل و قید کروا دیا یا
 سچو ان میں دوسری مرد و شاہد سے لکھوائی اور حضرت مجدد الف ثانی کی سانہ بدعتیوں کے کسی کسی پر نہیں
 کہیں کہ کس سے چاروں مذہب کے مفتیوں نے بتائیں کہ فتنہ کے لکھوائی ان بزرگوں اور لوگوں سے
 کچھ ذلت نہ ہوئی کیونکہ وہی مجبور اور مظلوم ہے جو اس ور کا مہربان ہے
 موت یہاں عین زندگانی ہے ہم لوگ یہی تنہا ہی بدولت ان بزرگوں کے جیسے مجبور و مظلوم
 اور ان کے غلاموں میں ہیں اسلئے ہمیں یہی قید و خارج کی کچھ ذلت نہیں بلکہ عین عزت ہو قید میں
 گرفتار ہوئی شریک بدعت میں انشاء اللہ نہ ہونگے شہر سے نکالے جائیں گے مگر سنت و جماعت سے
 نہ ٹھکنے قیدی ہونگے پر عیسیٰ نہ ہوئی یہاں کی طوق و بٹری قبول ہو پر بٹری بٹری پہلی طوق
 نذر غیر اللہ وغیرہ کو نام قبول کیونکہ یہاں قید و طوق بٹری و روزہ و سہوا گزشتہ ہو و نامی
 قید و طوق و زنجیر ہمیشہ سخت و ماندی ہے اَعَاذَنا اللہ مِنْ ذَٰلِكَ یُرید یوں بہت کیا
 تو باقی حبشیوں پر بند کر دیا حبشیوں نے اب کوثر کی امید پر بدعتیوں کے کہنے کو مان کر جام شہادت
 پی لیا اوسے طبع ظہران کی حکومت پر ان کی نظر عاقبت کی سلطنت پر تھی سنی حبشی میں بدعتی پر
 میں ظالم اور حقانی کو گونگا و غلط نفسا بنو گونگا اسلئے پسند نہیں کہ حقانی کلام کی تاثیر سے غافل ہو

ہوشیار ہو جاتی ہیں اور تیرے کاموں کے بازوئے میں نیک کاموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پہلے کچھ
 کو نام رکھتے ہیں کہ انہوں نے کبھی نیک کاموں کی نصیحت کی اور بڑی کاموں کی مذمت نہیں کی
 یہ کہنا اور نیکو دشوار اور اگر ان کے زبانی اپنی سرور باری کی ڈرتے رشک کے واسطے جند خدا
 فراموش نہ کر لے تھے بڑا کرانے ساتھ لئے تھیں تراشے چرنے میں اور بیدار سالی کر دے ہو
 میں تیرے روئے پر تھے ہوئے نامحوں سے نفرت کر کے پہرہ ہارے ہی مستند میں آورو جو جھگو کہ عوام
 کی رسم و عادت کی خلاف بانو نگو منہ کرنے میں یہ لوگ ان لفظوں کو کلمہ کفر ٹھہرا کر وہی تباہی بختے
 میں ناخانی لوگ ابن العزیز نے تیرے نقابچی و ستون اور دشمنوں کے ہاتھ سے نیک ہووین اور
 حاکم کو دہائی کا معنادار باز فتوری سمجھا کر غیر واقعی بانوں کی نیک درجے لگا کر فساد ہی ہے
 زین نا کہ میں ٹہرنے بناوین سجان امتدان پر نا بالعون بچہ بن میں آتہ شریفہ ارض اللہ
 و اسعدہ شاہد اسوئین بڑا اسپر جالبو کے خیر خواہ ہتھان کرنے میں کہ یہ دہائی قرآن کے معنی
 لے کر تیرے میں درنگو ہیکانے میں وی نادان اوئی جتہ و دستار پر انگوں سے کہنے والے جاننے
 اور اوپر ہی پہل بڑے میں خبر کچھ لوگ ادن خاصوں کے بچنے چپے طعدار بانو تیرے قریب
 کہا جاوین یا ائی دیکھوئے ڈرو کئے ہو کر ائی سے گانے لگین تو خدا اور رسول کا کیا بگڑا اور
 نصیحت کرنے والوں کا کیا نقصان ہوا میرید شاگرد اگر پہلے تو پر و اساد کا کیا بگڑا اسالیان نذر
 اول ہی سے نہ لیتی جو مفری نہ راؤن میں غلغلے کا حق کو بگاڑے اور حضرت سے کئے منافق پہلے گویا
 اور اہلیت سے کئے رافضی خارجی پہلے امامان میں سے کئے بدین بدل گویا لیکن خدا سناستہ اون
 حضرات کو کچھ نقصان نہوا اٹا او نہیں کا نقصان ہوا سچی نصیحت ماننا اور سچی نصیحت کرنے والوں
 پر جاننا کہ قرآن وحدیث فقہ سے بلکہ خدا و رسول فقہ سے پہلے جانا ہی اسے بن پندوں کے گردون
 کا پہلے جانا ہی بہتر ہے خواشاک کم حیان پاک ناصر نے کہا زہر ہست کہا تو پہلے کسی صندس کہا لیا تو
 نصیحت کرنے والوں کا کیا گیا شغوسی ایک دنیا کوئی اندھی کا تہا یا ربط تہاد و فوئین باہم ہشما
 باری بکبار سی جوئی دمی ہم عزرا یکجا انکا ہوا شب کو گذر تھی پڑانی فحشی یک اندھ کو بکبار
 کچھ فرماتے کہ تیرے اسکو آس یک بیکٹ ورا گیا او کا جوٹ ٹانہ ہی فحشی گئی اندھی کے چوٹ
 تھی نہ خواہش اسکی چندان گوئے برنگا دہ ڈھونڈتی ہو سوئے و ہونڈتا اسکو جو دہر جا گیا

سانس کی بات میں کہ آگیا خیر جو زنی پر اس کے خود کی جی میں سمجھا ہی بیہوشی اور کی
 اوسنی اوس مچی کو اچھا جانے بولا ابدل و سکات ارمان کہ روشنی اتنی میں جو جیت و کی
 تپ پڑی آنکھوں پر اس کے ایک بیک گیسٹر کو وہ اٹھایا کہ مار تیری بات میں ہی اس کو مار
 کو بولا میں غامکہا تا نہیں ان دسوں میں مطلقاً آتا نہیں پا گیا ابد و ست میں مطلب تیرا
 یعنی میں بن ہنسنا کہ رونے اٹھا کو رہتا اس گنگو کے وہیاں میں سانس کا مٹا ہے اس کی ران میں
 زہر کارنگین اثر اس کو ہوا کاٹتے ہی اس کو وہ آندھا تو یہی کالی سانپ کو مچی بخان
 تاز بان پہنچو نہ کچھ اسی ہر با و کچھ جان اور بوجہ کر آندھا زہر کو موت سمجھ کالی کامن
 تعینے نامہ چار بیت سخن اپنی منکر ہونے کی خجالت یہ کہ کہ شائے میں کہ ان کی بدنہی دیکھ کر کرم اس
 پر گئی سبحان اللہ عقل کے آندھوں چٹکی ہو ٹوٹن کی یہ کہ یاد شایہ نہیں سنی کہ پیر کرنا یہ چار
 ان ٹل مل فیض دین کے اسی ہی عادت ہو کہ پہلے آندھے کی طرح گر پڑتے ہیں یہ پہچانے میں پہلی ہی
 جانکر حنائیوں کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیوں پہچانا پڑنا کر حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لوگ بن الفرض
 اور اچھی طرح بخوبی واقف ہیں کہ یہ لوگ دیندار حق پرست سنی ہیں مگر ان کی طرف رہی ہو گیا
 کا مزہ اور سب رام چوٹ جانتا ہی اور دوست آشناؤں سے لڑتا جاہلوں کا ہے تبھکے بلاؤں کے
 پانچ آنے نوشکی رونی شب برات کی تہولی چپائی اور فاختہ دینے کے پانچ پیسے اور بہوانی کا
 بکر کاٹنے کے دو پیسے اور کارن بگا چوٹ جانتا ہی غرس سنے میں جانا تاج دیکھنا موقوف
 ہوتا ہی اور بڑی لوک دنیا دار جو پیر استاد کے مخالف ہیں ان کی گہرے رستم رسومات کہ کہانے ہاتھ
 جاتی ہیں سو بہت فوج سانچ کر شطان نفس کی مشورے استاد و پیر کے عاقبت بنگر انکو وہانی کہنے
 لگے تا لوگ جانیں کہ یہ بڑے مسلمان ہیں کہ پیر و استاد و دوستوں کی مروت ہی نہیں کرتے دین کے
 حرارت کی سب پیر و استاد و دوستوں کو ہی چوڑ دیتی ہیں یہ لوگ ظاہر پرستوں کے پاس دیندار
 ٹہر ہی مگر دل تو جانتا ہی اور دیندار فوائے مکر سے واقف ہی ہیں کیونکہ ملائیسے کو خواہ جلد نہ لائے
 پر سنی نہ باد کرنے کے بہانے سے مارتا ہی تو ملا اور بچہ مارنے کا سبب جان لیتی ہیں یا سہی ان
 منکر و نکار دین کے سبب نہیں یہ سب بیدینی کو سب سے جو مذکور ہوا اور خدا کی بنا خود
 شرک و کفر کے کام کرتے ہیں اور مسلمان کو بال برابر عیب کہہ پڑا رہا ہے کہ شہود کرتے ہیں بلکہ

سانس کی بات میں کہ آگیا خیر جو زنی پر اس کے خود کی جی میں سمجھا ہی بیہوشی اور کی
 اوسنی اوس مچی کو اچھا جانے بولا ابدل و سکات ارمان کہ روشنی اتنی میں جو جیت و کی
 تپ پڑی آنکھوں پر اس کے ایک بیک گیسٹر کو وہ اٹھایا کہ مار تیری بات میں ہی اس کو مار
 کو بولا میں غامکہا تا نہیں ان دسوں میں مطلقاً آتا نہیں پا گیا ابد و ست میں مطلب تیرا
 یعنی میں بن ہنسنا کہ رونے اٹھا کو رہتا اس گنگو کے وہیاں میں سانس کا مٹا ہے اس کی ران میں
 زہر کارنگین اثر اس کو ہوا کاٹتے ہی اس کو وہ آندھا تو یہی کالی سانپ کو مچی بخان
 تاز بان پہنچو نہ کچھ اسی ہر با و کچھ جان اور بوجہ کر آندھا زہر کو موت سمجھ کالی کامن
 تعینے نامہ چار بیت سخن اپنی منکر ہونے کی خجالت یہ کہ کہ شائے میں کہ ان کی بدنہی دیکھ کر کرم اس
 پر گئی سبحان اللہ عقل کے آندھوں چٹکی ہو ٹوٹن کی یہ کہ یاد شایہ نہیں سنی کہ پیر کرنا یہ چار
 ان ٹل مل فیض دین کے اسی ہی عادت ہو کہ پہلے آندھے کی طرح گر پڑتے ہیں یہ پہچانے میں پہلی ہی
 جانکر حنائیوں کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیوں پہچانا پڑنا کر حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لوگ بن الفرض
 اور اچھی طرح بخوبی واقف ہیں کہ یہ لوگ دیندار حق پرست سنی ہیں مگر ان کی طرف رہی ہو گیا
 کا مزہ اور سب رام چوٹ جانتا ہی اور دوست آشناؤں سے لڑتا جاہلوں کا ہے تبھکے بلاؤں کے
 پانچ آنے نوشکی رونی شب برات کی تہولی چپائی اور فاختہ دینے کے پانچ پیسے اور بہوانی کا
 بکر کاٹنے کے دو پیسے اور کارن بگا چوٹ جانتا ہی غرس سنے میں جانا تاج دیکھنا موقوف
 ہوتا ہی اور بڑی لوک دنیا دار جو پیر استاد کے مخالف ہیں ان کی گہرے رستم رسومات کہ کہانے ہاتھ
 جاتی ہیں سو بہت فوج سانچ کر شطان نفس کی مشورے استاد و پیر کے عاقبت بنگر انکو وہانی کہنے
 لگے تا لوگ جانیں کہ یہ بڑے مسلمان ہیں کہ پیر و استاد و دوستوں کی مروت ہی نہیں کرتے دین کے
 حرارت کی سب پیر و استاد و دوستوں کو ہی چوڑ دیتی ہیں یہ لوگ ظاہر پرستوں کے پاس دیندار
 ٹہر ہی مگر دل تو جانتا ہی اور دیندار فوائے مکر سے واقف ہی ہیں کیونکہ ملائیسے کو خواہ جلد نہ لائے
 پر سنی نہ باد کرنے کے بہانے سے مارتا ہی تو ملا اور بچہ مارنے کا سبب جان لیتی ہیں یا سہی ان
 منکر و نکار دین کے سبب نہیں یہ سب بیدینی کو سب سے جو مذکور ہوا اور خدا کی بنا خود
 شرک و کفر کے کام کرتے ہیں اور مسلمان کو بال برابر عیب کہہ پڑا رہا ہے کہ شہود کرتے ہیں بلکہ

[illegible]

فریبی باتوں سے نکلواندیشے میں پڑنے میں کہ خدا جانے کون ہجرا پر یہ لوگ تو قرآن میں حدیث بنا
اور وہ بھی سچ کہتے ہیں کہ اگلے لوگ نادان تھے یہ کثرت کو دیکھتے ہیں جس طرف کثرت ہو اس طرف
بندر کے گر پڑتے ہیں اتنا جانتے نہیں کہ اکثر جو ٹہہ کی طرف لوگوں کی رغبت ہوتی ہے اور سچے
ہوتے ہیں فوج علیہ السلام کی طرف ترسی ایا نذا تہی اور بت پرست لوگ بشمار ایسی ہی ہر ایا

تہوڑے ہی لوگ ہوا کرتے تھے حضرت امام حسینؑ کی طرف بیشتر آدمی تھے عبداللہ بن زیاد کو ساتھ
چالیس ہزار اور جو لوگ کہ جان چکے ہیں کہ یہ لوگ حقیق میں سچے ہیں مگر بڑے بڑے لوگ جو اپنے
طرف نہیں ہیں تو بڑے لوگوں کی خوشامد سے اور ان کی شرارت کے خوف سے جان بوجہ کہ باطل کی طرف
ہو جاتے ہیں بعضی دونوں طرف کو سنبھالتی ہیں مولانا روم فرماتے ہیں

دنیا میں دین : این خیالست و محالست جنون منشو سے ایک صاحب کے قبیضہ دو تھے جان

ایک بڑا سیانہی انہوں میں بچوٹا باری باری ہوتی ہر ایک میں تاکہ ہو کوئی نہ اور میں سے اوس

وہ جو نہ ہو جو روئے بس بڑے بال اثر ہی کی انہوں کے بس پرے سانبہ بڑھکا وہ سونے جاکے جب

نیزد میں غافل ہونکو پاکے جب بال اثر ہی میں جو انکے تھی سیاہ انکو بچھی سے کرتے خواہ خواہ

یعنے جب بچانے کے سارے سفید ہوگی جو رو دو سرکتا سید جانکر بوڑھا اوبے ہوگی ننگ

راندن کرنے لگے گی اوس جنگ کچھ غیبت مجھ کو تھ جائیگا بہہ جو کہوئی سو اسے مانیکا بہہ

رہتے جیتے دوسری رو کر تھ غافل پاکے کرنی پتھر جتنی داڑھی میں سفید اٹھے تھے بال

موسچے سے لینی وہ انکو نکال جی میں کہتی یہ سفیدی جاتی پیرت انہیں اسبا کی جب لگی

یعنے وہ بڑا سیانہ بچوٹا ان کی غصہ میں کہاں روکھا انفرض و نوچھی کرنی تھیں کام

ہو گئی اوس کام میں داڑھی تمام دین اور دنیا کی جو میں بالمال ہے یہوئی نفل نکلیں جس جاں

ہو سچے دے دے اسے ظالم ٹھہرا دھما دیجہ و نو نہیں ہو پورہ ایک

یا نہ دنیا ہی کے ساری کام کر میں جو دنیا دار اور دین تمام کام کر یا دین کا ایسا کہ بس

گرد آ پہلے نہ دنیا کی مونس اور جو دو نہ نکار کہا تو خیال تو نہ داڑھی کا بچکا ایک مال

حقیقت یہ ہے کہ جب تک ایک طرف کا نہ ہو و سب ملک بندار حنیف بچکا مسلمان نہ ہو کا منافق کہلا گیا

اور بعض جاہل اس منہ زور میں کہ بیڈ ہر کچھ میں اور کہتے ہیں دونوں ہولوی جنہم میں جاوے

وہ جو نہ ہو جو روئے بس بڑے بال اثر ہی کی انہوں کے بس پرے سانبہ بڑھکا وہ سونے جاکے جب
نیزد میں غافل ہونکو پاکے جب بال اثر ہی میں جو انکے تھی سیاہ انکو بچھی سے کرتے خواہ خواہ
یعنے جب بچانے کے سارے سفید ہوگی جو رو دو سرکتا سید جانکر بوڑھا اوبے ہوگی ننگ
راندن کرنے لگے گی اوس جنگ کچھ غیبت مجھ کو تھ جائیگا بہہ جو کہوئی سو اسے مانیکا بہہ
رہتے جیتے دوسری رو کر تھ غافل پاکے کرنی پتھر جتنی داڑھی میں سفید اٹھے تھے بال
موسچے سے لینی وہ انکو نکال جی میں کہتی یہ سفیدی جاتی پیرت انہیں اسبا کی جب لگی
یعنے وہ بڑا سیانہ بچوٹا ان کی غصہ میں کہاں روکھا انفرض و نوچھی کرنی تھیں کام
ہو گئی اوس کام میں داڑھی تمام دین اور دنیا کی جو میں بالمال ہے یہوئی نفل نکلیں جس جاں
ہو سچے دے دے اسے ظالم ٹھہرا دھما دیجہ و نو نہیں ہو پورہ ایک

۱۸
 افزا دیار پر تا کہ شبنم زید کہ جو میرے اور میرے صفا کی چال پر چلے گا وہ خنتی جو اور اوس نے
 کے ہاں برو نکا بتا ہی بتلا دیا کہ جو دین کی راہ درست کرے اور میرے حاکم کو
 کو جو میرے بعد ہو گا اصلاح کرے اب یہاں انصاف سمجھئے کہ دینداروں کا ابراہ
 اور کوشش بھی ہو کہ توحید اعلیٰ اور سنت رسالت پر مبنی جہاد و مظلوم پرست
 کو راندن یہ خیال ہے کہ کسی جیل سے باپ و داد کی زمین میں غلامی پڑی انکو شب و روز آ
 دلیل کی تلاش ہے کہ کہیں کوئی سند یا کوئی جیلہ شرک و بدعت کے کرکے واسطے کیا یا بچے

<p>بقدر دستاورد بزرگ بجای تو نظم بهمد روایات فوسى رحمت روز محشر پیش حق رسوا شوند ایستازند صاحب عقل و کمال عین آیات متشابه کنند احسان بی عقل مجنون جانند بهر زرا احکام حق یغیان کنند</p>	<p>قول حسن خبر و آیه تاسخ است قول علما آن سنجه نبکو است ایستازان حق بدایت کرده است رینماى سبندگان در الجلال بر حدیث شیخ متشابه روند که بهر اشی مش را تابع شدند بهر آن منصف و ایتما شوند</p>	<p>نیز آیات و حدیث محکم است آن کسان عین بر بسم کل راه جنت و در جهان بنموده و آنکه بر آیات منسوخ مانند عقل بر منصف و ایتما کنند نال مردم از زو باطل خود بهر جاه و زو خشمه اند کنند</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیت ناجی فرقہ اہل سنت و جماعت کا حضرت کفرنا نے سودی شہزادہ حضرت وصیہ کھلوانو
برسفقیم میں آبا بل انصاف سودا دغا سی کہ اسوقت حضرت اور انکے یار و نکلے طریقے
کو کون چلانا چاہو اور اس طریقے پر لوگوں کو کون بلانے میں اور سنت کو رواج میں اور
برعت کے مثالی میں کون کوشش کرتے ہیں اور بدعتیوں کے طعنے و ایذا کوں سہتے ہیں اور
نیکو سمون کے مثالی میں ذلتیں کون اوٹھانے میں اور معروف اور نہی منکر کے سبب کیا
ورمار کون کہانے میں رسول اللہ و صحابہ کی تابعداری میں کون شہرہ رہوئے ہیں
درجان ہو گئے رجاتے ہیں سودی یافت کروا نام کے مسلمان فرقہ ناجیہ سودا کل خارج ہیں
اگر شک ہو تو صحابہ کی شادی ویت و ریت و رسم و رواج کو اپنی شادی و علمی و
رسون سودی مقابلہ کر کے دیکھیں موافق ہو تو سمجھو شیے اور اگر مطابق نہ ہو اور مخالف ہو
تو بس دعوہ ارجو شیے فائدہ اس حجازی کا نہ سمجھتا میں کسی اس قدر کہو سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سو کیون پیرا رہیں + ایخدا انجو کرم سو نکسی موسیٰ کو بھیج + سیکڑون مانند فرعون ابجو و عیسیٰ
 جہنم پیرست شدہ سے پرست بخوم و فال کے معقد البیت و صحابہ کے دشمن شرع کے مخالفانہ
 جہت پر دہریہ حلوہ وغیرہ یہی انجو کو ناجی جانتے ہیں جس طرح رسمی مسلمان باوجود مخالفت شرع
 انجو کو سنی و فرقہ ناجیہ والو جانتے ہیں ان ہم غلط ہیں ہم غلط انگارست جماعت پناہی بی تہذیب کا
 مضمر ہے کہ ہزار ہا جانتوں سے ٹوٹتا ہے نہیں اور طبع انکارست و جماعت پناہ شرک و کفر و عیت
 کی رسموں سے جاتا نہیں **وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ** نہ جہد کہ اس سے پہلے ہی علماء و
 و فضلا عالمی قدر سے مفسر یوں کو جوابات و مذاہن سخن و رفع شبہات عوام مرد و زن کے
 لکھے ہیں مگر نہ کسی لوگوں کی تسلی خاطر نہ ہوئی اور شبہ رفع نہوا اور خاطر سے تو ہونا غیر ممکن ہے
 اگر شک ہو تا تو البتہ دفع ہوتا اور دین کی تحقیقات ضرور ہوتی تو اپنی کتاب میں ان سائل سے
 مطابق کر کر صاف ہو جاتے یہ لوگ تو جان بوجہ کر تجاہل عارفانہ سے فہمائیت کر رہے ہیں انکا
 شبہ دور ہونا امر محال ہے لاکھن بہہ عاصی پڑا اور اپنی دینی بیانیوں پر نہایت معقول تر بنی
 ہوا الفضول فہر کیسے لئے اور مسلمانوں کو بدگمانی کے گنہ سے چھوڑانے کے واسطے اب بھی بعضی
 اتہامات کی رد او نہیں کرنا جو سبے تالیف کے لکھتا ہے تاہل حق و باطل میں تیسرے ماہرین
 فصل اول اوسمیں اون تہمتوں کا بیان ہے کہ بالکل اقیام و محض افتراء ہی و فسطوح جوش میں
 لانی خواص اور بدکارے عوام کے آب علما و فاضل فضلا و ذوی العقول کو تامل غور سے سنکر شیخ
 سجدہ کو قول پر اعتقاد کرنا ناجائز ہے باطل است آنکہ مدعی گوید پہلا افتراء کلمات امانت آمیز
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہتے ہیں دوسرا افتراء انبیاء علیہ السلام و اولیا
 عظام و شہداء و کرام کے ازواج کے توسل سے منع کرتے ہیں تیسرا افتراء چار مذہب کے اماموں کو
 ابوحنیفہ کو کبڑا جانتے ہیں جو چھ افتراء خطبہ میں خلفائی راشدین کا نام نہیں لیتے
 پانچواں افتراء حضرت محبوب جانی زہر اور دوسرے ادویہ کو گلابان پتھر میں چھٹا افتراء
 اجماع امت کی تائید اریکو منہ کرتے ہیں ہما تو ان افتراء لوگوں کو پہلے ہی یوں ہی منکر اور بد
 اعتقاد کر دیا کہ انجو اپنے مرید کرتے ہیں آٹھواں افتراء درود شریف پڑھنا منہ کرتے ہیں
 حاشا و کلام ہم حضائون سے یہہ افعال اقوال ناشائستہ کہی صادر نہ ہو افسوسناک

شیخ
 انکارست و جماعت پناہ شرک و کفر و عیت کی رسموں سے جاتا نہیں
 و فضلا عالمی قدر سے مفسر یوں کو جوابات و مذاہن سخن و رفع شبہات عوام مرد و زن کے
 لکھے ہیں مگر نہ کسی لوگوں کی تسلی خاطر نہ ہوئی اور شبہ رفع نہوا اور خاطر سے تو ہونا غیر ممکن ہے
 اگر شک ہو تا تو البتہ دفع ہوتا اور دین کی تحقیقات ضرور ہوتی تو اپنی کتاب میں ان سائل سے
 مطابق کر کر صاف ہو جاتے یہ لوگ تو جان بوجہ کر تجاہل عارفانہ سے فہمائیت کر رہے ہیں انکا
 شبہ دور ہونا امر محال ہے لاکھن بہہ عاصی پڑا اور اپنی دینی بیانیوں پر نہایت معقول تر بنی
 ہوا الفضول فہر کیسے لئے اور مسلمانوں کو بدگمانی کے گنہ سے چھوڑانے کے واسطے اب بھی بعضی
 اتہامات کی رد او نہیں کرنا جو سبے تالیف کے لکھتا ہے تاہل حق و باطل میں تیسرے ماہرین
 فصل اول اوسمیں اون تہمتوں کا بیان ہے کہ بالکل اقیام و محض افتراء ہی و فسطوح جوش میں
 لانی خواص اور بدکارے عوام کے آب علما و فاضل فضلا و ذوی العقول کو تامل غور سے سنکر شیخ
 سجدہ کو قول پر اعتقاد کرنا ناجائز ہے باطل است آنکہ مدعی گوید پہلا افتراء کلمات امانت آمیز
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہتے ہیں دوسرا افتراء انبیاء علیہ السلام و اولیا
 عظام و شہداء و کرام کے ازواج کے توسل سے منع کرتے ہیں تیسرا افتراء چار مذہب کے اماموں کو
 ابوحنیفہ کو کبڑا جانتے ہیں جو چھ افتراء خطبہ میں خلفائی راشدین کا نام نہیں لیتے
 پانچواں افتراء حضرت محبوب جانی زہر اور دوسرے ادویہ کو گلابان پتھر میں چھٹا افتراء
 اجماع امت کی تائید اریکو منہ کرتے ہیں ہما تو ان افتراء لوگوں کو پہلے ہی یوں ہی منکر اور بد
 اعتقاد کر دیا کہ انجو اپنے مرید کرتے ہیں آٹھواں افتراء درود شریف پڑھنا منہ کرتے ہیں
 حاشا و کلام ہم حضائون سے یہہ افعال اقوال ناشائستہ کہی صادر نہ ہو افسوسناک

را درین از بهر رشوتها زنند
مردان امان و بدم دانا شوند
بهر فسق و عجز و زاریشان آن
ابلیس عبت را حاینها کنند
مبدع هر فتنه و ظلم و مساد
حق غنجا اهد که حق نهان شود
و انکسانکه کافران و فتنه
گر چه بخت گران بر فاشان
کافران از بند حق بدمی برند
مرض حب مال و فسق عبت
عالمان خود فسق و بدعتها کنند
یک گروه بایند که باشد از فاشان
امر نیکی هنی از منکر کنند
مستحق بر حق بودند اینها و فاشان
یک دبد بر قول اضعف فتوا
فتنه با پیدا بگرداند آزمان
این مساد اکبر است اندر جهان
مختلف مثل یهودان و جنان
عالمان چون برده تقوی دهند
جابلان زمین کفر بدعتها کنند
بخی بدعت آزمان کنده شود
زانکه بر کلام حق وارد شده است
دادن بارسی حرام مطلق است

صدا دقان ابرو آن کاؤ کنند
گفت حق در شهر هم در ده آن
ظلم حق پوشی کنند بر مردمان
هر که گوید حق بر و نهمت کنند
ابن اکابر مجرمند اندر بلاء
آنکه اندک مؤمنان مخلصند
تابع شیطان در راه بدعتند
چونکه حق پوشی نمایند عالمان
مؤمنان بر بند حق خوشدل
او شود غمگین از انظار آن
در نکاح اسراف و بدعتها کنند
کان بخوانند سوسی شیخی خلق را
اندر آن نشان متفق خود بود
گر شوند شان در مسائل مختلف
یکتد بر بر قول محکم فند ما
مؤمنان چون فرق فرق شوند
که بگردند فرق فرق مؤمنان
چون بگردند متفق در امر دین
جاہلان زمین بر رفته سوزی رن
عالمان اگر متفق مد خود شوند
ظلم و جور ظالمان ماند شود
بر جر ام و بدعت و بیثنا
زانکه بروی نبی آمد از خوا

و ان مزاوان من منان کافر شوند
 کرده ام اکثر اکابر سفیدان
 مکر و حیل کرده بدعتها کنند
 بهمتی کرده و را ایذا دهند
 کافران خواهند که حق پنهان
 تابع قرآن و راه حق اند
 گفتن حق لازم است بر عالما
 آن زمان ظلمت شود اندر جهان
 هر که در کفر و طلب عزت است
 بهر نامشروع خواهد حکم آن
 گفت مرعلا و شیخ را خدا
 از کلام الله و سنن مصطفی
 و ان گر علما کنند تا بید نشان
 یا بگردند و در جرم مختلف
 راه حق پنهان شود زمین چنان
 بغض مکنند و در میان خود مان
 را سخا گفتند نباشند عالمان
 آن زمان جاری بگرد و راه حق
 چونکه نشان بر سکه ضعف
 اتفاقی کرده زمین سبک کنند
 مدد بر سبک و تقوی و حجت
 بر رسوم کفر و فسق و ظلم
 عالمان بارے دهند خلوت را

وہ سبھی سجدہ کر کے اس کے بارگاہِ مقدسہ میں حاضر ہو کر اسے

حدیث

اول سید میگردد و میزند از آن
 سودا و را میبرد بینه خدا
 مرده است با بمان دل بر کمر را
 زان بنار دایم احکام حق
 بعضی شان در بعضی است و شکر
 کرده که آه از راه خدا
 کرده اند طره ز مکر و جلد
 آن به شیطان بگویند ای لعین
 پس بگویند او بشان میجویند
 وعده میدادم بغفران خدا
 نفس اماره شما ای مجربان
 رو بگردانید از وعده خدا
 من نبودم بر شما ای مجربان
 من گفتمم بزر و در جبر
 نفس اماره شما کردن قبول
 بر حذر باشید از دوی حسود
 زانکه مگر من ضعیف آنی تو
 ساختم باغی شما را از خدا
 مشرکان و بدعتی و غفلتند
 هم بحسرت دستهای خود گردند
 کلماتی با بمان نکرده در جهان

نیز که یک لقمه حرامی میخورد
 چون شناسد حق و باطل از آن
 او تبرسد از عذاب و قهر حق
 نیست آنرا سودا زیند خدا
 در قیامت دوستان آشفته
 در میان خورشید و جنگ کنند
 تابان گویند که ما را ای خدا
 نوبه دو چند ایشان است
 کرده ما را تو گمراه در جهان
 من نکردم در شمار اگر مان
 بر حرام و ظلمها وعده عذاب
 بهر مال و مشرف و لذات جهان
 چون مراد آیند دشمن ظاهر
 غالب جبار و حاکم در جهان
 یک من خطره حرام و ظلمها
 رو بگردانید از حکم رسول
 بر من العن و ملاست نمی کنید
 مگر نفس من عظیم و قوی
 من شدم بزر از زمین و خاک
 چون بمیرند آن زمان آنگه شود
 آن زمان ذکر و وایلا کنند
 پیرویه مصطفی با قلب جان

طاعت چل و در و او زد شود
 زنده است ایمان دل بر کمر را
 هم بجای آورد احکام حق
 او نرسد از عذاب قهر حق
 در میان خود دشمنان آشفته
 یک گمراه هم بگویند نو مرا
 اینهمه سردار ما و مشقت
 چون در آیند در جهنم مجربان
 ورنه ما بودیم مومن لایحان
 من شمار در حرام و ظلمها
 حقتی دادی داده بود الله کتب
 زود اجابت کرد او وعده
 پس چرا روی نکردید از مرا
 که شمار اکفر و فسق و ظلمها
 داده بودم در دل سینه شما
 با وجود آنکه حق این گفته بود
 بل ملاست نفس و ما را کنید
 من بعد و نفس اماره شما
 بل مرا کردید انبیا ز خدا
 از حرام و ظلم خود و هم خورند
 کاندان این از زوایا نشان
 کاش نمی کردیم برگردیم باز

نیز که یک لقمه حرامی میخورد
 چون شناسد حق و باطل از آن
 او تبرسد از عذاب و قهر حق
 نیست آنرا سودا زیند خدا
 در قیامت دوستان آشفته
 در میان خورشید و جنگ کنند
 تابان گویند که ما را ای خدا
 نوبه دو چند ایشان است
 کرده ما را تو گمراه در جهان
 من نکردم در شمار اگر مان
 بر حرام و ظلمها وعده عذاب
 بهر مال و مشرف و لذات جهان
 چون مراد آیند دشمن ظاهر
 غالب جبار و حاکم در جهان
 یک من خطره حرام و ظلمها
 رو بگردانید از حکم رسول
 بر من العن و ملاست نمی کنید
 مگر نفس من عظیم و قوی
 من شدم بزر از زمین و خاک
 چون بمیرند آن زمان آنگه شود
 آن زمان ذکر و وایلا کنند
 پیرویه مصطفی با قلب جان

و دوستی عالمان تا سحان
 باز نخله مان کنند و زیاهو
 و ز حرام و بدعت و ظلم و خودی
 فسق ایشان دیده مانا فاسق شیم
 آنچه نشان کردند آن گزیده ایم
 رهزنان این ما ایشان شدند
 نیست قبول رو این روز ما
 چون بد و زخ مجربان افکنند
 هیچ نشدند از خدا ای مجربان
 گویند آری آمده تا صبح بسا
 سو حکم فسخ بدشنا فتنیم
 و اسی بد با بان جبروم در جهان
 و اسی بر بی عقلی و بر جهل ما
 آن فرزند خلق را از علم دین
 علم و عقل دین نمایند خلق را
 امر و معروف اغیاء خلق را
 که مباد ایشان مابد میسرند
 فتنه دان میرسد ز اعمال شان
 با صلاح ویزمی و رفیق حیا
 فتنه بیه اشوند از عالمان
 علم نامشروع و ضعف تو لها
 زین بزاران جا بلان گمراه شوند
 مردمان چون در چو ایشان رو

کردشان گمراه مارا در جهان
 نذر ما آردند گویند با خند
 منع نشان گاهی نگردند در جهان
 بدعت نشان دید بدعت کردیم
 بیم امیر و حاکم و سردار ما
 ما ز رو فرباز مارا داشتند
 زانکه اول گفته بودم و در آن
 خزنه و دوزخ بر آن طعنه زنند
 و عظه و ناصح شمارا کس نبود
 بند و بیم از بهر حق کرده با
 پس بفسقه و ستمائی خود گردیدند
 که خلاف حق نمودیم اندران
 گفت آنحضرت که در آخر زمان
 یا فرزند از عباد و نهائس دین
 بهر شیخی و رجوع مردمان
 نهی نکنند از حرام و ظلمها
 نذر و بدیدشان و با بان نایند
 صالحان حیران بمانند نذران
 در ملک اعمال صالح میکنند
 تهمت و تقریر باطل در جهان
 گر کسی بد و فحش اندران
 کفر و نامشروع و بدعتها کنند
 مردمان اکثر بوار تا بمانند

از رو قرآن و خبر و عقل آن
 عالم و در و پیش مارا از بد
 و زانکه به همین کردیم اندران
 ما بهیاتی و مانع شان بدیم
 بیم فقیر و عالم مانع هوا
 پس خدا گوید که این شیخ رشتا
 بر حذر باشند از مکر بدان
 نادمه و آب شامان در جهان
 مانع ظلم و بد به با کس نبود
 لیک با گردن از انان تا فتنیم
 حیف برخود کرده خود را خود گویند
 و اسی بر اعمال نامشروع ما
 اینچنین باشند و فقر از ابدان
 خرقه بشنبه پوشند از پرا
 پیرمال و خرج و خانه خادمان
 کله حق پیش ایشان نایند
 نه مرید و خادم یا مان میشوند
 صورت انبان بچ و در ظاهر
 و در خلایا اعمال طالح میکنند
 فتنه وضع حدیث و فقه لها
 میکنند مانع شوند زان معنی
 زانکه ایشان فتنه ای میسند
 عاشق علی حرام و بدعت اند

و دوستی عالمان تا سحان
 باز نخله مان کنند و زیاهو
 و ز حرام و بدعت و ظلم و خودی
 فسق ایشان دیده مانا فاسق شیم
 آنچه نشان کردند آن گزیده ایم
 رهزنان این ما ایشان شدند
 نیست قبول رو این روز ما
 چون بد و زخ مجربان افکنند
 هیچ نشدند از خدا ای مجربان
 گویند آری آمده تا صبح بسا
 سو حکم فسخ بدشنا فتنیم
 و اسی بد با بان جبروم در جهان
 و اسی بر بی عقلی و بر جهل ما
 آن فرزند خلق را از علم دین
 علم و عقل دین نمایند خلق را
 امر و معروف اغیاء خلق را
 که مباد ایشان مابد میسرند
 فتنه دان میرسد ز اعمال شان
 با صلاح ویزمی و رفیق حیا
 فتنه بیه اشوند از عالمان
 علم نامشروع و ضعف تو لها
 زین بزاران جا بلان گمراه شوند
 مردمان چون در چو ایشان رو

و در منع ايمان بدعت مر
 زان سبب حق تلخ و سخت است
 بهما الحوان و را نشا با میک
 فاستان ان کار حق تلخ و سخت
 این بند اند که زان کار فر
 در جهان آند که شان احکا
 حق نگهبانست ایشانرا در
 چون خزان حویتی از شیر و
 این ره حق است و راه مصط
 جز باین راه حمله را و باطل
 زانکه در و سکی زناشها حق
 برخلاف خواست نفس کمین
 شهیدان زان است اندک ر ضی
 سهل آسان و باقی از نفس
 کلهم خلق اندرین راه آید
 سختی و اید است هم فقر و بلا
 عمل آیت نسخ و هم مشابها
 هر که این راه میزد و راه سزا
 انگسان این راه را تابع شوند
 سهل آسان است این مردمان
 زمین سبب این هزاران خوشتر
 قهرا را نیک صالح کن دران
 ان بحق گو یا عدوت می

ظاهر و مشهور گردد و در جهان
 روشنی بنگارن این سیاه و روشن شود
 فاسقان او را زنده می کنند
 حق گویند و یک نشان می دهند
 زانکه بدر اینک حق را بد گویند
 می رساند خلق را از خوف و
 از بدی ظالمان فاسقان
 راه آیت ناسخ و جم حکمت
 این صراط المستقیم بے دخل
 لیک بن راه خدا و صراط
 اکثر است از فقر و از بذا
 عمل شرعی مثل شهید و در جهاد
 می گرانست لیک اکثر شاربند
 فسق و ناسخ و در دوزخند
 هیچکس بیرون ازین دوزخ
 زمین سبب این گریزند و در
 راه و سنن نسخ و هم مشایخ
 آنکسان گانند دلشان فتنه
 زانکه در کسوف و بعثت حایرند
 زانکه این راه باطل و فسق است
 مانع جان دین برین میدانند
 آنکه خناس و شیاطین و مانع
 هم نبی از گفتن حق میکنند

آن شود رسوائی ایشان نماند
فاستانرازان سید و مدینه شود
صالحان را ز کلمه حق خوش بوند
میر که گو مجب حق در اصلاح گویند
لفظ خالق بندگان خاص ما
آن نمی ترسند از کس جز خدا
سیگر بزند اشقا از او عظام
را و سنن ناسخ و هم حکمت
بنده عرفان حق و جنت است
خفت تر بر نفسهای منبد و ما
راه حق و مصطفی و عمل مبین
نما شروع و جو خمر است از راه
ربوبی راه خدا و مصطفی
و در کوشش و زور حاصل است
کس را راه خدا و مصطفی
راه باطل میگردند در جهل
طریق و راه منسوخ و خطا
نما شروع و وفق و بدعت است
و نما شروع و بدعت بر جهل
را این آرام و فرقت نفرست
لبی رحمتی کن بر جهان
حق بگذرانند از جهان
سوی ابد و بدعت و نهند

تسلی کی
کبریا کی نام کیست اور
ان کا نام کیا ہے اور تجارت
کا جو ملک اس میں ہے
ایک دن سفر کر کے اس کا کیا
شہر کو کیا نام پڑا کرے گا
پنچ پٹنوں کا پتہ جو
اس کی زمین پر یا اس کے مقام
پر نہ کرنا یا اس کے
اس میں سکونت کرنا
کی صحت اور صحت
کو بڑا کرنا اور بڑھانا
کیا کہ اس صحت میں سے
اور کوئی اور
اور نہ دوسرا
ایسا جو وہ نہ کیا
عبداللہ بن عمر کا

آهنگ دور قرآن خبر است حکما
ما نکرد و فاش منق و ظلم شک
ز آن مزاران سقان افش شدند
بد ببرد و از بیانش رو کنند
این بچند اند که زان کافرشند
علما خوانند و گردند عالمان
شکر نامشروع بدعتها کنند
میکنند با صالجان بچش و ضمام
عمل بر صغیف و رو اینها کنند
میکنند تحریف از تا و یلها
اینها بچین فتنها ویران شدند
علم دین خوانند باشند عالمان
رو اینها سیاقی افوسی میروند
ن کنند آن صالجان بهر شجاعت
دارشان انبیا و مرسلند
افضلند در اینجا و اینجا
عالمان از دانش حج گمبند
انش کچر نیم از ان پید شود
عالمان را چون خدا گمراه کند

از جراحم و نهی تهدید خدا
فاستان و ظالمان از کجا
حاکمان و عالمان ظلم شدند
و اعطانش را از ان مانع شدند
جائی خود در آتش و در خنکند
بهر ذر احکام حق پنهان کنند
از حسد بران تشنهان کنند
بر جواز امر بدعت آورند
هم مردم آن روایتها دهند
بهر زر تعلیم فقر بر سر کنند
ظلم و بدعت ازین داکثر شدند
عمل بر آیات محکم میکنند
عمل بر اقوال محکم نمی کنند
آن گروه از عالمان جاهلند
هم خلیفه خالف و هم احمدی
هر که ایشان از دست میکنند
ورنه ایشان از پند فضل ترند
دانش کج از حسد پدید آید
از حدیث صحیح قرآن رو کنند

میکنند آزا نهان از مردمان
میدهند وعده بشارت از تو
کا ندران اذکار علماء و بدو
تهمتی کرده و را ایداد دهند
چون خیشین مشربین مردمان
چهر سخن خویش حق را رد کنند
بهر جائز کردن و فسق و حرام
خبر موهومات و منسوخ آید
معنی اصلی احکام حرام
کا زبان انکار نشان داد
چونکه مردم طبیبین الحان
بر حدیث و آیت ناسخ و دند
عمل بر منسوخ و بر قضا بهات
رهنما و خیر حواله عالم اند
فضلاشان بحا بدان مزایدان
او شود کا فزیر و لغت بود
نیت بد مرد را بدتر کنند
طمع ز را اسلام را بستر کنند
مسلمان بهایو به وقت بیت

خست آیا ہی ایسا نہارون پر تکلیف و مصیبت اور بی ایما نون کو آرام و فراغت
 نس کی خواہشوں کا دروازہ کھلا ہی شیطان مردود سے قابو پایا ہی مسلمانوں میں محبت
 ہی اللہ کا ورد ہو اٹھ گیا شرع کے احکام کا خوف نہ اتفاق و انصاف کا نام
 (شان مٹ گیا دین میں ہر کوسے مختار بنا شرع کے حد بانے نہ ہی اسلام داکتر

رسومات آباہنی سلام پھرا سوقت میں مسلمان رہنا اور سپیدی راہ پر پوری ہو جسے جاننا
 بہت مشکل ہے اب اچھی مسلمانوں کو لازم یہ ہے کہ اپنے دین و دنیا کی کام حضرت تبعہ
 خدا اور اس کے آل اصحاب و تابعین مجتہدین کے فرمانے اور کرنے کے مطابق ہو ورنہ
 اور وافت کار لوگوں سے جو کفار اور بے دینوں سے شیعہ و مشرک کے مانند نہیں بلجائی و دیگر
 سند سے من کسی کی خوشامد و خفا نہیں کرتے اون سے پوچھ کر عمل میں لائیں اور کشتی شاہ
 نیم تلاحظہ ایمان کی بات پر جرأت اعتماد نہ کریں کیونکہ وہی خود گمراہ ہیں دوسروں کی کیا
 ہدایت کریں گے انکو خود دنیا کمائی اور نام بڑانے سے کب فرصت کہ اللہ و رسول کے
 حکم بجالا دیں یا لوگوں کو اچھی راہ بنا دیں ہزاروں مسلمانوں کو ایسی ہی اگر ہوں گے
 ہمارا رکھا ہے کیونکہ اگلے گمراہ رہنے میں انکی عزت بنی رہتی ہے اور گمراہ پر آدمین تو
 انکی فلعی کلبجانی ہے ایسے کچے اعمال عقیدوں سے ہزاروں مسلمان حجازی میں پڑے ہیں
 کیونکہ ذہن کا مدار علم پر ہے بہر لوک سردار اور راہ دکھانے والے ہیں اور عوام کو
 اور جسے بنائے ہوئی راہ پر چلنے والے سو اگر عالم و مبداء ہی و شرعی حکمون پر خود قائم
 رہ کر لوگوں کو نصیحت کریں تو لوگ بھی انکو قائم و یکجہ کر شرع کی راہ اختیار کریں گے اللہ
 و رسول سے ڈریں گے مگر اب اس زمانے میں بعضے نام کے عالم عوام آن پڑے ہوں سے زیادہ
 ڈیٹھ بہر ہو کر بلا تماشا ظاہر حرام و ناپاک و بدعت کی کام ابھی گزرتے ہیں
 دوسروں کو کس منہ نہ منی منع کریں گے اور منع بھی کریں تو کون مانیکا الٹی قضیعت ہوئے
 اس واسطے چاہا بیٹھی ہیں بلکہ اپنی بڑے کاموں کو اور جاہلون کی آباہنی رسوں کو الٹی
 فقر عدل سے اور جیوٹی تا دیلون سے رواج و ساج بنا کر نصیحت کرنے والوں سے مقابلہ کرنا
 ہوتے ہیں مگر وہ بے وحد و بغض جیلہ سازی و عنہت بند میں کچے ہیں علم کو دنیا کا مانے
 کی ٹٹٹی بنا کر شرع صورت و لباس بنا کر لوگوں کو فریب کے جال میں پھنسا کر راہ راست سے پھیرنے
 کے فکر میں دن رات لگے رہتی ہیں حضرت نے آگے ہی ان شریروں کی شرارت سے آگاہ
 فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ آدیگا لوگوں پر ایکن مانہ کہ بانی زمین کا دین مسلمان مگر نام اسکا اور
 زمین کا قرآن سے مکر نشان اسکا مسجد میں لکھے آباد ہیں اور کھو حقیقت میں اُجاڑ

نہ ہو
 جو کچھ کہنا ہے
 جتنا اور پھر کیا ہے
 خدا کا اور کیا ہے
 جسے شاخ و برگ
 جہان کی جود
 مدار کا ہون
 خدا کا مالک
 جو کچھ کہنا ہے
 کون لے میری
 کہنا ہے جو پشیمان
 کہوں نہ شاہ جاجی
 یا جیوٹی تا دیلون
 آفرینے الدین
 باطنی فالوین
 کا آہنی اور
 جہان کا نا بابر

میں پڑا ہوتی کی راہ سے علماء ان کے بدترین ظلیق زیر آسمان میں انکو مژدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ اور
 او نہیں کی طرف وہ فتنہ پھیلے گا اور روایت ہی زیادہ ہے کہ فرمایا مجھ کو عمر رضی آیا جاشا ہی
 تو کیا چیز گرا دینی ہو اسلام کی بنیاد کو کہا میں نے نہیں فرمایا اگر استے ہے او سکو پہلنا
 عالم کا اور جیکر ناسانق کا ساتھ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا گراہ سردار و نکالنے عالم جبکہ
 اپنی راہ چھوڑ کر فسق اور فجور اور بدعت کی کام کرنے لگیں تو اسلام کی جڑ کیونکر نہ کھدیگی
 ایس طرح جب چھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتوں میں جیکر نے لگے اپنی خاطر خواہ بڑور سے
 نکالنے لگے اور بیجا تاویلوں سے لوگوں کو شک میں ڈالنے لگے اور ظالم حکام میں مانتی
 زور سے لوگوں پر حکم چلانے لگے تو دین و اسلام ویران ہو گیا سو وہی حال اس مافی میں
 ہے کہ کوئی خدا کا بندہ اللہ و رسول کی راہ پر لوگوں کے لایے کو زور و بار سے تو یہ بد خناس ہے
 پہلائی عوام کی گرا ہی میں سمجھ کر انکو اس کی چال سے لمان مار دین کی مانند ہدایت میں
 آئی نہیں دیتو اور کفر و بدعت سے بچنے کے روادار نہیں ہوتے اور ان کی کثرت میں لاکھ
 وَالرَّهْبَانِ لَيَا كَلْفَنَ اَمْ قُلُوبُ الْنَّاسِ اَلْبَاطِلُ وَبَصُدُّوْنَ عَنْ سُبُلِ اللّٰهِ
 کہ مصداق بنتی میں سو اگر تہوڑا ہی بیان اور اللہ و رسول کا ڈر لوگوں کے دلوں میں ہو تو
 اون با تو نکو جو ایمان دار لوگ بتاتے ہیں اللہ و رسول کو درمیان دیکر مولیوں سے پوچھیں
 اگر ٹھیک ہو تو اپنی اعمال سے توبہ کر کے سچے مسلمان ہو جاوین باپ ادا کی برسی راہ چھوڑ دین
 اپنی مادی حقیقی محمد رسول اللہ اور انہی آقا اصحاب و مجتہدین کی پیروی اختیار کر لیں
 جو لوگ ان کے کہنے سے اس نعمت کو حاصل کر سکتے ہیں انکو بھی سمجھاوین کہ اللہ و رسول
 اور منور ارضی ہو جاوین اور دین کی چال جہان میں پہلی برسی کام اور بد رسیمین جو دین کی کفر
 بگاڑ رہے ہیں لوگوں سے چھوٹ جاوین اور جنگ و اللہ تعالیٰ نے حکومت کا مرتبہ عنایت کیا انکو
 لازم ہے کہ دیندار و نیکے مقدسے جب بیدینوں اور خود پسندوں کے ظلم سے انکے کچھ یوں میں رجوع
 کریں اور ظالم لوگ غریب مسلمانوں کو کفر و بدعت کے رسم و دفع و منع کرنے کے سبب سے دو کھد دینی پرستند
 ہو دین تو شرع کے حکم بنو جب سے دیندار بے طمع حقانی منصف مولوی سے فو سے لیکر خوب مختصر
 کر کے حکم دین تاکہ لوگ اپنی دین پر قائم ہوں اور مصنفہ یاد م ہوں اس میں اللہ و رسول

نسخہ
 کی چھوٹی دنیا کمال
 میں جا کر کے غریب
 مردار کی کو بیٹی اور
 حق جانا غریب کی رزق
 اولاد و نا کس کی کیا نام
 نیاز دنیا حضرت عباس
 حاضر ہی میں کوئی کی کیا
 جو نصیب کیا ہے کیا
 نیک منبکی صاحب
 غلاف چیرا نا شاہ صاحب
 دلی کی نام کا صاحب
 کی شاکا نا
 دھانڈے کی وقت انکے
 نامک ساہو اور دھن
 نامک ساہو دنیا بھنے
 سنا کہ اللہ اور حق

کہ سامنے انکی سرحد دینی اور ملک میں امن چین ہر جگہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ گری
 قوم میں بڑی کام ہو رہی ہوں اور مقصد ورجوئے اوس بڑی کام کو جو باز نہیں رکھتا تو انکے
 موت کے پہلے سب پر اللہ تعالیٰ عذاب بھیجتا ہی ان دواہنوں سے معلوم ہوا کہ اچھی مسلمانوں کا
 ہی کام ہے کہ مقصد ورجو کو گوئی نیک بافون کے سکھائے اور بڑی بافون کو بچائے
 جن کو کشش کرتے ہیں اور جو بڑے لوگ اپنی بڑائی سے باز نہ آئیں تو ان سے بدلہ لیں
 کہ کہیں انکے سب سے عذاب الہی نہیں گرفتار نہ ہو دین و دنیا و شرعے احکام سکھانے میں کوئی
 سوز و غم نہ ہو اور محبت دینی سے خالصا مخلصا اللہ ہی طریقہ جاری رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے
 جان مال و عزت کا نگہبان رہیگا اور اگر دنیا میں دین کی دولت اور خدا و رسول کی پیروی
 دنیا بعد اسی پر کمر باندھنی اور لوگوں کو سکھانے سے کجی نہ لے ہی ہوگی تو وہ عین عزت ہے
 دنیا دار پہان کر عیش کو جنت جاتی ہیں اور لوگوں کو پہنائے کو نفاہیت اور بدایت سمجھتے
 ہیں اور دربی اذیت و بدنامی بخدا روئے ہو کر مخالفت الہی ذلت پر باندھتی ہیں و دنیا دار
 تو سنت رسول کی تاکید کرتے ہیں اور ہندوؤں کی رسموں سے روکتے ہیں پس مخالفت اگر
 حسد و عداوت سے اس طریقے کو جس سے لاکھوں آدمی سنوئے اور سید ہی راہ پر آئی اور
 جاہلوں نے باپ دادا کی رسم چوڑ دے خبر لکھیں اور لوگوں کو بچا دیں تو اللہ اور رسول کو
 کیا سہہ دکھایا دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ وہی مالک الملک احکم الحاکمین شاہنشاہ عالمگیر
 بی پرورد عز و جود انتقام قہار و ذوالطش الشہداء اس جہان میں سہی ظلم و بی انصافی کو
 ہزاروں گویا اور حسد و عداوت کا بدلہ دے گا جو بی شکا سچ تو یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء
 و اعلیٰوں کو ایسی تکلیفیں ہمیشہ ہونی آئی ہیں اوسکا مطلق اندیشہ نہیں غرض کہ اپنا
 کام کرتے رہیں اور اللہ مالک الملک کی سوا کس سے نہ ڈرتے نقل ہے کہ ایک بادشاہ
 بیدین تھا اوسکا ارادہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو اسلام کا دعوے کرتے تھے
 اور اوسکو کافر کہتے تھے تباہ کر دی اور انکو بیدین اور خیر خواہ بنا دے وزیر دین نے صلاح
 فرمائی کہ اس قوم کے علما و امرا کو طمع کے دام میں لا کر اونسے کام لیا جائیگا انہیں
 اچھا نایب بنا کر دوسروں کو اچھو دین و دشمن کی ترغیب دلوائے پھر جو لوگ لائق و قابل

[illegible]

دانش از عزت و ابرو تو اندک خبری شمارست سے نوکر کہا سب تیرے نوکر ہو تو نالی خوش اند کرنی
ضرور و پریشی خوش اند ہو بڑے بڑے ٹھکانے سے غریب دینداروں کی جب انکا یہ حال دیکھا
کہ دنیا کے طمع سے بہہ لوگ خدا فراموش ہوئے تب اس وقت کو پیغمبر کو یہ خبر پہنچائی جو پیغمبر نے
اون علما و اہل علم کو بلا کے دنیا کی ناپائیداری اور آخرت کی ذلت ظاہر کی تاکہ ان کو بتا دے
کہ دلوں میں جو دنیا کی محبت چھا گئی تھی کچھ اثر نہ رہا بلکہ بعضے اوس بادشاہ کی طرف نصیب کئے
لگے غرض وہ مکمل لالہ کے خیر خواہ بن کر اچھے منافق بلکہ خاصے مرتد بنی چند روز کے بعد اوس
بادشاہ نے اونی عالموں اور سرداروں کو حکم فرمایا کہ تم ہمارا نمک کھاتے ہو اور ہمارے بدو
عیش کرتے ہو پس جس قوم ہمارے خیر خواہ ہو وہ دیکھو کہ ہماری ہی کسی نہ میرے سب کو بناؤ یہ تو
ہزار ہا روپیہ کہا کر دو تمہند بنے تھے اور دادہ متعدد ہو رہا تھا یہ سوچے کہ کیونکر اپنے خداوند
نعمت کی حکم عدولی کریں اور اس نقد عیش کو آخرت کے اودمان نشین برکھٹ کر چھوڑ دیں
دل سے مستند ہوئی نفی و دلیلین سے دلیلوں سے چٹلاسنے لگے بلکہ بیدینوں کی دلیلین بنا
اور شرعے و لایق ناقص کر بننے لگے تاکہ اوسے ہکا کر آخر بد راہ لگی تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے
ترغیب و تحریص و فریب سے ہزاروں دیندار بدین بن گئے اور بادشاہ کی طریقے پر چلنے لگے
اندکے دوستوں کی سبھی آخر گئی نافذ قانون کی جمعیت بڑھ گئی لالچی اور بھگانے والے
جگہ جہنم میں مقرر ہوئی وہ دوسرا فصل اونی ہتانون کی بیان میں جو تفصیل طلب
ہیں جملہ اہل حق پر اونی ہتانون کی نسبت کرنا محض افترا ہی پھلی تہمت اونی
اعلیٰ کہتے ہیں کہ ہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبر برابر ہیں۔ اس ثابت کی
یہ ہے کہ آج تک کسی جاہل گاسخ کش کی زبان سے یہی جہہ کفر و کلمہ نہ نکلا ہو گا سبحانک
ہذا البھتان عظیم کی طرح سوسم میں اور حضرت علیہم الصلوٰۃ والسلام میں برابر
ہو نہیں سکتی کیونکہ حضرات انبیا علیہ السلام اشرف المخلوقات میں خصوصاً سرور کائنات
مفسر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ہم سنت و جماعت والوں کا اعتقاد تو یہ ہے کہ کوئی عفو
و قطب امام و ولی ہی حضرت کے اونی صحابی کی جیسے نہیں کر سکتا یہ باطنی غم گنہگاروں
بدکار اس جانب کے برابر ہی کا دعویٰ کریں نفی باللہ فہما اس میں مغفرتی کا دعویٰ بالکل

در بیان حال و سیرت و مناقب و احوال و کرامات و معجزات و غیرہ از حضرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی

اور بالکل غلط اور پوچھ کر جو کوئی کسی وجہ سے دعویٰ ہمہ سرتی کا آنحضرت علیہ السلام کے
ساتھ کرے اور اودن مایہنا بونگو اپنے جیسا کہ وہ کافر ہی کیونکہ کافر و نکاحا ہے
عقیدہ ناپسندیدہ ہے اور یہی عقیدہ انکی کفر کا موجب چنانچہ از باب حق پر پوشیدہ نہیں
ہے ان اگر کوئی قل ایماناً و کفر مثلاً کم ق ایماناً و کفر مثلاً کے معنی حکایت
بیان کرے تو کیا قیامت ایسی محل پر حضرت کو بشر کہنے سے ہمہ سرتی و برابر ہی کا دعویٰ
کہنہ و لے پر ثابت نہیں ہوتا۔ دوسری تہمت یہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام
مردی ہیں اور اس عالم سے بالکل بجز میں تفصیل اس تہمت کی یہ ہے کہ ایسی ہی ادبی کی لفظ
کسی ادنیٰ مسلمان ہر کرن خوان سے ہی صادر نہ ہوگی کسواطلو کہ حضرت انبیاء کوئی شبہ
قبرون میں یا جنت میں جات حقیقی ہر خصوصاً ہمارے حضرت کو ملائکہ کے خبر پہنچانے سے
خبر ہوتی ہی چنانچہ مفتاح الابواب وغیرہ کتابوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرفد مبارک
حقیقی جات سے مشرف ہیں اور بعضی شافعیوں کے نزدیک جنت میں فرشتی خدمت یا
برکت میں آنحضرت اگر مندوں کے اعمال مجملہ اعرص کرتے ہیں ان اگر کوئی ایسا اتفاق کہ
آنحضرت الغیب کی خبر میں سب جانتی ہیں اور خدا کی مانند سب جگہ حاضر و ناظر اور
جواب میں کوئی کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر
نہیں نبی ندولی تو کیا قیامت ہوئی تا مار خانہ و بحر الرائق کا مسئلہ اس پر گواہ مقبول انبیاء
ہے رجل تزوج امرأة ولم یحضرہ الشہدی فقال خدا اور رسول گواہ کروم لیل
النکاح و کفر المناکح اسواطلو کہ اوسنی حضرت رسول کو ناظر حالات و سامع دعوت
اینا جانا تیسری تہمت کہتے ہیں کہ یہ لوگ ان انبیاء سے صد ورفض اور
قابل نہیں جواب اسکا یہ ہے کہ ہم لوگ ذات بابرکات جناب سرور کائنات فخر الاولاد
والآخرین نفیض العصاة والمذنبین رحمۃ اللعالمین امام الانبیاء والمرسلین کو ایسا سعد
فیض اور چشمہ مدد و جانتی ہیں کہ مثل اونکی جملہ عالم میں کیونکہ نہیں جانتی ہمارے اعتقاد
میں ذات بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا بند اسی بخلی جملہ وجود لغایت روز حضور رب
رب المعبود کے چشمہ فیض اور معدن برکات زمان جات میں طرح طرح کی مددین

نہایت
بیکار کیونکہ نام کی ایک
دینہ و مایہنا بونگو اپنے جیسا کہ وہ کافر ہی کیونکہ کافر و نکاحا ہے
عقیدہ ناپسندیدہ ہے اور یہی عقیدہ انکی کفر کا موجب چنانچہ از باب حق پر پوشیدہ نہیں
ہے ان اگر کوئی قل ایماناً و کفر مثلاً کم ق ایماناً و کفر مثلاً کے معنی حکایت
بیان کرے تو کیا قیامت ایسی محل پر حضرت کو بشر کہنے سے ہمہ سرتی و برابر ہی کا دعویٰ
کہنہ و لے پر ثابت نہیں ہوتا۔ دوسری تہمت یہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام
مردی ہیں اور اس عالم سے بالکل بجز میں تفصیل اس تہمت کی یہ ہے کہ ایسی ہی ادبی کی لفظ
کسی ادنیٰ مسلمان ہر کرن خوان سے ہی صادر نہ ہوگی کسواطلو کہ حضرت انبیاء کوئی شبہ
قبرون میں یا جنت میں جات حقیقی ہر خصوصاً ہمارے حضرت کو ملائکہ کے خبر پہنچانے سے
خبر ہوتی ہی چنانچہ مفتاح الابواب وغیرہ کتابوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرفد مبارک
حقیقی جات سے مشرف ہیں اور بعضی شافعیوں کے نزدیک جنت میں فرشتی خدمت یا
برکت میں آنحضرت اگر مندوں کے اعمال مجملہ اعرص کرتے ہیں ان اگر کوئی ایسا اتفاق کہ
آنحضرت الغیب کی خبر میں سب جانتی ہیں اور خدا کی مانند سب جگہ حاضر و ناظر اور
جواب میں کوئی کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر
نہیں نبی ندولی تو کیا قیامت ہوئی تا مار خانہ و بحر الرائق کا مسئلہ اس پر گواہ مقبول انبیاء
ہے رجل تزوج امرأة ولم یحضرہ الشہدی فقال خدا اور رسول گواہ کروم لیل
النکاح و کفر المناکح اسواطلو کہ اوسنی حضرت رسول کو ناظر حالات و سامع دعوت
اینا جانا تیسری تہمت کہتے ہیں کہ یہ لوگ ان انبیاء سے صد ورفض اور
قابل نہیں جواب اسکا یہ ہے کہ ہم لوگ ذات بابرکات جناب سرور کائنات فخر الاولاد
والآخرین نفیض العصاة والمذنبین رحمۃ اللعالمین امام الانبیاء والمرسلین کو ایسا سعد
فیض اور چشمہ مدد و جانتی ہیں کہ مثل اونکی جملہ عالم میں کیونکہ نہیں جانتی ہمارے اعتقاد
میں ذات بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا بند اسی بخلی جملہ وجود لغایت روز حضور رب
رب المعبود کے چشمہ فیض اور معدن برکات زمان جات میں طرح طرح کی مددین

اور فیض شرف اندوزان حضرت نبوی کو ذوات مبارک سے حاصل ہوئی ہیں اور بعد وصال انظر کے
عالم برزخ میں یہی ذات مبارک موجب نزول انواع رحمت و برکات ہے اور حشر کے دن یہی
ذات مبارک سے فیض غلام اور امداد کا فدا نام بلاشبہ پائی جاوے گی یعنی اس وقت کہ تمام نبیا
اولوالعزم نفسی نفسی پکاریں گے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بسکونکو بجز شفاعت
بالاذن ہی کربت و الم سے نکال کر باذن اللہ پورا و تبار بن گئے تو دیکھو کہ ہم جناب رسول اللہ
صلعم کو کیسا معاون اور شافع اور مددگار و جناب ایزدی و بہت ہی بہن پیر نسبت کرنا کا
امداد انبیاء کا ہماری طرف محض اتہام ہے مان البتہ ہم لوگ اس طرح کی امداد سے بلاشبہ
لوگوں کو منع کرتے ہیں کہ اپنی حاجتیں چلبی مال اولاد اور صحت و رزق وغیرہ علی بذالقیام
بالاستقلال آنحضرت صلعم سے حاضر ناظر اور سنتی والی دعاؤں کے جانکر طلب نہ کرنا چاہئے
اس لئے کہ یہ خاصہ جناب باری تعالیٰ کا ہی کہ سب کی سب اوقات میں ہے اور بسکون کو پہنچے
اب رہی استدعا اس پہ کی کہ اللہ تعالیٰ ہی حاجات دنیاوی طلب کریں اور آنحضرت
صلعم کو وسیلہ بکترین سو تحقیق اس باب میں یہی ہے کہ صلحاء امت جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو کہ اپنی زمانہ میں موجود ہوں وسیلہ بکڑا جاوے کیونکہ صحابہ اور باقی مفسلف
صحابین جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرت کو وسیلہ دعا میں نہیں پکڑتے تھے چنانچہ
بخاری میں ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کان اذا خطبوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فقال اللهم اننا كنا نوسل اليك نبينا صلي الله عليه وسلم منسقين او
ناتوسل اليك بعم نبينا صلعم فاستقينا بس ويحجوك باوجوديكه صحابه رضي الله
عالي عنهم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فضل البشر جانتے تھے لاکن بعد وصال آنحضرت
وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعا میں نہیں پکڑتے تھے اور وسیلہ صلحاء موجودین کا جو کہ بہ نسبت آنحضرت
ہے رتبہ نہیں رکھتے تھے پکڑا کرتے تھے سو ایسا ہی اب بھی متبع سنت نبوی پیروی سنت خلفاء
راشدین جمیعین کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنی جناب باری تعالیٰ سے طلب کریں اور
عامین اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلحاء امت محمدیہ کو جو کہ موجود و سبحات

جاہلان ایٹھو ایمان برآں | این نیک اند کہ زبان گزشتہ ازین غنیدہ کثرت و درخ رو
 چو قطعی التمام شفاعت منکرین تہیہ صبح بہتان اور افتخار رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قیامت دن باذن اللہ جاری شفاعت کریں گے شخص جس شفاعت سے منکر ہو
 اسکو ہم کافر اور مرتد جانتے ہیں حضرت ہمارے بلاشبہ شافع ہیں اور رسد الشافعیین
 جن اور حضرت کی شفاعت سے کثرت و درخ گنہگار جہنم سے ٹھکر جنت میں جاویں گے اسکا انکار
 کسی مسلمان سنت جماعت الکو نہیں بل انکار کافرون مشرکون کی شفاعت کا تو ضرور
 ہے کیونکہ حضرت شفیع المذنبین ہیں نہ غنیغ الکافرین و المشرکین آحاد العلوم ہیں
 کہ شفاعت پر اعتماد کو کے گناہ کے کام کرنا ویسا ہی جیسا بیمار ماہر طبیب مشفق حکیم پر یہود
 کر کے پرہیز چھوڑ دے یہ سراسر نادانی اور حماقت ہے اور معروف کرتے رح فرماتے
 تین طلب بہشت کی بغیر اللہ کے گناہی اور امید شفاعت کی بی سبب حملاتے کے
 ایک نوع کافر ہیں اور امید مہربانی کی رکھنا اس سے جسکے زمانہ داری انکار ناحق رجعت
 ہو یہ سب ایک طرف ابکروز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نیک عمل کرنا کہ کل خیر
 کام میں آوین کیونکہ حضرت محمد تیرے کام نہ آوین گے اللہ کے سامنے اسی صاحب اس
 کہنے سے تو صاف شفاعت کا انکار پایا جاتا ہے مگر چونکہ انہوں نے دہشت دلائی اور سب سے
 راہ پر چلنے کے لئے اس طرح فرمایا ہے اس واسطی آج تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی دشمن نے بھی
 منکر شفاعت نہیں کہا بل حاجب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور امام محمد غزالی اور معروف کرخی
 اس کہنی ہی دہائی اور منکر شفاعت نہوئے تو ہم ہی لوگوں سے گناہ چھوڑنے کی نیت
 برسید المرسلین کی دین و امت کی خیر خواہی سے ان لوگوں کو جو کہ شفاعت کی امید پر
 ہزار گناہ کرتے ہیں اور بار نہیں آتے کہتے ہیں کہ حضرت شفیع المذنبین میں لاریب
 فیہ مگر کفر و شرک اور ارتداد کے کام کرنے والوں کے اور حلال سبک گناہ کو جاننے والوں
 شفیع نہیں ہیں انہی کہنے سے ہم ہی دہائی نہیں ہوتے اگر اس طوفان بے تیغی میں
 تم جلا جلا کر ہزار ارواہی بکار و اہل ایمان جان چکے کہ فسانہ کتب میں ہزار
 بکتے ہوا ایمان دار دینے مخدومون میں ہرگز جند سے ایسی بات نکر چکا کہ جس سے جاہلان

تہیہ صبح بہتان اور افتخار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت دن باذن اللہ جاری شفاعت کریں گے شخص جس شفاعت سے منکر ہو اسکو ہم کافر اور مرتد جانتے ہیں حضرت ہمارے بلاشبہ شافع ہیں اور رسد الشافعیین جن اور حضرت کی شفاعت سے کثرت و درخ گنہگار جہنم سے ٹھکر جنت میں جاویں گے اسکا انکار کسی مسلمان سنت جماعت الکو نہیں بل انکار کافرون مشرکون کی شفاعت کا تو ضرور ہے کیونکہ حضرت شفیع المذنبین ہیں نہ غنیغ الکافرین و المشرکین آحاد العلوم ہیں کہ شفاعت پر اعتماد کو کے گناہ کے کام کرنا ویسا ہی جیسا بیمار ماہر طبیب مشفق حکیم پر یہود کر کے پرہیز چھوڑ دے یہ سراسر نادانی اور حماقت ہے اور معروف کرتے رح فرماتے تین طلب بہشت کی بغیر اللہ کے گناہی اور امید شفاعت کی بی سبب حملاتے کے ایک نوع کافر ہیں اور امید مہربانی کی رکھنا اس سے جسکے زمانہ داری انکار ناحق رجعت ہو یہ سب ایک طرف ابکروز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نیک عمل کرنا کہ کل خیر کام میں آوین کیونکہ حضرت محمد تیرے کام نہ آوین گے اللہ کے سامنے اسی صاحب اس کہنے سے تو صاف شفاعت کا انکار پایا جاتا ہے مگر چونکہ انہوں نے دہشت دلائی اور سب سے راہ پر چلنے کے لئے اس طرح فرمایا ہے اس واسطی آج تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی دشمن نے بھی منکر شفاعت نہیں کہا بل حاجب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور امام محمد غزالی اور معروف کرخی اس کہنی ہی دہائی اور منکر شفاعت نہوئے تو ہم ہی لوگوں سے گناہ چھوڑنے کی نیت برسید المرسلین کی دین و امت کی خیر خواہی سے ان لوگوں کو جو کہ شفاعت کی امید پر ہزار گناہ کرتے ہیں اور بار نہیں آتے کہتے ہیں کہ حضرت شفیع المذنبین میں لاریب فیہ مگر کفر و شرک اور ارتداد کے کام کرنے والوں کے اور حلال سبک گناہ کو جاننے والوں شفیع نہیں ہیں انہی کہنے سے ہم ہی دہائی نہیں ہوتے اگر اس طوفان بے تیغی میں تم جلا جلا کر ہزار ارواہی بکار و اہل ایمان جان چکے کہ فسانہ کتب میں ہزار بکتے ہوا ایمان دار دینے مخدومون میں ہرگز جند سے ایسی بات نکر چکا کہ جس سے جاہلان

اور دین کی کوئی
والہ اس بین دوست ان کی
جانی کی چھین تار تار ہمارے
کام کو کہ اسورہ بدین کو
موتیانا اور قریب حق کی ڈیجے
کلیسا اور قریب استقامت
اور شجہ و درگشا فطرت کو قبول
مردن کرنا تھا فطرت کو قبول
بہر پہلانا مروت کی درگم ہوا
جاننا عدین مروت کی جا لیں
بعد وقت کر کے جا لیں
جسٹ جیٹ کرنا شجہ بابا کے
ورک میں جا لیں اور
کی آواز کو کلک میں جا لیں
جسٹ جیٹ کرنا شجہ بابا کے
جسٹ جیٹ کرنا شجہ بابا کے

سبکی ابو عبد اللہ بن الحاج مالکی اور امام اجل فقیر اصولی علاء الدین اسماعیل شافعی
 اور امام حافظ مہر ابو بکر بن عبد الفتنی شہیر بابن نقطہ بغدادی حنفی اور امام شہر الخانی
 شرف الدین احمد معروف بابن قاضی جبل جسکے حق میں جزیری نے کہا ہے کہ مہنتی ہوا
 ساتھ اسے علم ساتھ اختلاف مذاہب کے اور شہر عبد الرحمن مقری حنفی اور علامہ
 بن محمد مصری مالکی اور علامہ معز الدین حبیبی ارزقی اور شیخ اجل ابو الحسن علی بن
 الفضل مقدسی مالکی اور علامہ ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد الجبید مالکی مقری اور
 شیخ کامل محمد بن ابی بکر الحجری مالکی اور امام نصیر الدین ودی شافعی اور امام علاء
 کعب العلوم العقلیہ والتقلید شمس الدین ابن القیم اور علامہ احمد بن الحسن اور قاضی
 شہاب الدین و دولت آبادی اور شیخ اجل امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی
 شیخ احمد سرہندی اور مولانا مسندنا شیخ الشیخ شاہ عبد الغفری دہلوی اور
 صاحب الشرحۃ الالہیہ اور صاحب خیر السالکین اور صاحب نور البقین ابن العربی
 اور علامہ امام الائمہ قاطع حقائق المشرکین البتدیین امام تاج الدین فاکہانی مالکی
 اور سوانی انکرا اور کئی علماء فی ایسی اقسام کی مجلس مولود کو بہت تشہیر اور تہذیب
 سے اور خوب بسط اور بیان حقوق سے ابطال اسکا کیا ہے چنانچہ کچھ کلمات اس کے
 بطور اختصار اس مقام میں نقل کئے جاتے ہیں کہا امام ابو عبد اللہ بن الحاج نے
 شیخ کتاب داخل اپنی کے فضل فی المولد فی جملہ ما احدثہ من ابدع معة
 اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات و اظہار الشعار ما یفعلونہ فی
 الشهر الرابع الاول من المولد وقد احتوی ذلک علی بدیع و غرہات الی ان
 قال و هذه المفاہد مترتبة علی فعل المولد اذا عمل باسماغ فان خلاصنا
 و عمل طعام فقط و نويہ المولد و دعا الیہ الاخوان و سلم من کل ما تقدم
 ذكرہ فهو بدعة بنفس نية فقط لان ذلک زیادة فی الدین و ليس من عمل
 السلف الماضیین و اتباع السلف اولى و لم ينقل عن احد منهم انه نويہ المولد
 و نحن نتبع السلف فیعباد ما و سبهم انتهى ترجمہ یہ فصل ہر مولد میں انجما

تمت
 خدا کی شایستگی
 کہ عبادت کو ایسا بنا دے
 جو بہ مقدار کبریا کے شایستگی
 خالق باستان کے شایستگی
 جو بیکشیدگی شایستگی
 اور مومنین کو مدد دے
 قضا و قدر کا کمال
 نعمتوں میں جو کئی کی کئی
 کون سبب ہے کہ انجیل
 خدا کی کہ خدا کے شایستگی
 کہ جو بیکشیدگی شایستگی
 کلامت کو قبول کیا
 نعمتیں باقی بات
 ارباب باقی بات
 اور باقی کو حق
 و دانش کائنات
 و انجیل

الشافعی فی شرح البعث والنشور ما یحتفل بالمولد صلعم بل یعتمد بدم فاعلمها وقال
 الحافظ ابوبکر بن عبد الغنی الفہرزی باین نقطہ البغدادی الحنفی فی فتاواه ان یعمل
 المولد ینقل عن السلف ولا یمکن فیما یعمل السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لا یصلح آخر هذه الامۃ ما یصلح اولها وقال شیخ الحنابلہ شرف الدین احمد
 المعروف بابن قاضی الجبل الذی قال فی مدحہ الجزری انتہی بد العلم باختلاف
 المذہب فی التاویلات ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنۃ احتفالاً بالمولد صلعم
 فمع اشتمالہ علی التکلفات الشنیعۃ بنفسہ بدعۃ احد ثمانین بقیع ہواہ ولا یعلم
 ما ام صاحب الشریعۃ وبناء انتہی اور کہا ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید
 مالکی مغربی فی تلمذہ تفسیر میں کہ جو اہتمام کیا جاوے مولد بنی اسرائیل کے سب لائق ہے کہ انکا
 کیا جاوے اہتمام کرنے والے پر اور کہا محمد بن ابی بکر بخاری نے مالکے صاحب منہل شرح
 وافی کی فی اپنی کتاب میں کہ بیان بدعات میں تفسیر کے جو کہ ایک منکرات فیہ سے
 اور مکرمات زشت و اس نانی میں وہ کام ہے کہ کرنے میں واسطہ مولد نبوی صلعم کے
 بعض شہروں میں اور نہیں ہلاک کوئی امت استون پیغمبروں کے گردین میں بدعت کفر
 کی شامت اور کہا امام علامہ تاج الدین فاکہانی مالکی فی اپنی کتاب میں کہ مولد معویہ
 کے رد میں تالیف کی ہے جو عمل مولد کا بدعت مذمومہ اور کہا فقہ اصولی علاء الدین شافعی
 نے شرح البعث والنشور میں کہ جو محفل بناتی ہیں واسطہ مولد آنحضرت صلعم سو بدعت ہی
 مذمت کیا جاوے کہ نہ الاسکا اور کہا حافظ ابوبکر بغدادی حنفی فی اپنی فتاوی میں کہ
 عمل مولد کا سلف سے منقول نہیں اور جو کام سلف میں نہیں ہوا اس میں کچھ چیز نہیں کہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اصلاح کرنے کے پچھلے لوگ اس سے کچھ اصلاح کیا انکار
 اور کہا شیخ حبیبیوں کے شرف الدین احمد معروف ابن قاضی جبل فی جبکہ تعریف میں
 امام جزری فی کہا تھا کہ نہایت کہ ہو پوچھا تھا اس شخص کی نظر اختلاف مذہب کا
 ادبالتین میں جو کہ منقول ہے بعض امیر و نگاہ رسال میں محکم کرنا واسطہ
 مولد آنحضرت کو سنیہ بدعت ہی باوجود شامل ہونے کے تکلیفات شنیعہ پر کیا گیا

غایبم من الایمة الاربعة حتی ماتت الیہ جماعۃ من العلماء وطایفة من الفضلاء
 ونیض فی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم فی الربیع الاول من کل سنة وهو اول
 من احدث وروج هذا العمل انتہی اور شرحہ الالبتمین لکھا ہی کہ جب جان بچا تو معنی
 کا پس جان لی کہ بڑی بیعتوں میں جو مشہور رہو رہی ہیں شہرہ دار اور ملکوں میں ایک مجلس
 مولد آنحضرت صلعم کی ہی کیونکہ وہ ثابت نہیں اور شرعیہ سے ثوابت ہونا اسکا قرآن خدا
 سے تو ظاہر ہے لیکن ثوابت ہونا قیاس ہی اسو اٹلی ہی کہ قیاس مستبرجہد و نکاہی ساتھ
 شرطوں کے کہ کتاب اصول فقہ میں مقرر ہیں اور کوئی مجتہد اسکے مباح ہونی کی طرف نہیں گیا
 اور ثابت ہونا اسکا اجماع ہی اسو اٹلی ہو کہ اجماع بھی مجتہد و نکاہی معتبر ہے سوجب کسی ایک مجتہد
 کا جانا ہی اسکی مباح ہونے پر یا اجتہاد یا خبر پر علاوہ یہ کہ اجماع کے واسطے سند ضرور ہے
 اور خلاف ایک مجتہد کا مانع ہو اجماع کا جیسا خلاف اکثر کا مانع ہے اور سند اس مسئلہ میں
 نا بودہی اور بہت علمانی اسکی تصحیح میں مبالغہ کیا ہی کہا ابن الحاج مالکی فی کہ جملہ محدثات
 اور بدعات سے کہ نئی مثال ہی لوگوں فی باوجود اعتقاد کرنے کی کہ بہ بڑی عبادت ہی
 اور ظاہر کرنا شعار دن اور رسوم اسلام کا ہی ایک یہ ہی کہ ماہ ربیع الاول میں مولد
 شریف آنحضرت صلعم کا کرنے میں حال آنکہ وہ شامل ہے بہت بدعات اور حراموں پر
 اور کہا عبد الرحمان مغربی حنفی فی اپنی فتاویٰ میں کہ عمل مولد کا بدعت ہے نہ نقل کیا گیا
 اور نہ کیا ہی اسکو آنحضرت نے اور نہ حضرت خلیفہ سنی اور نہ دین کی پیشواؤں کے اور
 سوال کیا گیا امام نصیر الدین دودی محفل کرنے سے واسطے ذکر ولادت نبی کریم صلعم کے
 جو اب کہا کہ نکیا جاوی کیونکہ یہ سلف صالح سے منقول نہیں نیا نکالا گیا ہے بعد قرون
 ثلاثہ کے بڑے زمانی میں اور ہم پہلوں کی پیروی نہیں کرتے اس چیز میں کہ سلف نے
 نہیں کیا کیونکہ ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتے ہو نئی بدعت نکالنے کی کیا حاجت اور
 یہی کہا ہی ابن فضل فی اور کہا احمد بن حسن فی اپنی مرقعات میں کہ یہ عمل مولد کا سلف سے
 منقول نہیں آئین کچھ چیز نہیں کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست کرین گے
 پہلے اس امت کی جو کچھ درست کرین گے پہلے اسکے بہ نقل کیا ابن النقطہ نے اور

جو کلام کی کفر و بدعت میں
 حرام کی کسی بدعت میں
 سب اللہ تعالیٰ کی کار کا ہو
 مجتہد کا کلام کی بات جو دنیا
 میں ہوئی اسکا حکم کسی
 استقامت کو معلوم نہ کیا
 جو کچھ صالح اصول سے سب
 جس چیز کے خلاف نہ آیا
 اسکا حال متجہد اور دیگر
 حرام نہ آیا اسکو حرام نہ کیا
 اور حضرت صلعم کی بدعت

نیا کلام کو خوش نفس کی تابعداروں نے جو نہیں مانگی کیا لچک فرمایا صاحب شریعت اور
 کس سے منع کیا اور کہا ابن قاضی جبل بنی کر ذات کیا گیا جو ملکوتی رنج میں کہ صاحب شہر
 اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کو کمری بادشاہ مسرت تھا یعنی فضول خراج بجا خراج کہ نہوارا
 اپنی زمانی کی مالک کہہ کر تاکہ اپنی قیاس اور اجتہاد پر چلو اور کسی اور سہری کی مذمت
 تابعداری مت کر و بارون المون ہی یہاں تک کہ راعب ہوا اس کے طرف ایک گروہ مالک
 قاضیوں اور محفل کہا کرتا ولادت نبی معلوم کے ربیع الاول میں ہر سال ہی وہی ہر جیسے
 اول بیہ بدعت نکالی اور اسکو رواج دیا تمام ہوشی کلام صاحب شریعت الالیتہ کی قال
 الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القسیر فی زاد المعاد ولا یخص لمکان الذی
 یتدی فیہ اللوح ولا الزمان بشئ ومن جنس الامکنۃ والازمنۃ من عندہ
 بعبادات لاجل ہذا واما مثالہ کان من جنس اهل الکتاب الذین جعلوا زما
 احوال المسیح مواسم واعیاد کیوم المیلاد انتہی اور کہا امام کعب العلوم شمس الدین
 ابن القسیر فی زاد المعاد میں کہ خاص کیا جاویں مکان ابنہ انہی وجوہ کا اور نہ زمانہ اسکا ساتھ کہ
 کام کے عبادت ہی اور جو شخص خاص کر می مکانوں اور وقتوں کو اپنی طرف ہی ساتھ عبادت
 کی اس شخص ہی اور مانند اسکی ہوگا وہ جنس ہو و نہاری ہی جنہوں نے وقت احوال سیم علیہ
 السلام کو اور اسکی وقت ولادت کو موسوم خوشی کی اور عید ٹہرایا وقال فی مجموعہ الفتاوی
 للقاضی شہاب الدین الدولت آبادی سئل القاضی عن مجلس المولود البشیر
 قال لا ینعقد لاند محدث وکل محدث ضلالہ وکل ضلالہ لہ فی الناس تہ
 ترجمہ اور کہا ہی قاضی شہاب الدین دولت آبادی فی مجموعہ الفتاوی میں کہ سوال کیا
 گیا قاضی مجلس مولود شریف سی کہا نہ بنائی جاویں کیونکہ وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہ
 ہی اور ہر گمراہ روزخ میں جائے گی وقال صاحب خیرۃ السالکین موافقا لاصحاب
 نور الیقین لمن طلب الدین چیز کتبہ نام آن مولدی نام نہ بدعت ہے اچہ رسول صلعم
 را بدین امر نفرمودہ و نہ خلفاء او و نہ ائمہ و نہ خود این فعل کردہ انتہی وقال مسند ابی
 شیخ المشائخ الشیخ المجدد دینی بعض مکتوباتہ الحمد لله الذی ہذا انا وکما

کتب خانہ خانقاہ ادریشیہ
 قاضی شہاب الدین شمس الدین ابن القسیر
 بیہ بدعت نکالی اور اسکو رواج دیا تمام ہوشی کلام صاحب شریعت الالیتہ کی قال
 الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القسیر فی زاد المعاد ولا یخص لمکان الذی
 یتدی فیہ اللوح ولا الزمان بشئ ومن جنس الامکنۃ والازمنۃ من عندہ
 بعبادات لاجل ہذا واما مثالہ کان من جنس اهل الکتاب الذین جعلوا زما
 احوال المسیح مواسم واعیاد کیوم المیلاد انتہی اور کہا امام کعب العلوم شمس الدین
 ابن القسیر فی زاد المعاد میں کہ خاص کیا جاویں مکان ابنہ انہی وجوہ کا اور نہ زمانہ اسکا ساتھ کہ
 کام کے عبادت ہی اور جو شخص خاص کر می مکانوں اور وقتوں کو اپنی طرف ہی ساتھ عبادت
 کی اس شخص ہی اور مانند اسکی ہوگا وہ جنس ہو و نہاری ہی جنہوں نے وقت احوال سیم علیہ
 السلام کو اور اسکی وقت ولادت کو موسوم خوشی کی اور عید ٹہرایا وقال فی مجموعہ الفتاوی
 للقاضی شہاب الدین الدولت آبادی سئل القاضی عن مجلس المولود البشیر
 قال لا ینعقد لاند محدث وکل محدث ضلالہ وکل ضلالہ لہ فی الناس تہ
 ترجمہ اور کہا ہی قاضی شہاب الدین دولت آبادی فی مجموعہ الفتاوی میں کہ سوال کیا
 گیا قاضی مجلس مولود شریف سی کہا نہ بنائی جاویں کیونکہ وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہ
 ہی اور ہر گمراہ روزخ میں جائے گی وقال صاحب خیرۃ السالکین موافقا لاصحاب
 نور الیقین لمن طلب الدین چیز کتبہ نام آن مولدی نام نہ بدعت ہے اچہ رسول صلعم
 را بدین امر نفرمودہ و نہ خلفاء او و نہ ائمہ و نہ خود این فعل کردہ انتہی وقال مسند ابی
 شیخ المشائخ الشیخ المجدد دینی بعض مکتوباتہ الحمد لله الذی ہذا انا وکما

لنهدی لولا ان هذا الله لقد جاءت دسل دنیا یا الحق علیهم من القتل
 اتمها و من القیات اکملها بنحیفه التفات که از روی کرم نامزد این احقر ساخته بود
 بوصول آن مہاجر و سرور گردید جزا ہم اللہ سبحانہ خیر اندراج یافته بود که اگر چنانچہ مبالغہ
 و در منع سماع متضمن منع مولود که عبارت از قصاید و لغت و اشعار غیر لغت خواندن است
 نیز بود اخوی اعز می میر محمد نعمان و بعضی یاران آنجا که در واقعه آنحضرت صلعم دیده اند
 از این معرکه مولود بسیار را ضعیف اند برینہا ترک شنیدن مولود ہی مشکل است متحد و مالک
 واقعه را اعتبار بود و بر مناسبات اعتبار باشد مریدان و پیران ہیچ احتیاج نباشد و انزاع
 طریق از طرق عبث می افتد چہ ہر مرید موافق وقایع خود عمل خواهد کرد و مطابق مناسبات
 زندگانی خواهد نمود آن وقایع و مناسبات موافق طریق پیر باشند یا نباشند و مرضی او
 بوند یا نبوند برین تقدیر سلسلہ پیری و مریدیکہ بر ہم بخورد و ہر بود الہوسی بوضع خود مستقل
 گردد و مرید صادق ہزار وقایع را با وجود پیر بنیم جو و بنمزد و طالب رشید بدولت حضور
 پیر مناسبات را اصفاف احاطہ می شود و ہیچ التفات بآہنہائی نماید شیطان لعین و دشمن مخفی
 است غیبیان از قید او ایمن نیستند و از مکر او لرزان و ترسان اند از مبتدیان
 مستوسان چو پادشاہی الباب غیبیان محفوظ اند و از سلطان شیطان مصون بچشم
 مبتدیان و متوسطان پس وقایع ایشان شایان اعتماد نباشد و از مکر و دشمن محفوظ بمانند
 ثم قال نظر انصاف بینند کہ اگر فرضاً آنحضرت ایشان در این زمان در دنیا زنده میبودند و از
 مجلس این اجتماع منعقد میشد آیا باین راضی میشوند و این اجتماع را می پسندیدند یا نہ
 یقین فقیر آنست کہ ہرگز این معنی را نخواہی فرمودند بلکہ انکار می نمودند الی آخرہ اولو
 جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ العزیز نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں
 بعضین اہام رافضیوں بندر مہوین قسم ادا مین بعد رکعتی اس فعل کو بر فساد کی جو
 ہر محرم کو عشرہ کو ماتم پھر ارکبای فرمائی کہ میں ازینجا معلوم شد کہ روز نزول الیوم
 اکملت لکم دینکم و روز نزول وحیہ او شب معراج را چادر شمع عید
 قرار دادہ اند و عید الفطر و عید النحر اقرار دادہ اند و روز تولد و وفات ہیچ شبے

دقائق حضرت صلعم کی حق شناسی
 کا بحث علی گاہا اور انہوں
 علم اور غیب کی ایسا وقت
 جاننے سے قدرتی ایسا
 عقیدہ اور صاحب حقیت
 حق و غیب کی حق شناسی
 رکبنا یا مسادا اندر کو اجابا
 کہ کو سچ کا کسب و کار
 رکبنا یا پناہ دینے کے
 واسطے کہ حق کتابان
 کا تصور میں رکبنا

عید نکرو انید ندالی آخر قال اور کہا امام الاثمہ شمس اللامۃ امام تاج الدین بن کما
فی اما بعد فقد تکرر سوال جماعة من السارکین عن الاجتماع الذی یعلم بعض
الناس فی شهر الربیع الاول ویسمونه مولد اهل لداصل فی الشرع هو بدعت
احدثت فی الدین وقصدوا الجواب عن ذلک مبیناً ولا یضاح عنه مفتیان
فقلت وبالله التوفیق لا اعلم لهذا المولد اصلاً فی کتاب ولا بسنة ولا ینقل علم
عن احد من علماء الامة الذین هم القدوة فی الدین المتمسکون بانماثل المتقلدین
بل هو بدعت احد ثلث البطالون وشهوة نفس اعثنی بها الا کالون بدلیل ادنا
علیہا الاحکام الخمسة فقلنا اما ان یتکون واجباً او مندوباً او مباحاً او
مکروهاً او محرماً وليس بواجب اجماعاً ولا مندوباً لان حقیقة المندوب
ما طلبه الشرع من غیر ذم علی ترکہ وهذا لم یأذن فیہ الشرع ولا فعله الصالح
والتابعون المتدینون فما علمت وذلک اجوابی عنه بین یدی اللہ ان عنہ
سئلت ولا جایز ان یتکون مباحاً لان الابتداع فی الدین ليس بمباح باجماع
المستلجین فلم یبق الا ان یتکون مکروهاً او محرماً ما خینئذ یتکون الکلام فی
فصلین والتفرقة بین حالین احدهما ان یعمله رجل من عین مانه لاهل واجف
وعیالہ لا یجوزون فی ذلک الاجتماع علی اکل الطعام ولا یقترون شیئاً من
الاثم وهذا الذی وصفناه بانہ بدعت ومکروهة وشناعة اذ لم یفعله احد
من متقدمی اهل الطاعة الذین هم فقهاء الاسلام وعلماء الانام سراج
الازمنة وزین الامکنة والثانی ان تدخله الجنایة ویقوی بد العناية حتی
یعطى احدہم الشئ ونفسه یتبعه وقلبه یولہ الی ان قال هذا مع ان الشهر
الذی ولد فیہ صلعم وهو ربیع الاول هو بعینه الشهر الذی فتح فیہ فلیس فیہ
فیہ اولی من الحزن فیہ وهذا اما علینا ان نقول ومن اللہ تعالیٰ نزجوا احسن
القبول انتہی ترجمہ اما بعد یعنی بعد حمد و صلوة فکر پس بار بار یہو سوال ایک جماعت
صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعض لوگ ماہ ربیع الاول میں کرتے ہیں اور نام کا

مولود شریف دہرتے ہیں آیا اسکو لٹی کچھ اصل سے شرع میں یا بدعت سے نئی نکالی گئی دین میں
 اور چاہا جواب اس مسئلہ کا روشن اور واضح کہ حاجت دوسر کی چھوڑی پس جواب کہا کہ
 ساتھ توفیق الہی کی کہ نہیں جانتا میں اس مولود کے کچھ اصل کتاب و سنت میں اور نہیں
 نقل کیا گیا کرنا اسکا علمانی امر ہے جو کہ پیشوائی دین اور جنگل مارنیوالی میں ساتھ آثار
 اگلوں کے بلکہ یہ بدعت کا لالہ اسکو بیہودہ لوگوں نے اور خواہش نفس کی ہو ارادہ کیا اسکو
 بہت کہا بنو آلون فی ساتھ دلیل کے کہ پیر لہنے اس پر پانچ حکم کو پس کہا ہمیں کہ یا یہ واجب ہو
 یا مستحب یا مباح یا مکروہ یا حرام اور یہ واجب نہیں از روئے اجماع کر اور نہ مستحب کیونکہ
 حقیقت میں مستحب وہی ہے جسکو طلب کیا شارع نے سوائے سنت اسکی ترک پر اور اس میں نہیں از روئے
 شارع سو اور نا کیا اسکو صحابہ رضی اور نہ تابعین نے جو کہ دیندار تھے اور نہ کسی اور نے جنگوں میں
 چاہا نہ ہوں اور یہ بھی جواب میرا اس مسئلے سے سامنے خدا تعالیٰ کی اگر اس سے پوچھا گیا میں
 اور یہ بھی نہیں جانتا کہ مباح ہو کیونکہ بدعت نکالنا میں میں مباح نہیں ساتھ اجماع کمالوں
 کے پس باقی رہا مگر یہ کہ مکروہ ہو یا حرام ہو اب کلام اس میں ہر چیز کے دو فصلوں کے اور فرق
 کی درمیان اور حالوں کے ایک یہ کہ کوئی شخص اپنی خاص مال سے کرے کہا نا اپنی اہل و عیال اور
 یا روکے واسطوں اور نہ بظہر میں اس جمع ہونے میں کہا نا کہانی سے اور نہ کرین کوئی چیز
 گناہوں سے یہ قسم وہ جسکو ہم مکروہ اور بدعت اور زبوں کہتے ہیں کیونکہ نہیں کیا اسکو
 کسی نے اگلوں سے جو اہل طاعت تھے اور فقہ اسلام کے اور عالم حیان کی اور چراغ زیانوں
 اور زیت مکانوں کی دوسرا یہ کہ داخل ہو آئین جنایت اور قوی ہو ساتھ اسکی اہتمام ہوا
 کہ دینا ہی ایک اونکا کچھ چیز اور جو اسکا بھیجی جاتا ہی اوس چیز کے اور دل و سکی کو رنج
 پہونچاتا ہی وہی دنیا اوس چیز کا یہاں تک کہ کہا اوس امام نے آخر کلام میں کہ یہ مال بے
 وہ ہینا ہی حسین آنحضرت صلعم پیدا ہوئی اور یہی مینا بعینہ وہ جسے حسین وفات پائے
 سو خوشی کرنی اس میں بہتر نہیں مگر کرنے سے اس میں یہ بھی جو واجب تھا پیر اسکا کہنا اور
 اللہ تعالیٰ سے امید وار میں اچھو قبول کرنے کے واسطے علم بالصواب تمام ہوئی کلام کے
 بعد ضرورت اور امام فاکہانی کا شیخ جلال الدین سیوطی فی تعجب بھی کیا ہی اور ایک

ان الذین فرغوا منہ
 وکافوا من بعدہ
 فی شئ منہ
 اللہ اعلم بالصواب
 فیصلوں میں جنہوں نے
 تکلیف بنی دین میں اور چھوڑی
 کسی فرقے کو انکی جگہ
 اور کلام دار اسکی جگہ
 جابجا اور کج جگہ پر
 جو جن لوگوں میں
 کسی کو امین نکال لینا اور

رسالہ میں اوپر مذکور قیج ہی کیا یہی لیکن ناصر فا کہانی فی رسالی سیوطی کا حرفاً حرفاً رد لکھ دیا
 طالب الشانین کو چاہئے کہ رسالی ناصر فا کہانی کو ملاحظہ کریں تو یقیناً یہ کہ کیسے حکاشک کلام میں
 مانعین اس مجلس مولود کی ہمت پر اور نہ کوئی اعتراض مجوزین کا باقی ہے اور کلام ان
 بیس اکابر علماء اور ائمہ مذاہب کے جو منقول ہوئی بلاریب تشیع اور تقبیح پر اس قسم کی مجلس
 مولود کی حسیان اور دال ہی اور اعتراضات سی محفوظ ہیں اگر یہ لوگ اگلی اور پچھلی
 حنفی اور شافعی منہلی اور مالکی کے بے دلی میں تو ہم ہی دلی ہی بن لطیف سبحان
 قربان اس دلی سچے نیکی برباد گئے لازم ایسی مولود کی مجلس الی رسول اللہ کے دوست
 ٹہرے اور اس منکر دلی بنی بدعتی گور پرستوں کی کچھ فادت ہی ہو گئی ہی کہ اگر ذرا یہ
 اپنی مرضی کی خلاف کسی قول و فعل باقی ہیں تو فوذا دلی کہدتی ہیں چنانچہ اندون ہون
 بعضے جلد پوچھو والوں نے جلد پرستی حرام و کفر کہنے والی بزرگوں کو ناحق دلی شہور کر دیا
 اور درباب درست ہوئی جلد پرستی کی ایک رسالہ بیہودہ اور بھج کہ حسین کلمات کفر کے
 موجود اور دلیلین نامعقول و اسناد غیر معقول میں چھپوایا اور اپنی جاہل مریدوں اور
 معتقد و ان کے نزدیک شیخ اکبر بنو مندل عرس میلہ و قبور کا زہر کی زیارت کو سنت و عبادت
 کی نشانیاں ٹھہرایا اور انکی جواز کی دلیلین حدیثین موعودہ رسائل فقہ و تصوف غیر موعودہ
 لائے لوگوں پر نہمت کرتے کرتے اتنا شق ہو گیا کہ رسول و فقہاء و صوفیان باصفا پرستوں
 ہاتھ صفا کرنے لگے اور حدیث من کذب علی متعمداً فلینبو و مقعدہ من النادی سے
 نہ ڈری مصرع چہ دلا و راست و زدی کہ بکف چراغ وارد و تعجب ہے کہ اگرچہ ہزار چار ہزار
 شرابی جو رب پرست و الابرار فضی خاجی بی نازیب و دسے فاسق فاجر منافق مشرک
 بدعتی کو تو یہ بدعتی اپنا بہائی اور پیشوا جانتے ہیں اور سنی سنت پر عمل کرنا الی علیہم
 قرآن و حدیث کو مارنے کو شے دلی کہتی کو ہر جگہ تیار ہیں اور ان لوگوں کو اپنا پیر و
 وسیلہ و حمایتی سمجھ کر انکی مددگار میں مصرع پاس ایسی چاہتی شایاں ایسی چاہتی
 شاہد انکو استادانی سوامی دلی کہتے اور کچھ نہیں پڑنا جیسا کہ کسی مغل نے
 ایک طوطے کو درین چہ شک کر سوا دوسرے بات کچھ نہ سچائی تھی اور چالیس دن

تمام
 صحت جو فی زمانہ مشرق و مغرب
 مشرق و مغرب کی فتنہ انگیزانہ
 کجی کی مذمت و مذکورہ مذکورہ
 ایسی غریب و غلط باتیں
 ان کو کہتے ہیں کہ ان کی
 ان کے من و دلا و راست و زدی
 کہ وہ جانتے کہ وہ
 جابر و جابر کی

جو مولوی بناتھا اوسکو سوائی فیہ نظر کر کے دوسری بات بھی نہ آتی تھی ایسا ہی ان مولویوں
اور بدعتیوں کو چکا ذکر اور پرہیز چکا سوائی وہابی کہنی کی کچھ نہیں آتا چھٹی اہمیت
زیارت قبوری منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ کسی زیارت قبوری منع نہیں
کرتے ہاں دوسرے بدعتین جو کہ شرک اور حرام کام ہیں جیسی کہ طواف کرنا قبر کو سجدہ کرنا
اعد اصحاب قبوری حاجات طلب کرنا اور ومان جبراع جلانا وغیرہ کو ضرور منع کرتے ہیں
اور یہ ہے کہتے ہیں کہ عورتوں کو قبور کے زیارت منع ہے چنانچہ مستعملین لکھا ہے و
يستحب زيارة القبور للرجال وتكره للنساء ترجمہ اور مستحب ہے زیارت قبور مردوں کو
اور مکروہ ہے عورتوں کو اور محال السو اعظمہ میں ہے وَأَمَّا النِّسَاءُ فَلَا يَحِلُّ لهنَّ أَنْ
يَخْرُجْنَ إِلَى الْمَقَابِرِ لِأَرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ
مَنْ وَارَثَ الْقُبُورَ وَأَرْوَى عَنْ ابْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ
روایت سے ابی ہریرہ رضی عنہ کہ حضرت فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ زیارت کرنے والوں پر
قبروں کی وعن ابن عباس رضی عنہما قال لعن رسول الله زائرات القبور
والمختلن علیہا المسجد والسراج کذا فی مشکوٰۃ ترجمہ اور ابن عباس رضی
عنہما فرمایا لعنت کی رسول خدا کی قبر کے زیارت کرنے والیوں پر اور اوپر جو ومان سجدہ
بنامین اور جبراع جلاوین جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے وسئل القاضي عن جواز خروج
النساء الى المقابر فقال لا تسئل عن الجواز والفساد فی مثل هذا وأما
تسأل عن مقدار ما يلحقها من اللعن واعلم کما نوت الخروج کانت فی لعة الله
یملأ کتفه واذ خرجت الشیاطین من کل جانب واذ انت القبور تلعتها روح
ملیت واذ ارجعت کانت فی لعنة الله کذا فی حدیث ائمتنا
مرہ خرجت الی المقبرة تلعتها ملائكة السموات السبع وملائكة الارض
لسبع فتمشی فی لعنة الله وایما امرة دعت للمیت فی بیتها یعطیها الله
غالی ثواب حجة وعمرہ ترجمہ اور پوچھو کہ قاضی عورتوں کو جانے سے قبر و قبر کے جائز
ہے یا نہیں پس کہانہ پوچھ جائز ہوئے گو اور برائی کو ایسی کام کے میں پوچھ کہ کر

جناحی کہ اسد غافلے
مجلس حضرت محمد رسول اللہ
مجلس اسد علیہ السلام کہ پوچھ کر
بیجا اور انکی طاعت کا
جہ کلک من کیا اور انکی
تافران کو خدا کا وعدہ دیا
پیرہ کو اس کام سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سیدت نہیں ہو اورت
لو کہ ان کو پوچھ کر کہتے
لو کہ ان کو پوچھ کر کہتے
لو کہ ان کو پوچھ کر کہتے

او ٹہا تہ جوڑ کر گر گرتے ہیں کہ وہ نو نو چیان آپکی لونڈیاں کئی دن سیجا رہیں پاپیر
 جلد کسی موٹی مالدار کو ان کے جال میں پساؤ اور روزی کا درد اور دکھا دے کہ روتے
 پہلے خرچے ملتی ہی سوا من کی ادیک اور اٹلس کا خان چڑھاؤن کی آسی زیارت کو جانہو
 عورتوں کے خیر خواہ ہلایہ حرکتیں تمہاری اعتقاد میں نیک مین یا بد پہر تباؤ کہ ہر
 ان نیتوں کے کونسی عورت قبور کی زیارت بطور سنت کی کرتی تھی اگر ہزار ہا بچو
 میں سے کسی ایک نے بطور سنت ادا یہی کی تو النادر کا المعحدوم کا کیا اعتبار پشاور
 قندھاری ملتان کشمیری کابل عجمی عربی علماء ہند و کہن کی رسم و رسوم و ادبیات سے
 کیا واقف ان بدعتیوں کی رسوم جاہلیت ہی اسی ملک والی بخوبی واقف ہیں اسبٹ
 یہاں کے علماء انکی طور پر انکو تنبیہ و تادیب و تہدید نرم و گرم نصیحت منساری و خند
 سے انکو مشرما کر اور نسی بدعتین چھوڑانی کی کوششیں کرتے ہیں یہ نادان واقف آخر
 دخل در عقولات کر کر خلل انداز امر معروف و نہی منکر موب کے ان رسمی مسلمانوں کے
 طرف ہو کر انکے حمایتی بنکر حقانی لوگوں سے ناحق جھگڑتے ہیں اور ناصحوں کی نیتوں کو
 دریافت نہیں کرتے بلکہ جان بوجہ کرتی ناحق کرتے ہیں بار و بیہ زمانہ بھی ویسا ہی آیا ہے
 کہ یزید کی خوشامد حضرت امام حسین رضو کو دیدہ و دانستہ شہیدھے کر ڈالا لاکھ
 خسرا لدا و الاخوة بھی ہوئی اسطرح یہ لوگ بھی جان بوجہ کر جاہلون کے طرفدار
 بنکر کہتے ہیں کہ دہائی زیارت قبور کو منع کرتے ہیں اتنا نہیں جانتے کہ زیارت قبور جائز
 ہے مکروہ بھی ہے حرام بھی ہے شرک و کفر یہ بھی جائز تو وہ ہے کہ جسطرح حضرت پیغمبر خدا
 نے فرمایا یا کیا اویسی طور سے زیارت کرے تو مسنون ہے تو وہ طور یہ ہے کہ قبر کے پاس بیٹھ کر
 علیہ السلام علیکم السلام سے قوم مومنین اور اہل قبور کی مغفرت کے واسطی دعا کرے
 اور ان سے عبرت لیوے اور دنیا سے بی رغبت ہووے اور آخرت کو موت کو یاد کرے
 حضرت فرید اسو اسطے اجادت دی ہے کہ حاصل و غرض زیارت قبور سے بھی جو مکروہ
 زیارت وہ ہے کہ قبر کو بوسہ دینا اور چمکنا اور دامن ہنسا سونا دنیا کی باتیں کرنا
 لہانا پینا حرام وہ ہے کہ قبر کو سوجہ تحیہ کرنا طواف کرنا تلخ کر دانا بلے بھونا اعلان

اڑنا کفر و شرک و وہی قبر کو مسجد و عبادت کرنا قبر و اسے سوجا جاتا مانگنا انکی نذر
 و نیاز ماننا انکو نفع نقصان پہنچا تو اسے سمجھ کر اوسنی بلا و اسطہ و توجہل استہد او کرنا
 اس قدر بر سر عرس و فاسخہ کے شوقین اور گہری جو کیاں وینو و البون کی حاضری عبادت
 کے پیر البتہ بیچ و تاب کہا وین گے اور وہابی و ثابئی کر کر جو بسا شور و غل مجاہدین گے
 مگر جب فقہ و حدیث کی عبارتیں اوستادوں سے مطالعہ کر کے تو خجالت سے کہہ پائی ہوں کہ
 سنت جاہلہ کہہ سکا فرمودہ رہتا ناں میں مانتے کہ یہ لکھیں گے کیونکہ تہمتوں کی جگہ
 خوشتر گئے ہے عام لوگوں کو فریب وینو کے لئے مفید کو مطلق مطلق کو مفید بنا کر اوسکے
 نسبت حقانی لوگوں پر کرنے میں کہ کسی طرح آپ تجوینین مگر جو بیٹے کو خداوند عالم کہیں
 سرسبز نہیں کرتا انکا دروغ بیخود و آخر کھل ہے جاتا ہے انکا ایک تیز فطرہ علوم انکا
 کو ہکا نے کایہ بھی ہو کہتے ہیں کہ چاہے کو قرآن و کتابین منت لو و ثابویں غلط کر کے
 چھوٹا میں اصل حقیقت یہ ہے کہ علماء ہند نے جزام الدخیر الخزاء جب غریب مسلمانوں
 کے ہمت علم دین حاصل کرنے میں کم و بچے تبین کی خیر خواہی سے قرآن و حدیث و فقہ
 مسائل ہندی میں ترجمہ کیا کہ تہوڑی مدت میں مسلمان اپنی خدا و رسول کی کلام و احکام
 ایمان و اسلام سے واقف ہو جا دیں اور فرض و واجب و سنت و محبت جلال حرام
 مباح مکروہ و شرک و بدعت توحید و سنت باسانی جان لیوین اور صاحب ثروت
 و مند اردن نی و می ترجمہ و کتابین باقیات صالحات و وسیلہ نجات سمجھ کر چھوٹ کر
 وقف فی سبیل اللہ کہنا کہ فائدہ عام ہو غریب غریب فیض پاویں سوا اللہ ان علماء
 امر کی نیک نیتی کی برکت سے ہزار نامہ کے مسلمان اس ہندی ہی کی بدولت کام کے
 مسلمان ہوئے اور اس سبب ان علم فروشوں حق پونہوں کا بازار سرد ہوا اب
 لگو کو بھی پوچھتا نہیں ایک مسئلے کے جواب کے واسطے چہ چہ جینے آئے آستانہ بوسی تہی
 و موقوف ہوئے تھے و بدیئے کا دروازہ بند ہوا ہندی کتابوں سے بفضل الہی آپ
 بے منت تحقیق کر لیتے ہیں ہر چند یہ لوگ منطق بی نخل جھاڑتے ہیں مگر دوسری کہاں مانتے
 ن او نہوں نے جو برسون میں نہ حاصل کیا تھا سو میند سے پڑھنے والوں نے حاصل

جیو کا کہ گناہا شک و شبہ
 خدا اور رسول کا جو کچھ
 بتا دیا تو سچا و سچا
 ہونے لگا کہ یہ
 جیو کا کہ گناہا
 شک و شبہ
 خدا اور رسول کا جو کچھ
 بتا دیا تو سچا و سچا
 ہونے لگا کہ یہ

کر لیا اب وہ ہی ہندی سالی دالی دین کی سائین میں چٹول و مختصر دالی بی عمل و الوان جب
 دم بند کر دیتی ہیں تب دل میں کبھی بانی ہو کر ستور و غل مچا کر جابلو نکو کھتی ہیں کہ یہ لوگ جابلو
 و در سالی ہندی پڑھ کر سخیوں صرفیوں منطقیوں اصولیوں عالمن کی بحث کرنے ہیں
 اسی بار وہ ہندی کتاہیں و مایوں فی بالکل غلط بنا کر چھوٹی ہیں سبحان اللہ
 صرف سخی منطقی اصول و غیرہ کتاہیں چھپائے کی تو درست ہوئیں اور دینی رسالی اور
 قرآن و حدیث چھاپے کے نادرست قربان ایسی اولیٰ سجدہ کے خدا کے فضل و کرم سے نہ
 لوگ انہیں ہندی رسالوں ہی بالکل ننگی مطلب جاننے سے کام لے کر عربی ہو یا فارسی
 منہ دیکھنے سے کام لانی ہو وی یا فارسی مسانوں میں اہمیت کے ثواب سانی ہی
 منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ ثواب رسائی منع کرتے ہیں نہ تصدیق کی نیت سے کہا
 کہلانا منع کرتے ہیں نہ رونت جو کہ عوام کرتے ہیں اور ہرگز ثواب رسائی کا ارادہ
 نہیں رکھتی البتہ اسکو منع کرتے ہیں بلکہ ثواب پہنچانے کا طریقہ بتاتے ہیں وہ طریقہ
 یہ ہے کہ خواہ فقہ خواہ جنس خواہ کہانا اپنی مقدور ہر سکین دیتا جو نکو دوسے اس نیت
 سے کہ اسی پروردگار اس چیز کا ثواب فلانی کی روح کو تو پہنچا دی یا یوں کہو کہ اس
 نیک عمل کا ثواب سرکہ کو اور بخشش کا ثواب بخششی والی کو پہنچے اور اس سے زیادہ اس
 مقدور میں کوئی حرکت نکرے کر شرک اور گناہ سے بچ جاوے کذا فی ذاد الاخرۃ
 اور نذر ماننا اللہ تعالیٰ کی سوا دوسرے کے اور شیئر اور کہانا لیا جانا قبر کے پاس نذر
 کے راہ سے یا سیت کی نزدیکی حاصل کرینکو درست نہیں ہے بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی
 ہے اور کافروں کی عبادت ہے جو کہ حق میں قال فی الدار المختار و اعلم ان
 النذر الذی یقع للاموات وما یؤخذ من الدماہم والشمع والزیت
 ونحوها الخضر النج الا ولیاء الکرام تقر بالیہم فهو بالاجماع باطل و حرام
 مالم یقصد و اصرہا للفقراء الاحیاء وقد اکتل الناس بذلک ولا یما
 فی مذہب الاغصار و قد بطل العلامة قاسم فی شرح در البحار و لذا قال
 الامام محمد لو کان العوام علیہ لا عفتہم بلا ولا ذلک بانہم

نہ کہ ہندی سالی دالی دین کی سائین میں چٹول و مختصر دالی بی عمل و الوان جب
 دم بند کر دیتی ہیں تب دل میں کبھی بانی ہو کر ستور و غل مچا کر جابلو نکو کھتی ہیں کہ یہ لوگ جابلو
 و در سالی ہندی پڑھ کر سخیوں صرفیوں منطقیوں اصولیوں عالمن کی بحث کرنے ہیں
 اسی بار وہ ہندی کتاہیں و مایوں فی بالکل غلط بنا کر چھوٹی ہیں سبحان اللہ
 صرف سخی منطقی اصول و غیرہ کتاہیں چھپائے کی تو درست ہوئیں اور دینی رسالی اور
 قرآن و حدیث چھاپے کے نادرست قربان ایسی اولیٰ سجدہ کے خدا کے فضل و کرم سے نہ
 لوگ انہیں ہندی رسالوں ہی بالکل ننگی مطلب جاننے سے کام لے کر عربی ہو یا فارسی
 منہ دیکھنے سے کام لانی ہو وی یا فارسی مسانوں میں اہمیت کے ثواب سانی ہی
 منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ ثواب رسائی منع کرتے ہیں نہ تصدیق کی نیت سے کہا
 کہلانا منع کرتے ہیں نہ رونت جو کہ عوام کرتے ہیں اور ہرگز ثواب رسائی کا ارادہ
 نہیں رکھتی البتہ اسکو منع کرتے ہیں بلکہ ثواب پہنچانے کا طریقہ بتاتے ہیں وہ طریقہ
 یہ ہے کہ خواہ فقہ خواہ جنس خواہ کہانا اپنی مقدور ہر سکین دیتا جو نکو دوسے اس نیت
 سے کہ اسی پروردگار اس چیز کا ثواب فلانی کی روح کو تو پہنچا دی یا یوں کہو کہ اس
 نیک عمل کا ثواب سرکہ کو اور بخشش کا ثواب بخششی والی کو پہنچے اور اس سے زیادہ اس
 مقدور میں کوئی حرکت نکرے کر شرک اور گناہ سے بچ جاوے کذا فی ذاد الاخرۃ
 اور نذر ماننا اللہ تعالیٰ کی سوا دوسرے کے اور شیئر اور کہانا لیا جانا قبر کے پاس نذر
 کے راہ سے یا سیت کی نزدیکی حاصل کرینکو درست نہیں ہے بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی
 ہے اور کافروں کی عبادت ہے جو کہ حق میں قال فی الدار المختار و اعلم ان
 النذر الذی یقع للاموات وما یؤخذ من الدماہم والشمع والزیت
 ونحوها الخضر النج الا ولیاء الکرام تقر بالیہم فهو بالاجماع باطل و حرام
 مالم یقصد و اصرہا للفقراء الاحیاء وقد اکتل الناس بذلک ولا یما
 فی مذہب الاغصار و قد بطل العلامة قاسم فی شرح در البحار و لذا قال
 الامام محمد لو کان العوام علیہ لا عفتہم بلا ولا ذلک بانہم

لا یعقلون فالکل بہ اعتبار دین انتہی ترجمہ جان تو کہ نذر جہانی جانی ہی مرد و قہر
واسطی اور لاتی ہیں روئے اور چراغ اور تیل اور مانند اس کے بڑی بڑی اولیاء کے
قبروں کی باس انکی خوشی جانتی ہیں وہی علماء کی نزدیک باطل اور حرام ہیز جنک کہ
ماننے کا ارادہ نہ ہو فقر اگر واسطے اور اس بلا میں ہینے میں لوگ خصوصاً اس زمانی میں
اور خوب کہو لک رہاں کیا ہی علامہ قاسم نے دررالہار کے شرح میں اسی سبب کہا امام
محمد نے اگر تین عوام میرے غلام اللہ میں آزاد کر دوں بدو و لا کے یہ واسطے
کہ وہ نہیں سمجھتے سوہن ہو شیار ہوں اور عبرت پکڑیں اور فتاویٰ عالمگیری کا
سہی ہی مضمون ہی مگر حقانی لوگ ہر چند انکو سمجھا دیں ہر بہ نذر بغیر اللہ اور کینے جتنی
روٹی ہلا کر دی کہ انیوالی بہت پسند ہر گز نہیں مانتی اور عجب ہے انصاف میں کہ کتنے ہی شیخ و
لفظ کہنا ادبی ہی اور انبیاء اولیاء کو غلام الغیوب و کشف الکروب و تصرف الامور
جاننا سنت و جماعت کا عقیدہ ہی اور عرس میں ناچ باجا و پرستش قبور و شادی غم
رسم مفری و عید برائے کی رسوم جو قدیم سے چلے آئے ہیں سو بے تکرار دینی شہ جائز
ہیں آویسر کے بال کہنی واسطے و اثر ہی کترانی اور شہانی والی موجبہ بڑانی والی جہاں
رشتہ خوار زنا کار عینتی جہنم اور تہمتی سونا رو یا لڑ کو نکو پہنانی والی محرم میں فقیر نہیں
تغزیہ شدتی چوٹھی قبرین طاہرین بوجہ والے شاہ داول شاہ مدار شیخ سد و زیر نا
لال بری سبز بری وغیرہ کے معتقد یہوانی و کالی کی بکری کہانی والی بی غار دیو
وہولی کی رسم کر خوالی صلح کل کے مذہب والی مرشدان کو قبروں کو سجدہ کرنے والے
مریدان سجدہ لینی والے بند و نکو معبود و جمع اللہ کہنے والی قرآن کو چاہتا ہوں
تبلیغ کو مینگنیاں نازمی کو ایڑ کا مسجد کو گوز خانہ پاشجائے کو گوزدان کہنی والی شریع
منکر اہل سنت و جماعت میں آورو حضرت کو بندہ کہے انبیاء اور اولیاء کو حاجت
مشکل کشا عینان بخانی اور عرس و قبور کے بوجا و نذر بغیر اللہ و شادی وغنی کے
رسوم منع کرنے اور سبب ہر کال رکھو اور تغزیہ و چلہ پرستی کو برا جانی اور شہاد
وغیرہ پیروں کی منتیں نمانی یہوانی کال کال کالی وغیرہ کے بکرے کو جو اہم کہے مشرک

بدعتیوں کا شرک کا نہ ہو جسے بعدہ بغیر اللہ کو حرام و شرک بانی بی شرع فقیران کفر کہ کلمہ
والون کو اور مشائخ سجدہ لینی و انگوٹو اور حق پوش علماء کو جھکو خدا و رسول کی عزت
انکی ذمت کرے وہی دباہیہ اور کلیتہ کی جماعت سے خارج بلکہ کافر سبحان اللہ ماشاء اللہ
خوب پہچان و علامت دباہیوں کی اور سنہیوں کی تہرائی ہے اگر انہیں علامتوں سے پہچان
و دباہی پھر نہ ہو تو ہم تو کیا بلکہ علماء ہفت طبقہ متقدمین متاخرین متہارین مزدبک و
مہوئے توحید لہ کہ ہمارے ہے کہنے سے ہم لوگ غالب بڑی جماعت و اسے پھرے اور
تم لوگ اپنی ہی تقریر سے منکر انبیاء و اولیاء و منکر شفاعت و سنت و شریعت و منکر مذہب
و فقہ بنے خوب ہی سرکے بل وند سے منہ بلکہ چاروں شانے جٹ کر بڑی آٹھویں
تکمت نماز سنت نہیں پڑھتے تفصیل اسکی یہ ہے کہ سید بالکل محض بیان سے ہم سنی
سنت رسول اللہ پر جان و تہو میں اور بدعت و بدعتیوں سے الگ ہو میں جہانچہ اسی سبب سے
ہم لوگ بدعتیوں کے نزدیک ملعون ہیں ہم بے اگر کلمے مانند ناکر سنت و بدعت پسند
ہو کر اوشے لے جگے رہتے تو اتنی بدنامیاں کیوں اوٹھاتے نہ و نہ تو پرستون کے
ملاست کا نشانہ کیوں نہ ہو احمد لہ بدنام ہو نا دیکھ سب سے اور سرکے ناکس کے طعنے سہنا پڑے
عین میں اور رسول اللہ کے سنت سے کہ سنہیوں سے خود بخود ادا ہوئے ہے فلا لحد
علی ذلک مان ایسا کر تہو میں کہ اقامت ہو گئی ہو اور جماعت ہو رہی ہو تو جماعت میں
مجاوی اور وفقہ فرض پڑو ہوسے بعدہ سنت کی قضا کرے حدیث اور فقہ کے کتابوں
میں یہ مسائل موجود ہیں مگر مفسرے لوگوں کو دباہی کہنی کی ایسی سخت بیماری ہو گئی ہے
کہ کوئی دوا اثر ہی نہیں کرتے آخر یہ مہلک بیماری انگوٹھا لاک کر کر چوڑے سے بڑا
تعب ہے کہ ناحی نہیں بی سرو پا تراش کر اس کے نبت ناکر وہ گناہوں پر کرتے ہیں اور
انبا دین و ایمان برباد دہی میں نوزین تکمت قبروں پر پھول ڈالنا منع کرتے
ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا کتب حدیث و فقہ معجزہ سے اصلاً ثابت نہیں
اور جو لوگ کہند اس حدیث کی تہی میں کہ حضرت مرنے دو قبر والوں کو عذاب ہوتے ہوئے
دیکھ کر سبب شفقت نبوی کی ایک جہت یہ کہ لیکر اسکو چیر کر دو نون قبروں پر

نہیں
بلکہ سنہیوں کی طرح بدعتیوں
سندہ سے بدعتیوں کی بدعت
یا نہ تو سنت و بدعت
یا نہ جماعت و بدعت

کہ جو یا شیخ عبدالحق اس حدیث کی بھی لکھتی ہیں کہ بعضی لوگ اس حدیث کو پھول و سبزہ قبر پر
 ڈالنے کے لئے دستاویز بناتی ہیں سو خطابی نے جو عالمون کا امام اور حدیث کی شارحون
 کا سردار ہی اسکے دستاویز کو رد کرتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اس حدیث سے پھول
 و سبزہ قبروں پر چڑھانا ثابت نہیں ہوتا اور یہ بات بی اصل ہے صدر الاول میں
 نہ تھی اور کرمانی نے کہا ہے کہ اس گیلی لکڑی میں تاثیر نہ تھی کہ رافع عذاب ہو وہ کثرت
 خاص رسول اللہ کے ماتہ مبارک کی تھی اور عینی شمع صحیح البخاری میں ہی و
 كذلك ما يفعله اكثر الناس من وضع ما فيه الرطوبة من الرياحين و
 البقول و نحوها على القبور ليس بشيء و انما السنة هي الزيارة ترجمہ یعنی
 ایسا ہی جو اکثر لوگ کرتے ہیں ترو تازہ پھول اور سبزہ وغیرہ قبروں پر رکھتے ہیں
 سو کچھ نہیں سنت تو زیارت ہی اور فرمایا حضرت زور والقبور فرمایا تو هذا
 في الدنيا و تدجركم الاخرة یعنی زیارت کرو قبروں کی حال یہ کہ تحقیق زیارت
 انکی بی رغبت کرتے ہو دنیا سے اور بادولاتی ہی آخرت کو پس جو کام کہ خلاف تزیار
 دنیا و مذکر آخرت سے ہو سو زیارت قبور کے مطلب سے خارج ہے آب و مابی و مابی کہنہ کے
 بزار بقیرین کرین یہ بدعتی کہ جن کول میں بڑی مضبوطی سی بدعت رج رہے ہے ہرگز
 نہ مانیں گے بلکہ عوام الناس کو یہ مغالطہ دین گے کہ یہ رسم سالہا سال سے مسلمانوں
 میں ایچ ہے کسی دہائی کی کہنی ستر سے برگزینہ چوڑا چاہئے دسویں تہمت
 قرآن خوانی سے منع کرنے میں تفصیل و سکی یہ ہی کہ خلق قرآن خوانی سے منع کرنے کے
 تہمت ہی مگر قبر کے گرد اگر بدیہہ کر بلند آواز سے قرآن پڑھنے سے نصاب الاحساب
 میں مکروہ لکھا ہے ان ختم القرآن جہراً بالجماعة ویستی بالفارسیة سیپارہ
 خواندن مکروہ ترجمہ یعنی بیشک ختم قرآن کا بلند آواز سے ساتھ انہو ہی کی جسکو
 فارسی میں سیپارہ خوانی کہتے ہیں مکروہ ہے اور اگر قرآن خوانی سے منظور تو انہی سے
 ہی تو بغیر مزدور سے کے پڑھا جاویں نہیں تو عند البعض ثواب نہیں چنانچہ شامان کے
 عبارت ہی احمرۃ القرآن مثل ان یستأجر رجلاً ليقراء القرآن علیہ اس القبر

اس حدیث میں جو یا شیخ عبدالحق اس حدیث کی بھی لکھتی ہیں کہ بعضی لوگ اس حدیث کو پھول و سبزہ قبر پر
 ڈالنے کے لئے دستاویز بناتی ہیں سو خطابی نے جو عالمون کا امام اور حدیث کی شارحون
 کا سردار ہی اسکے دستاویز کو رد کرتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اس حدیث سے پھول
 و سبزہ قبروں پر چڑھانا ثابت نہیں ہوتا اور یہ بات بی اصل ہے صدر الاول میں
 نہ تھی اور کرمانی نے کہا ہے کہ اس گیلی لکڑی میں تاثیر نہ تھی کہ رافع عذاب ہو وہ کثرت
 خاص رسول اللہ کے ماتہ مبارک کی تھی اور عینی شمع صحیح البخاری میں ہی و
 كذلك ما يفعله اكثر الناس من وضع ما فيه الرطوبة من الرياحين و
 البقول و نحوها على القبور ليس بشيء و انما السنة هي الزيارة ترجمہ یعنی
 ایسا ہی جو اکثر لوگ کرتے ہیں ترو تازہ پھول اور سبزہ وغیرہ قبروں پر رکھتے ہیں
 سو کچھ نہیں سنت تو زیارت ہی اور فرمایا حضرت زور والقبور فرمایا تو هذا
 في الدنيا و تدجركم الاخرة یعنی زیارت کرو قبروں کی حال یہ کہ تحقیق زیارت
 انکی بی رغبت کرتے ہو دنیا سے اور بادولاتی ہی آخرت کو پس جو کام کہ خلاف تزیار
 دنیا و مذکر آخرت سے ہو سو زیارت قبور کے مطلب سے خارج ہے آب و مابی و مابی کہنہ کے
 بزار بقیرین کرین یہ بدعتی کہ جن کول میں بڑی مضبوطی سی بدعت رج رہے ہے ہرگز
 نہ مانیں گے بلکہ عوام الناس کو یہ مغالطہ دین گے کہ یہ رسم سالہا سال سے مسلمانوں
 میں ایچ ہے کسی دہائی کی کہنی ستر سے برگزینہ چوڑا چاہئے دسویں تہمت
 قرآن خوانی سے منع کرنے میں تفصیل و سکی یہ ہی کہ خلق قرآن خوانی سے منع کرنے کے
 تہمت ہی مگر قبر کے گرد اگر بدیہہ کر بلند آواز سے قرآن پڑھنے سے نصاب الاحساب
 میں مکروہ لکھا ہے ان ختم القرآن جہراً بالجماعة ویستی بالفارسیة سیپارہ
 خواندن مکروہ ترجمہ یعنی بیشک ختم قرآن کا بلند آواز سے ساتھ انہو ہی کی جسکو
 فارسی میں سیپارہ خوانی کہتے ہیں مکروہ ہے اور اگر قرآن خوانی سے منظور تو انہی سے
 ہی تو بغیر مزدور سے کے پڑھا جاویں نہیں تو عند البعض ثواب نہیں چنانچہ شامان کے
 عبارت ہی احمرۃ القرآن مثل ان یستأجر رجلاً ليقراء القرآن علیہ اس القبر

قبل هذه القراءة لا يستحق يد الثواب كاللصيت ولا للقاري ترجمه یعنی مرد و دوسے
 قرآن کی جیسا کہ مزدور یکڑے کسی شخص کو نو کہ وہ قرآن پڑھو پڑھ کر کہا گیا ہو کہ اس نے
 ثواب نہیں ملتا نہ میت کو نہ پڑھنے والے کو اور نصاب الاحساب میں ہے کہ مقرر کرنا
 فارسی کا قبر کے پاس بعثت ہو اور اس طرح کے فرائض میں کچھ ثواب نہیں اور نہیں کہا
 برکت خلیفہ باصحا نے اور ہدایہ کے کتاب الاجارہ میں ہے اقراء القرآن و کتاب
 به و فی الشاہان ای بالقرآن یعنی پڑھو قرآن کو اور نہ کہا ساتھ اسکی اور شاہان
 شرح ہدایہ میں ہے یعنی نہ کہا ساتھ قرآن کے پس معلوم ہوا کہ یہ کام تارہ بون کو حق
 میں بڑا ہو اور میت کو حق میں ہی ثواب کا موجب نہیں اور طریقہ محمدیہ کے اخیر میں
 قرآن کا قبروں پر بیٹھ کر اور اس پر مزدوری لینا صاف حرام لکھا ہے اور درالحنا
 حاشیہ درالحنا میں حرم اسکی خوب تحقیق سے لکھی ہے اور جو مرد والے کے قیاس کو
 خوب رد کیا جو حسی اجرت تعلیم قرآن پر قیاس کر کے اسکو مہی رو کہا تھا جسکو منظر
 ہوان و دون کنابون میں تحقیق نظر کرے اور وہ دون کتابیں مہندستان
 بنائی ہوئیں نہیں بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت میں بنا اور درالحنا شام کی ملک
 میں دمان نورانی کا نام و نشان نہ ہو گا کیا رھوین تہمت قبر کے پاس حدیث
 سے منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ قبر کے پاس صدقہ دینا تو منع نہیں کرتے مگر کہانا فہر
 پر عید و شب برات کو جیسا حلوا چباتے شیرنے وغیرہ لیجانے کو البتہ منع کرتے ہیں اور
 روٹی و دلیہ خواجہ خضر کے نام سے جو بہا دون کرہینے میں دریا میں ڈالوین انکو منع
 کرتے ہیں قبروں پر کہانا نہ دینا نہ کالیا نہ منع ہے جیسا سچا و پرنڈ کو رھو جکالہس دما
 کے نفسانی علماء کو خدا تعالیٰ نیک توفیق دے جو حق کو باطل کا لباس نہ پہنا دیں اور
 بدعت کی تحسین میں لبث بلا دین اور بدعت بندوں کی خوشامدی سے بخون کے رواج
 کی فتویٰ مذہبوں رباعی اسی آنکہ بعلم خوشن معزور سے ہمدان یقین نہ از حقیقت اور
 از علم خرفن صحت دین بیابہ چون صحت دین نباشد رنجوری ہا رھوین
 نہ صحت پہلے بیرون کو شجر دن کو ہلے میں ڈالو لے میں تفصیل اسکی یہ ہے کہ

نہیں
 قادیان کی ایک مسجد میں
 مومن کی امت کو پڑھنا اور
 کرمات اور سات باور
 سوریہ میں ایک مسجد میں
 مومن کی امت کو پڑھنا اور
 خیال کیا کہ یہ مسجد
 مہندستان میں بنا گیا
 بنا چاہے طرح کچھ نہ ہو
 اور وہاں سے اور ادھی
 چاہے نہ ان کی مسجد میں
 نہیں کہ کہنا اور اس کے
 مہندستان میں بنا گیا

غلطی ہو مگر حدیسی بڑہ کے تعظیم کرنے کو اور قرآن کی عوض اویسی کی تلاوت کرو اور اسکے بار
 عود جلانے اور اسکو عطر لگانے کو اور قبر میں رکھنے کو منع کرتے ہیں ثانی اگر کوئی اپنی
 مرشد بن کر نام یاد کرے یا تبرکات اپنی پاس کہے تو قباحت نہیں بلکہ فوجیت خیر و برکت کا
 ہی متصفون پر پوشیدہ نہ ہے کہ اس عاصی فی صرف تفصیل تہتوں کی دیکھنے پر کفایت کیا مفصلاً
 نہ لکھائیں تو ایک سالہ دوسرا بنتا اور جوابات انکی مشیر و حاد دوسرے کتابوں میں موجود
 ہیں چنانچہ توفیق اللیقان فیض عام و باران رحمت و تہنیم المسائل و ضیاء الایمان و در
 اتہامات وغیرہ کتابوں میں ہے فصل تیس کے اس فصل میں جنی مسائل میں جو ہم نے
 اور انہیں مختلف بین سائل کے سوال پر بدعت ہند و نکاح و آب اور بدعت ٹخن کا اوسپر
 ہی سوال نیاز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حضرت عوث اور اولیائے
 دوست ہی یا نہیں جواب نیاز بزرگوں کی صحت و شربت دیکھنے پر روٹ جو نکاح وغیرہ
 کہانے کی چیزوں ہی درست رد سبحان اللہ بدعت کے جلانے اور سنت کے مٹانے کی خوب
 تجویز نکالی ہو بنیاد لغیر اللہ جو احادیث و فقہ سے حرام ہو اور باطل اسکو جو از کر دیا اور
 طغامن کی تخصیص سے درست کر دی نیاز کے کہانوں کی تخصیص کرنا اور اسے تعظیم حدیسی بڑہ
 اگر ناجا بلان کو ریاطن و عالمان مختلف الظاہر و الباطن کا اختراع ہو کہ حضرت نبی الی کی
 نیاز کا نام صحت اور اسکو مرد و بیٹے اور نکاح و عورتوں نے نہ کہانا اور امام حسین رضی اللہ
 عنہ کی نیاز روٹ جو شربت کے سوائے دوسری کہانوں پر نہ ہو وغیرہ و اہیات کا اعتقاد
 تو عوام سے بڑہ کہ خاص بلکہ خاص الخاص کا جنکو عرف میں بڑی حضرت کہتی ہیں یہاں تک پہنچا
 کہ اگر کوئی دیندار دلیل قرآن حدیث سے ان لوگوں کو اس یہود و عفا بدعت سے منع کرے
 تو بھڑکار و طعن لعن کر جواب نہیں دیتی کیا مقدور کہ اپنی آبائی و اجدادی رسموں میں
 جو کہ قدیم سے چلے آئی ہیں فرق آجادی بلکہ جو مقرر کیا ہوا ہے یہ یک صاحبہ و خانم صاحبہ کے
 معتبر روایتوں سے دہی فرعن واجب و سین ذرہ ہی تفاوت نہ ہو بڑے حضرت کے
 ماکہ ہوتی ہو کہ کہانے کی تخصیص میں اور مقرر ہی دونوں میں تبدیل نہ ہو اگر کسی فی رجب
 پہلے کے نیاز گنج کے پیالے اور حضرت امام کا کونڈا اور قیران کی ہندی اور حضرت

شیخ ابی ارادی کوئی غلطی
 کہ آئندہ کو یوں کرتے گی اور
 پیرا چا اور آج میں شخص
 سزا سیر کی جی میں
 بل اور قریب اور دور
 کیا یا کہ اب اسکو
 چھوڑو یا ضرر کیا ہو جو
 کہ ہم ان میں نہ چاہتی
 ساتھ آئی اب اچھوڑو
 کہ ہم اور کوئی کا نام
 پیرا ہی جا کہتے شکیبازی
 جو اور ناک سب دیا ہی

اور جائی انکار نہیں خداوند عالم سجدہ نبوی میں سوال عرس کا دن مقرر کرنا نیک
جواب عرس کا دن مقرر کرنا بزرگوں کا عمل ہے موافق حدیث شریف کے ماں اے
المومنون حسنا فهو عند الله حسن یعنی جس چیز کو مومن نیک سمجھیں سو وہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک نیک ہی مگر عرس میں نوح و عیزہ اور صندل و عود و بخت و نامشروع و
حرام ہے مگر مقرر کرنا عرس کا اور ثابت ہونا اس کا حضرت بنی کریم علیہ التیمۃ
والتیم سے اور خلفائی راشدین رضی اللہ عنہم اہل ائمہ مجتہدین اور فقہائے معتبرین
رحمۃ اللہ علیہم سے نہیں ہی اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم
سے تحقیق نہ ہو کے اس کو موقوف رکھا جائے شیخ کے مقدمے میں سمجھو اعتبار امام عظم
ابو حنیفہ کو نے رکھا ہے نہ مشائخان لاؤ نے کافضی ثناء اللہ پانی بنی نے تفسیر مظہری
میں لکھا ہے جس کا معنا یہ ہے کہ درست نہیں ہے جو کرتے ہیں جاہل لوگ اولیا اور شہداء
کے قبروں کو ساتھ سجدہ کرنا انکو یا طواف کرنا انکا یا روشن کرنا و ان جبرائیل یا نبی
مسجد اوس مقام میں اور جمع ہونا و ان آدمیوں کا برسوں دن عید کے وضع پیر اور
نام رکھنا اس کا عرس انتہی اور تعجب ہے کہ جواب دینو اے نے کہا ہے کہ عرس میں ناچ
وغیرہ نہ ہو کہ تنو صاجو عرس و سکا نام شہور ہے کہ جسمین ناچ یا جا اڑ دھام عوام و
صندلی وغیرہ مجمع فشاں چیزیں موجود ہو دین اس کے بغیر عرس کہاں ہوتا ہی مثلاً اگر
اوس دن سب بلکہ لاکھ بار کلمہ طیبہ پڑھیں اور اوس بزرگ کو ثواب بخشیں یا لاکھ بار
استغفار اس بزرگ کے واسطی کریں اس کا نام ہرگز عرس نہ کہیں گے اور اگر عرس کے معنے
قبر پر تو گونا گوا جمع ہونا ہی تو اس کا منع ہے حدیث صحیح ہی ثابت ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف
میں سنائی کی روایت سی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے لا تجعلوا قبری عیداً
یعنی مت کرو میرے قبر کو عید گاہ کہ اجتماع سرور و دلہو لعل ہی اور یہ جمع ہونا موجب
غفلت کا ہے پس جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آلود اصحاب و سلم اپنی قبر شریف پر اڑ دھام
کے اجازت لفرما دین تو دوسرے کی قبر پر کس طرح جائز ہو کہ باوجود اس کے تھارے زمانہ میں
ظاہر ہے کہ اہتمام عرس کا اتنا کرنے میں کہ اسلام کے گاموں میں یعنی جمعہ و جماعت میں تو

اور کچھ تو کہ اسی سبب وہ ان فاسقوں کا جائز ہوا کرتا ہے وہ کافین لکھاتی ہیں تماشا
 دہن کے واسطے تہذیب کے جذبہ چلے آتے ہیں اور اسی سبب مٹھنے زیادہ آتے ہے
 بچہ بچہ سو قرضہ کر کے اس سال بجا و صاحب پوچھو کہ منہ سے لے لیا جا لے وہ غفلت
 کے نام سے رو کر لیا کہ مفت میں تین سیر جو محل گیا اور خاک بھی نہ لی
 علی علیہا بکر و ندیشخیا مثل دامی تا بکیر نہ خلق را می تہند واسے جہا غافلان
 میداند چہ چور و تہبران میکنند قوال را ملائق راکہ دانہ اندازند تبرک اندر ان
 اہل دنیا مثل حیوان غافلند بی تامل ہر دانہ مشرک اند بیشتر شیخ و فقیران زائد ان
 می تہند اخلاص با نیکان ان صلح با ہر نیک بد مردم ہند تا کہ نیک و بد شامی شان کنند
 کہ کسی را نہی از منکر کنند کہ مباد امر زمان ان بدیدہ از کلام اولیا سخن کنند
 تاکہ با مکر و دغا ز میدانند مکر و حیلہ میکنند از بہر اہل نفس در اہل فائید از کمال
 سخن شیریں ملائم میکنند مردمان لکھا قریب از خود ہند تا بد اند خلق اینہا کا ملت
 اند و بدیدہ زربا نشان دہند تا ریا بان مرنا ریا نرا اجاذ ہند نوربان مر نوربان اطالبا
 اہل اہل باطلانرا میکنند اہل حق از اہل حق خوش ہند طببات آمد ز بہر طبیبین
 لطیفین انجیناست این سوال برسی کی فاسخہ درست ہے کہ نہیں جواب
 برسی بعض فتاویٰ سے جائز ہوتی ہی اور بزرگوں نے اسپر عمل کیا ہی اگر جہ بدعت ہی
 مگر بدعت حسنہ ہی اور دسویں جالیسویں کا کہا نا لغوی ہے شرع سے ثابت نہیں مگر جبکہ قصہ
 نافع ہے بشرطیکہ عہدہ کو کھلا دین و دسویں صاحبو برسی جائز کہنو والی کی مقرر جائز
 دریافت کرو کہ بر سے کو جائز اور دسویں جالیسویں کو لغو ٹھہرایا ہی کیسا فریب ہے چہ جنین
 برسی جائز ہی اوس فتاویٰ سے کا نام تو لکھا ہو تا شاید جائز کہنو والے کے پاس اسکی بزرگوں
 کی کوئی کتاب ہو گے جنہیں یہ بدعتی کہاے جائز ہیں اور یہ عبارت اسی کتاب کے
 ہو گے البھنگ چکنہ بین العصر المخرّب حلال و کل مسکر حرام الا غلو الہ
 مکر اسکار و ہمار سو سنت جماعت کی کتاب کشف الخطا و جامع البرکات میں یون ہی کہ کچھ
 حد سالی یا ششماہی و چہل روزہ درین و بار طعام می پڑند و آبرا بہاجی گفتہ بیشتر

ان اعتبار سے قبر میں معلوم ہوا کہ جیسی دہم و چہلم لی اس بنی بری سے
 سے اور وہ بولگیا ہو کہ جبکہ تصدق نافع ہے بشرطیکہ غریب کو کھلاوے تو انصاف
 کہ بارے زمانی میں جو تبادلوں و چیزوں کا کھانا کرتے ہیں سو رسم ادا کرنے اور حق
 بحر ابرار سے میں یا بشو اور فخر اور نام کو کرتے ہیں یا تصدق اموات کے نیت
 اور غریب کو کھلاتے ہیں یا تو نیکوں کو نور سے بھیجتے ہیں جب تصدق کی نیت ہو اور
 مستحق کو نیکو نعت سے ہو یا سید اب اسکا جواب تم کچھ ہندو مسکوں گے جیسے مسلمان
 بزازہ میں ہر کہ کمرہ و طعام پہلے دن و رات سے اور ساتویں اور بیجا نا کھانا قبروں کے
 پاس مقرر سے دفن میں اور موت کے لئے قرآن پڑھنے کے اور جمع ہونا نیک لوگوں کا
 اور قاربوں کا ختم قرآن کو اور کمرہ و حیوانات لینا مصیبت و آس کی گویہ درست و غریب
 کے ایام میں نہ بنی میں سو پہلے برکت اور ایسا ہی ہے پہلے اور فتح القدر اور نور اللہ
 میں کہ قبول کرنا مردے کی داسطے جو کھانا کرتے ہیں ملک کمرہ و حیوانات دفن کرین یا
 ساتویں یا ہینو یا برس میں کھانا اسکا سلام و فضل کو کمرہ و حیوانات ایسا ہی نو اور مشام
 و فراغت وغیرہ معتبر فائدہ میں ہو اور کھانا بزازہ میں کہ اگر سائیں و فقر کو کھلاوے
 نو جائز سے اور فرمایا رسول اللہ نے کھانا مردے کے نام کا مارتا ہو دنگو آو جامہ لیرا
 میں خیرات کی نیت مرد کو فواب پہنچانے کے واسطے جو پاکوین اسکا کھانا سو آفران کے
 و مسرکو جائز نہیں اور کچھ پڑھنا کھانے وغیرہ پر اور ماہہ اور ٹھانا اسپر بطریق رسم
 ماتھے کے کھانے کے اول یہ طریق علما میں سلف کا مؤثر نہیں سلف کا جیہ دستور تھا کہ کھانا
 کے بعد مغفرت کی دعا اہل جنات کو لئے کہتے تھے اس طرح ہر شرح شریعہ الاسلام میں
 یہ نسخہ دینا جو عرف میں مشہور اس دستور اور ترتیب کے ساتھ جو امام نے معمول کر لیا
 ہے کہ مذکور خیرات کی نیت کھانا لاکھیا جیسے رکہ ملا کو کھڑا کر کے کچھ الفاظ مقرر سے کہ بعد
 فل ماتہ اٹھوا کہ پڑھانے میں اور اسکو فاتحہ کہتے ہیں اور بغیر اس رسم کے کھانا اور
 مثلاً اس کھانے کا جائز نہیں کہتی بلکہ نقصان کا سبب جائز نہیں سو یہ طریقہ شریعہ
 عت و مشابہت ہندوؤں کی جو اور اگلے لوگوں کا یہ رواج نہیں تھا کھانے

[illegible]

اس جواب دیو والی کی نئی شریعت نکالنی اور محمد بنوی برصدا فرین ہر اس بزرگ کے پاس نبوت
حسنہ وہ ہی کہ جو خود کرتا ہو اور احسن جانتا ہے نہیں تو بدعت حسنہ کسی ہوگی مجمع البحار
کے خاتمہ میں مذکور ہے وقد کتب الی شیخنا الشیخ علی التفتی فیما جرت علیہ عادی
اکثر اهل البلاد انهم یبذلون بتعلیم الصبیان للقرآن حین میضی علیہ العادۃ
مستین واربعة اشهر واربعة ایام هل لہ اثر فی الحدیث او فی السلف
فکتب انہم یوجد لہ شیعی یعتمد علیہ یعنی کہا میرے شیخ کو شیخ علی متقی نے
اس باب میں کہ یہ جو اکثر لوگوں میں رواج پایا ہو کہ شروع کرتے ہیں تنجو مکوف قرآن کی تعلیم
چار سال چاہینیو چار دن برآیا ہو اسکے لئے کوئی نشان حدیث میں یا سلف کی کتابوں میں
پس لکھا شیخ نے کہ مقرر پایا نہیں گیا اس باب میں کچھ کہ اعتبار کیا جاویں سپرد آخر
حمد اللہ البرارد مغزق الحقوق میں ہے کہ چار سال چار ماہ چار دن بعد حضرت رسول اللہ
صلعم نے حضرت حسنینؑ کو مکتب میں ٹھہلا یا سو اسی کچھ اصل نہیں جتنا مجمع البحار کے روایت
میں معلوم ہوا اور اگر اسی اصل یعنی حسنینؑ کو حضرت رسول مقبول کا اسات پر مکتب میں ٹھہلانا
نائب ہو تو اسی سنت منکر پیر تو ہم احمد سنت ہوگی بدعت حسنہ کسی ہوگی سبحان اللہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول فعل تو بدعت حسنہ ٹھہرا اور باپ دادا دکن رحمہ ودیت و امای برین
دانش واجتہاد سنت کہ منکر ایسی ہی الزام میں مبتلا ہونے میں اور حقائے لوگوں برا نکار
سنت کی نہمت لیکر آپ ہی منکر سنت ٹھہرنے میں ان اتنا تو ثابت ہو جائے کہ جب کوئی لڑکا عجلہ
کی اولاد میں سے پہلے بات کرنے لگتا تو آنحضرتؐ اسکو کلمہ توحید اور قل هو اللہ کے آئیت
تعلیم فرماتے اور لڑکے کی کو بیانی کچھ چار سال چار ماہ چار دن پر موقوف نہیں بعضا دو
برس میں بعضا کم وزائد میں بات کرنے لگتا ہو مؤمن کو چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو
خدا کا قرب حضرت ہی کی پیروی میں ملتا ہو اور اس سید سے راہ سی جتنا او ہر او ہر
ہو گا او تنہا ہی راہ ہو کر آخر گمراہ ہوگا خلاف پیغمبر کسے رہ گزیدہ کہ برگزیدہ
سخواب رسیده لا اله الا الله کے ساتھ محمد رسول اللہ کا تصدیق کرنا اسی النبی فخر
اور سنی مسلمان کو بہت عز ورجی کہ ہر امور میں حضرت کا اقتدار سے اور یہ بھی جاننے

فرمایا جو شخص ابو داؤد اور
 ترمذی حدیث میں کسی حدیث کی روایت کرے
 میں اس کا جان کی جان تکلیف
 کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کی کشتی کی تلافی
 اور جو شخص جو حدیث میں
 نبوت کی اور اودان کو کون
 لغت خدا کی جو حدیث میں
 لغت میں اور وہ حدیث میں
 کی بات جو حدیث میں
 کی بات جو حدیث میں
 کی بات جو حدیث میں

قلمسے
 کو چھوڑ دینے میں جو چیز ہو
 کا جائزین اور ختم
 ہاتھ لگانے کا انشا ہے
 منہ نگہین قرب قیامت ہے
 کو جا بلو کہ باب دہ دہ کا
 رسمن کی فوسند اور غنیمت
 صلے اور فلو کہ کم کر منع
 کرے مہی نیا زمین خدا ہے
 جہالت کو ہی ان کو گمراہ
 جہالت ہے جب جہاد کی زمین
 و الداعا لہین

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

پیونہ جانے والی لکھ کر جا بجا موجود اور اس میں اصل ہوا کی مدد گاہ ہر جگہ ہو بیڑ اور دین محمدی کا
 نہ کوئی غبار نہ مددگار نہ لکھ کر کوئی ایمان نہ اور مشرکیت کے حکم کو نظر انداز کر کے تو ہر طرف
 سے شرک اور بدعت پسند لکھ مار مار کر کرتے ہیں حتیٰ کہ اس غریب کو کہیں امن کی جگہ نہ ہو
 ملنی سو قبر کے یا اس کام سے باز آنے کے برخلاف بدعت کے ہر کہیں انکی حمایتی موجود ہیں
 بہلا امخان کے واسطے بدعت بابہ عیدین کے مذمت کر کر دیکھو تو یہی کہ کس طرح سے بدعتوں کے خلاف
 ٹوٹ پڑتے ہیں اور ہر طرف سے اس کے تنگ کرتے ہیں کہ یہ ہذا دمی جماعت میں ہوٹ ٹوٹا
 ہیہات ہیہات کوئی سنو والا اور انصاف کر نیوالا نہیں اللہ و رسول کے احکام ظاہر کرنا
 فنا و ٹبر اور منہ دون کی جال چلنا اسلام اور اتفاق ہو عجیب و در آندا و منہ سے
 کہ بدینوں پر عیب لگا دین بدین دینداروں کو دباوین مشرک توحید والوں پر عین
 کرین بت پرست خدا پرستوں کو اور دین جاہل علماء سے بجا بحث کرین عالم جاہلوں سے
 میل رکھیں نام کہ مسلمان کام کہ مسلمانوں کو کا فر کہیں یعنی سنو ٹکو نام کہ کہیں پور پور
 توحید بیان کر نیوالو نہ شفاعت و کرامت کا منکر ٹبر اوین صاف صاف طریقہ سنت پر
 چلنے والوں کو منکر رسول و بد مذہب و تارک سنت کہیں تہیک تہیک اماموں کے قول پر چلنے
 والوں کو اماموں کا منکر بولین اناللہ وانا الیہ راجعون رہا سے جگہ جگہ
 آسمان کو رستا چیکم گوش و روزگار کراست ہر کجا عالم ست مغلوب ست ہر کجا جاہل ست
 معتبر ست ہر حق تعالیٰ ہو منو ٹکو خدا علما کو توفیق دے کہ ایسے زمانہ پر آفت میں
 بدعت کی خوبی پر لب نہ ہلا دین کہ شیطان اسی دست آویز سے بنا اسلام کی اکبارتا ہی
 اور شی مسلمان کو ہدایت فرما دے کہ ایسے امتحان کی وقت میں بدعتوں کے ڈرانے
 اور تنگ کرنے سے سنت رسول کو چھوڑ کر بدعتی نہ بنیں اور سوشید و کج فوائے محروم
 زمین حتیٰ اللحد و رستو ٹکو جلا وین بدعتوں کو مثلاً دین مگر اتنا ہی خیال کہ کہیں کہ نہ ہو
 نیلے بہت بدی کی طرف نہ کھینچو اور قنہ حقہ کو میدار مگر می کیونکہ آخری زمانہ ہی اور اسلام
 غریب اور اہل اسلام ضعیف ہیں اور افراط و تفریط میں گرفتار نہ ہو و محو خاص
 الامور اوسطا ہر عمل کرتی نہیں تو مطلب فوت ہو گا اور سنی پنے سے ٹکڑے ہو جائے

عن نواس ابن سمعان بن
 اللہ تعالیٰ عن قتال بن سنان
 عن اللہ علیہ وسلم قال
 خلقوا فی المصیبات الخافوا
 مودا و فی شیخ التواتر
 اور روایت جو اس میں
 سنان رضی اللہ عنہ
 کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عید و عید کے بعد ان میں
 کی مخلوق کو کچھ ناخوشی
 کی روایت کیا اس میں
 کہ

نیکو گماں ہوا زمانہ میں عمت کا ایسا زور ہو کہ سنت کو نام سے لوگ پہا گتو میں سنت کا مبارک
 تو اسی واپی مقرر کہ ہستی میں اور بدعت پر بدعت کئی چاؤ تو خاص سے سنتی بلکہ ولی بخاتے میں
 کئی زمانہ میں ایک سنت چوٹی سی چوڑے سے تارک سنت و بدعتی کہلاتے تھے اور اب
 سنت بجالانی اور بدعت چوڑے سے بدعتی کہلاتی ہیں کوئی مسلمان حضرت صلعم
 وصحابہ و تابعین و تبع تابعین امامان میں و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے قول و فعل کے
 تحقیقات نہیں کرنا اور اتنا نہیں جانتا کہ ان حضرات کے قول و فعل کے مطابق جب کا عمل ہو
 سترج ہو لو کہ ان عبد اجنبیہ اور اگر مخالف ہو تو مخالف ہے ولو کان سید
 فویشیا اسی مسلمانوں باب واداکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
 ہونے نہیں ہے بلکہ سنت رسول خود نعمت ہے کہ اگر وہ فوجیان کر کے بجا دے تو بے نشی ہے
 ابن سعود رض کا فرمودہ کہ بدعتیں ظاہر ہو گئی ہیں انک کہ جب انہیں کسی بدعت کو بدلنا
 تو لوگ کہیں کہ سنت بدل گئی حضرت علی رض روایت ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ
 اسلام میں میری شبیہ کسی نے نہ توڑی مگر بدکار عالم اور بدعت پر ہمیز گار نے حضرت عبد اللہ
 بن عمر رض سے روایت ہے کہ کسی امیر نے اپنی بی کی بعد اختلاف لکھا مگر یہ کہ اس کے
 باطل والی حق والوں پر غالب گئی ابو حذیفہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ سچا
 عالم انہیں مونی کہ ہے کی مانند رہیگا لوگ اسکے طرف ہو کر نہ ٹکلیں گے اور مؤمن ایما نون
 میں لوٹے سے بھی زیادہ خوار و ذلیل رہیگا یہاں یہ وہی وقت ہے کہ جسے خبر خبر صا
 نے اول ہی سی وہی صدق اللہ العلی العظیم و صدق رسولہ الکریم علیہ و
 علی آلہ النجۃ و التسلیم سوال بزرگوں کی سنت و مراد کے گوٹے و کندہ وری وغیرہ
 کہا نا حلال ہو یا حرام جواب منت مراد کا کہا نا جائز ہے رو مطلق جائز کہنا خود را
 و خود بند ہی ہر منت کی مضمون پر تو خیال کرنا نہا کہ جاہل کہا کرتے ہیں ای سید جلال الدین
 اسی شبیہ اسی امام اگر تم میرا کام فلا کر دو تو تمہاری منت کے گوٹے بے کندہ و رکڑا
 کرونگا یہ منت تو مخلوق کی ہی بحر الرائق میں انعقد الاجماع علی حرمة نذر الخلق
 ولا یعتقد نذر الخلق واذہ حرام بل سحت وکلا یحوز احکا واکلہ سے

جامع اس
 سلام ہو اگر قرآن اور حدیث
 کے خلاف نہ کہی جاوے گی
 حضرت ابوالدرداء ثانی کا کہنا
 تمام مخلوق خدا کا کچھ نہیں ہے
 یونان میں زلازل اور زمین
 ہات میں خدا اور اس کے رسول کا
 حکم چکا اور اس کو بھی منہ
 کے خیال میں زلازل اور
 عجائبات قرآن اور حدیث کے
 دوسرے منہ چکے اس کو
 کہتے ہیں کہ یہاں اور

علما کا اتفاق ہے مخلوق کی نذر حرام ہونے پر اور یہ نذر درست نہیں ہوتی اور وہ حرام
 ہے بلکہ حرام سے بدتر اور جائز نہیں اسکا لینا اور کھانا اور دلیل صاحبین میں المند
 لا یكون الا لله تعالى فمن نذر لنبی او ولی لا یلزم علیه شیء فان اعطى ذلك
 الشئ لاحد من الناس علی تلك النية لا يجوز اخذہ وان علم الاخذ بذلک
 فان كان طعاما لا یحل اكله وان كان ذبیحة فهو میتة فان اكلوا وسموا لله
 تعالیٰ علیہا کفر واجمعاء وان نذروا لله تعالیٰ فاکلوا ثم وهبوا ثوابه لاحد
 من الناس فذلک یجوز یعنی نذر نہیں ہوا کرتی سوائے اللہ تعالیٰ کی پہر جو شخص نذر مانی
 کسی پیغمبر یا ولی کو اسطرح نہیں واجب اس پر دنیا کی چیز کا پس اگر دیوید وہ چیز کیسے لوگوں سے
 اس نیت پر تو جائز نہیں لینا اسکا اگر جائز لینے والا اسکو اگر طعام ہے تو حلال نہیں اسکا لینا
 اور اگر حیوان فوج کیا گیا ہے تو وہ مردار ہی ہے اگر اسکو کھا دیں اور اس پر بسم اللہ پڑھیں تو
 کافر ہوئی ہے سب اور اگر نذر اللہ کیو اسطرح نہیں ہے کھا دیں نہر ثواب اسکا کیسے بخشیں
 آدمیوں سے سو یہ جائز ہے پس جو کوئی نذر کرے نبی یا ولی کی واسطے لازم نہیں ہوتا کہ
 کچھ پس اگر دیوید وہ چیز کیسے اسی نیت پر تو لینا روا نہیں اگر جاننا ہی پس اگر کھانے کی چیز ہے
 تو اسکا کھانا حلال نہیں اور اگر جانور مذبح پر تو وہ مردار ہی پس اگر کھا دیں اور بسم اللہ
 کہیں اس پر سب کافر ہو دیں اور اگر نذر کرین خدا تعالیٰ کی اور کھا دیں اور بخشیں
 اسکا ثواب کیسے تو یہ جائز ہے سوال مولانا و بالفضل اولینا حاجی الحرمین الشریفین
 ثواب قطب الدین خان صاحب بلوچی امجدہ کا الطعام المندور ولعیر اللہ حلل اتم
 حرام وان حرام فبای سبب حرام بینوا و تو حروا یعنی طعام منبت ہونا گیا ہے
 کے لٹو حلال ہی یا حرام اور اگر حرام ہے تو کس سبب حرام ہی بیان کرو تو اجر و ثواب
 جواب الحمد لله رب العالمین رب زدنی علما حرام باطل کما فی عامۃ
 الکتب واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم امر بقمہ المقصر عبد اللہ بن محمد
 میر غنی الخنفہ مفتی مکہ المبرکۃ کان اللہ لہما احامداً امصلیا مصلی اللہ
 یعنی طعام نذر غیر اللہ کا حرام ہی اور باطل ہے جیسا کہ اکثر کتابوں میں موجود ہے اور اللہ تعالیٰ

نذر
 جو کوئی نذر کرے اگر خدا کا
 لکھ کر مخلوق کی نذر نہیں ہے
 جتنا جو اور شرکی کا نام
 عن ام الخنفین رضی اللہ
 علیہما قال
 دل اللہ علیہ علیہ
 مولانا امجد علیہ
 بیاض اسود نقیب
 مولانا صاحب

میں شاہ مدار کے چہلے کو پونجا رجب میں میان ٹہلی کی نیاز کند وری و سید جلال سجائوی کی
کوئٹہ سے کرنا شعبان میں بناعرفہ ٹہرا کر نئی بیت کو مزدون میں بلانا تھا قشازی کرنا تو ہونے
چاہئے کے سوا کسی دوسرے طعام پر نہ تھا نہ دلوانا چراغ بہت جلا نا ہندون کی مانند
گیش کے چاکر کا لفظ یقعدہ کے چہنئے میں ملاوی نگر نامیت کے ساتھ توشہ لجانا سہاگن کے
جنازے پر لال چادر ڈالنا کنواری کی جنازے کے پائیون میں لال ناراباندہ نامیت کے
چار پائی کو منحوس جانکر اسپر نہ سونا عذر اٹھل کے نام کو اور سورہ میں کو نحس جاننا
قبر میں شجرہ رکھنا تاجا دم ہم بستم چیلیم جی بھی برسی عرس مفر کرنا قبرون پر غلات ڈالنا
بیٹی کو حصہ نہ بننا شگون لینا قال دیچہ ناگند سے قویذ کرنا قرآن کی آیتیں اور قتل
ہو اللہ اولیٰ پڑنا مہولی و دہالی دسہرا وغیرہ رسوم کفار میں شریک ہونا چھوٹون سننے
بڑون کو السلام علیکم کہنے کو بی ادبی سمجھنا سیدہ اوست کہنا جبر و قد رکے سابل میں جھینر
کرنا صحابہ کے مقدسوں میں افراط و تفریط کرنا اہلبیت کی محبت میں سستی کرنا اپنی حسب
و نسب پر فخر کرنا نبیہ کے نکاح کو بیعت نہ سمجھنا اور اسکی سوا ہزار رسم جو جاری ہیں اور
لوگ منع ہے کرتے ہیں تو ایسے وقت میں حضرت صلعم کو مصنف و حاکم ٹہرا کر دریافت کرنا
پھر جب حضرت کے قول و فعل اور صحابہ کی چال اور تابعین اور مجتہدین کے اقوال و احوال
سے قطعاً ان کاموں کا ٹہرا ہونا ثابت ہو جاوے تو خوشے سے چھوڑ دینا چاہئے اور جو
دریافت کرنا خوش ہو اور اپنی آبائی و اجدائی رسم پر اڑے اور نہ چھوڑے وہ ہرگز
مسلمان نہیں بلکہ کافر و منافق ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ سب رسمیں یمنون و مانول
میں نہ ہیں اور جو دین کی بات اور زمانوں میں نہ ہو وہ بات مردود ہے افسوس
کہ اکثر نفیر سے مسلمان بی علم جو کہ ہندون کی رسم کرتے ہیں اور اپنی آپکو بڑا مسلمان
جانتے ہیں وہ سب خاص میں پر چلنے والے کو نکو بیڈ ہرک و دہائی کہتی ہیں اور طرف بات یہ ہے
کہ یہ تو انکو فقط و تہا ہے کہتے ہیں سو یہی سید لیل ہے اور وہی انکو دلیلوں کے متحد مرتد
و ذہیق ہو ابی ابو سے بناوئے مذہب والی بدعتی تو ابی ہر بابی ابو یہی کہتی ہیں
کہو کہ یہ اسلام و کفر کو کچھڑے کرنا ہوائے اور جمع اللہ و معبود کہنے والوں کو

میں تماشائی تھی ہمارے ساتھ رہتی تھیں اور وہ لوگ ہلکے بڑا ہلکے کافر و مشرک و بدعتی بولتے
 ہیں اور یہ ہمارے خوشامدھی و طرفدار ہو کر خلوار چراغ آمیز کہلاتی ہیں کسی کام پر
 حرکت نہیں کرتے فضل الہی ہی سہی تو کبھی کو سچے اور بدعتیوں کو چھوٹے نووسے جاہل
 ہی جان لیتی ہیں مگر ہر کام میں اپنی شریک رہنے سے اپنے طرفداروں کے طرف سے جو
 میں اور حق بولنے والوں کو فساد دی دین کے بجائے دالے خیرانی میں ظاہر ہی کیا کہ
 فساد ہی بناوٹی مذہب الی اگر لالچی نہ ہوتی تو کافروں کی قدیم موسیٰ نہ کرتے فقراء بے شمع
 اور مہند و ورافضی خارجی و غوجی و عجز جو کہ عتاف رسول کی شریعت کی امانت کرتے
 ہیں ان سے ملے جلے نہ ہوں تب تو بشیر و شکر میں اور دادوں سب کو اپنی حمایتی اور
 وسیلے بنا کر بدعت شکنوں سے لڑنے میں واہرے دینداری میں کی جیٹ جیٹا کر
 سر اسر حجاب و جمالت و بیہوشی و عداوت و خوشامد و طرفدار ہی و نفسانیت
 اور افسوس کہ مچھ کے کاشنے ہی بچھو کی بناوٹی ہی بین البصا جو اگر غبار سے نزدیک
 پہنچ کر بد مذہب سے مقرر ہوئے تو خیر عیاد و سرے بد مذہبوں کی بشم گنی نہیں کر سکتے
 ہو اور وہ داب چپ چپ بیٹھی ہو و بستان سی ہی و رگزار کر دے جانے و وحدا کو
 شوہر و اندھ لٹالے ان لوگوں سے آپ ہی بچھ لگا اور لوگوں سے نو گرم جو شہان کرتے
 ہو ان پر دیکھی ہو سکی ہی ہر ہائے رکھو کی تو میں سے مگر کیا اور گزرا کر کے دوسرے
 بد مذہبوں سے تو بہانی چارہ ہی ہم مشربے کا ناما رکھتی ہیں و سے اس کے مددگار یہاں
 طرفدار اس کے چٹھی چلی میں موجود اس کے گود پر اسے ہاتھ پیرانی میں وہ حاضر و
 جگہ کر لکھا اپنی روزی ہند کریں گے و ہندار دین کی طرف ہونے سے انکو کیا ملگا
 اور وہی انکو کیوں شریک کریں گے اور خدا انھوں سے تم اس کے سچے مجلسوں میں اگر
 کیا تھی تو گے یہ لوگ بچارے خلیفہ سب بدعتیوں کی چال سی الگ رہتی ہیں
 یہ نہیں قائل درنگی یہ کہے ایک کی میں ایک کی میں ایک کے ہائے ہر کام میں میں
 غیر سے نہیں بانگھو اس کے بغیر راندن سے کریں عجز و ناز و غیو سے ظاہر کریں اپنا باران
 سنت ہوئے پر پروا میں و پائل بدعت تو بیکار ہیں و راندن اس تو کریں

نہایت
 روایت کیا اس حدیث کا
 مالک و صاحب
 اس حدیث صحیح
 کو قرآن اور حدیث میں
 دین چلی کہ میں
 پر نہیں کہ میں
 کہ ظان اس حدیث میں
 جو وہ سب بدعت اور اگر
 جو چاہو تو رسول اللہ
 کے اس حدیث میں
 عن عائشة رضی اللہ عنہا

انی العالم کو مسلمان بنانے کی ہمت ہی اس کی ایک بات تھی ایمان کہہ دینے کو رسول کے
اطاعت کا یہ حال ہے کہ سنت کے نام سے تو خواہ بلکہ اس کے خد میں سبک دین بدعتیں کر لے
میں کسی کا عقیدہ رائے کا سا کہ خارجی کا کسی قدر یہ کہ ایک کا جبرہ کا کیا معتزلہ کا
پتہ خاصے سے گئے وہاں کے ایمان انہی باطل عقیدوں کے اور بعد ان کے کلمہ بخنے سے ایمان
کو ذرہ جہش نہیں رہنی غرض قرآن و حدیث اور شریعت اور خدا اور رسول اور نبی
اور شفاعت اور اولیائے اور کرامت اور اماموں کے خود منکر ہو کر بجا ہر غریب مسلمانوں
پر ناحق ہمت لگاتے ہیں عجیبے بنا ہے کہ اوپر دیکھ کر جلدی گئے گا سب جلدیں اور کتنی ہی کوئی
کہیں نقل سے کہ ایک عالم گئی نو کے مسجد میں نماز کو گیا کیا دیکھتا ہے کہ وہاں ہر نماز کے
ساتھ ہی ایک ایک چھری کٹری لگی ہے ایسا کہ ان کی ساتھ ایک ایک جو مانند اماموں کے
چین چین کر رہے ہیں نماز میں غلغلہ انداز ہو رہی ہیں اس عالم میں جبران ہو کر انہی کہا کہ یہ کیا
حرکت بجا ہے یہوں نے جواب دیا کہ وہ صاحب رسول فقہ کے حکم کو بجا حرکت کہتی ہو اس
بچارے نے دریا جہت میں غوطہ کھا کر اسے کہا کہ کوئی فقہ میں یہ بات ہی ذرا بیان
کر دے جاہل انہی اہل اُردن کی مسمالی ہوئی باتیں سمجھتے کہ فقہ تو سمجھ جانتے نہیں
مگر حدیث میں یہ مضمون ہے تب اس عالم نے کہا گو تم عجیبے سحرے بیدین ہو کہ فقہ کو حدیث کو
خلافت جانتے ہو نیز حدیث ہی بنا کر ہر دے جاہل سب انہی معلم الملوک کے پاس دے
گئے اس نیم ملائی انہی کیا حدیث کی لاکر یہ حدیث اس عالم کو بتائی کہ عَلَیْکُمْ
بِالسَّکِیْنَةِ وَالْوَفَا رَیْفَہِ تِلْکَ رِزْمِہِ کہ جن کے آرام سے نماز کو بظن جاؤ و ذکر کرتے
سو وہ جزبے شمع دسک بنی ذم اسکو یہ سبجہ بیٹا تھا کہ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَالْفَا تِرَیْعُو لَار
لر لوچہ رہی اور جو کو تب اس عالم نے کہا کہ اسی کم سخت کیوں حدیث کی عبارت خراب کرنا
ہے اور اسی علم کے بہرہ دہی بتقاضی رطل بوق نکر فقہ کا منکر ہو کر محدث بن بیٹھا ہے تو تو
آپ ہی گمراہ ہوا اور تو نے ان دونوں کو یہی گمراہ کیا حق بات سننی سی اور جاہلون
میں آبرو جلنے کی سبب وہ اہل اور اسکے شاگرد جاہل سب سب ملکر اس عالم پر ٹوٹ
پڑے اور اسکو حدیث کا منکر ٹھہرا کر وہ انہی کالہ یا بیعہ صلاہ و زنا چنے میں کہ سب لوگ

[illegible]

پھر نہ انہوں نے انہوں کی جیسی مثال گدی کی پیٹھ پر بے چلتے گناہین اور سورہ مائدہ
میں فرمایا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنی اور جو کوئے
حکم نہ کری اللہ کی اتاری بر سو وہ لوگ ہیں کافرو جو لوگ کہ امراء و فقرہ کی خوش گد میں
حق کو باطل اور باطل کو حق بناتی ہیں خدا کی خوف سی دڑتے نہیں انہا نہیں سمجھتے کہ نازک
پڑھنے اور شرک کی بجائی کی تاکید میں قرآن شریف میں جا بجا آیتیں موجود ہیں اور ان کی
کو خدا تعالیٰ سورہ روم میں فرماتا ہے واقیموا الصلۃ ولا تکلوا من الممشرکین یعنی
قائم رکھو نماز کو اور مشرکین سے مت بجاؤ اور صحیح مسلم میں جا بزر ہے اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر
یعنی فرق چھوڑ دینا ناز کا ہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد کہ
درمیان ہماری اور درمیان منافقوں کے ہے ناز ہے پس حسنی چھوڑ دی وہ جس شخص کافر
ہو اور ترمذی میں عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہے اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں سمجھتے کسی چیز کو اعمال میں چھوڑنا اور سکا کفر سوائے نماز کے اور
احمد اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
کی ہے کہ اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پس فرما
جو کہ تم کی حفاظت کرنا ہی ناز پر جو کہ واسطے اس کے سببے رایت کا اور دلیل اور سبب مغفرت
کا دن قیامت اور جو کوئی نہیں محض فقط کرتا اسپر نہ ہو گا واسطے اسکے نور اور نہ لیل
اور نہ چشمہ بل اور عذاب کیا جائیگا وہ شخص جن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور
ہل اور ابی بن خاض کے یعنی جو کوئی کہ ناز کہی ہی ترک نہ کرے اور فریض اور واجبات اور
سنتیں اور مستحبات اس کو اور کہ ہو گا وہ شخص قیامت کے ساتھ نبیون اور صدیقون اور
شہداؤن اور صالحین کے اور جو کوئی ترک کرے حشر اور سکا ان بڑے بڑے کافران مشہور
اساتہ کہ جب کا سخت کفر اللہ تعالیٰ فی کلام اللہ میں بیان فرمایا ہے یعنی قارون اور فرعون
اور مان جو کہ وزیر فرعون کا تھا اور ابے بن خلف مشرک تھا دشمن ہے صلی اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ انہوں کی جیسی مثال گدی کی پیٹھ پر بے چلتے گناہین اور سورہ مائدہ میں فرمایا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنی اور جو کوئے حکم نہ کری اللہ کی اتاری بر سو وہ لوگ ہیں کافرو جو لوگ کہ امراء و فقرہ کی خوش گد میں حق کو باطل اور باطل کو حق بناتی ہیں خدا کی خوف سی دڑتے نہیں انہا نہیں سمجھتے کہ نازک پڑھنے اور شرک کی بجائی کی تاکید میں قرآن شریف میں جا بجا آیتیں موجود ہیں اور ان کی کو خدا تعالیٰ سورہ روم میں فرماتا ہے واقیموا الصلۃ ولا تکلوا من الممشرکین یعنی قائم رکھو نماز کو اور مشرکین سے مت بجاؤ اور صحیح مسلم میں جا بزر ہے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر یعنی فرق چھوڑ دینا ناز کا ہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد کہ درمیان ہماری اور درمیان منافقوں کے ہے ناز ہے پس حسنی چھوڑ دی وہ جس شخص کافر ہو اور ترمذی میں عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں سمجھتے کسی چیز کو اعمال میں چھوڑنا اور سکا کفر سوائے نماز کے اور احمد اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پس فرما جو کہ تم کی حفاظت کرنا ہی ناز پر جو کہ واسطے اس کے سببے رایت کا اور دلیل اور سبب مغفرت کا دن قیامت اور جو کوئی نہیں محض فقط کرتا اسپر نہ ہو گا واسطے اسکے نور اور نہ لیل اور نہ چشمہ بل اور عذاب کیا جائیگا وہ شخص جن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہل اور ابی بن خاض کے یعنی جو کوئی کہ ناز کہی ہی ترک نہ کرے اور فریض اور واجبات اور سنتیں اور مستحبات اس کو اور کہ ہو گا وہ شخص قیامت کے ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہداؤن اور صالحین کے اور جو کوئی ترک کرے حشر اور سکا ان بڑے بڑے کافران مشہور اساتہ کہ جب کا سخت کفر اللہ تعالیٰ فی کلام اللہ میں بیان فرمایا ہے یعنی قارون اور فرعون اور مان جو کہ وزیر فرعون کا تھا اور ابے بن خلف مشرک تھا دشمن ہے صلی اللہ علیہ

جو کوئی کا چاک سا ہنسی کہی داڑھی نہ چڑھائی یا جامہ ٹخنے کے اوپر کہی بغیر ہانڈی پہن کر سی شاد
کر سی تیا دسوان چالیسوان چھی ماہی برسی کا دن مقرر نہ کرے ثواب پہنچانے کے نیت سے کہہ
کہنا نامسکینہ لگو کہلا دی تو نگرہون قاضیوں مفتیوں منصفوں ریٹروں مولویوں رسالہ داروں
صاحب داروں کو نہ کہلا دی یا کہنا نہ کہلا کر نقد دیوی یا کپڑے بانٹی یا کسی کا فرض ادا کر کے
ثواب پہنچا وے عرس میلہ کو نہ اگند ڈیڑی روٹ چونگ کچر اچلو اچانی سیویان نہ کر کے
عوض اور کچہ کہلا کے چٹی چٹہ موٹن بسیم اللہ مقرر نہی ہون میں سا لگہ نگر سی بونگو
چوٹی بدی بڑی بیرون کی نام کی نہ ڈالنی فصل نمازیہ نہ پڑھے نماز کے بعد لہنی فاسخ
نہ پڑھے صلوة کو اول جمعہ کی سنتین پڑھے کہنا پانی سا ہنسی رکبہ کے فاسخ نہ پڑھے جماعت
اور وقت فرض کے فوت ہونے سے اول کی سنت نہ پڑھ کر فرض ادا کرے کہ بعد پڑھے تراویح
کے تسبیحین جلا کر نہ پڑھے حضرت رسول اللہ کو فقط گنہگاروں کا شفیع سمجھ کر کفار و مشرکوں کا
بے شفیع بنانی نہ کر گن سو چا چاشت نہ طلب کرے بزرگوں کی نذر نہ کرے اللہ صاحب کے بند
ر کے ثواب بزرگوں کو نہ پہنچا دی اور دنیا اولیاء کو عیب ان مشکلاں حاجت روا نفع ضرر پہنچانے
الی دور و نزدیک سی برا بر سنی ڈالی نہ جانی شیخ سعد شاہ داول وغیرہ کی نذر کا بکرا
رام کہی اول وقت نماز پڑھے ساری سر کی بال کہی آداب بندہ کر فتنہ تسلیم مجرا نگر سی فقط
سلام علیکم کہے سالار بخش ہار بخش پیر بخش خراج بخش نام بخش دہند و گہر و تہو کے کام
لکر کہی نکاح کے بعد ولیمہ کہے تعزیہ علم شدی بغل ڈال سیج ٹٹی بنانا فقیر ہونا تعزین
مقبروں پاس کہچڑی شربت فجانی اور پیر برستی گور برستی چٹہ برستی طاغیہ چستے
منع کر سی شہرات کا حلو اچانی رخصتان کی سیویان محرم کے روٹ صفر کی گنہگیاں
گلے ربیع الاول کی کہیر جانی رجب کے کوئٹہ سے پیر کے گیارہویں بیت کے جنازے کے
مانے دور و طیان نہ کہنا قبر پر ہولوں کی چادر و خلافت ڈالنا قبر و پیر چراغ جلانا
ن و سجدہ کرنا متین بنانا شہا گن کے جنازی برلال کیرا ڈالنا عرس کرنا منع کرے
ہ کے کھاج ثانی کی تاکید کر سی نشہ کی چیزیں نہ کہلا دی پیوسے گنجھہ چوسر شرطیج نہ کہلے
من و شخص کہ سنت کی کام کرے اور بدعت سے دور رہے وہ شخص ان خدا فراموش

موصوفت معلوم ہے اسلئے
خال ناگر کجا اگر شریف
کار با خدا کی طرف پیوستہ
کسی دعا اور اس کا موجب کیا ہو
میں کلمات موجب کیا ہو
شیطان شمایہ اور رانچان
جلا تا جلا دلتان سا ہو کہ
وخت از غرضت دور ہو
موت از رحمت جانے نہ دیت
سے سید راہ پوچھو
اوستے نبی سیدی راہ دیا

تَمَسَّكُوا بِأَوَّلِ رُكْبَتَيْهِ
 لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
 فَذَكَرَ اللَّهُ لِي إِذْ
 قَالَ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْكَ
 سَيِّئَاتِكَ وَلَنَجْزِيَنَّكَ
 أَجْرًا عَظِيمًا
 فَذَكَرَ اللَّهُ لِي إِذْ
 قَالَ لَنَبْنِيَ لَكَ
 مَسْجِدًا وَلَنُفِضَنَّ
 مِنْكَ الْكُفْرَ وَالْأَكْثَرُ

اور تبرک اور اتم سعد کا روح اوپر آنا مان کی اور اس بانی کو یہاں بائیں سے دیا جانے کو چڑھتا ہے کہ کہ یا اتم سعد کسی مراد پر آنے کے واسطی بانی چڑھانے کی منت مان کے اتم سعد کا بانی کہا جاتا تو مردی کا کہا نا کہنہ کو قیاس پر سیریح ہو تا نا مل کیا جا چکو کہ بدو لام سعد کے عبارت میں لام کے معنی سی نہیں ہو سکتا نہ بتانی کی معنی سی نہ ہر کے قبض و تصرف کے معنی نہ پینے کے خصوصیت کے واسطی نہ منت چڑھانی کی خصوصیت کی واسطی بہر جب یہ منت نہیں تو باقی رحمی ہی خصوصیت کے لئے ذریعہ پر جو نہ رہتی اسکو او اکیواسطی تہلا بدو لام سعد کے قیاس پر کس صحابی فی عمل کر کی کسی کہانی یا کٹر کیو یا جہٹے کو یا نقشے کو یا کسی پر نہ یا جہاں بے کو اپنے موٹے باپ دادا یا بہن یا بیٹا بیٹی کا کر کے ٹہرایا اور شہرت دیا مان مردنے کی جانب سے محض اقد جل شانہ کی خوشی کی واسطی پیغمبر کے فرسودے کے موافق کہ خیرات دینی مستحب ہے پرا سکور رسم و عادت ٹہرا کی ناموری اور لوگوں کے بتانے اور سانی کیونٹ عمل میں لانا بیشک تیشانی کام ہے اتم سعد کے قصہ کو اس کے کیا نسبت بہر نیم نمایان خطہ ایما جو اس حدیث سی دن یومار مردون کا کرینکا اور رفتون کے حرام کہانے کا فتوے لوگوں دینے بہن ہوان حدیثون کا مضمون انہر درست آتا ہے آخراکم علی الفتوی آخر اکمر علی التاریخینو نم میں کا بڑا ڈیٹھہ فتوی پر سو بڑا ڈیٹھہ آگ پر اور فافتو الخیر علی اصلا آخبلو اپس فتوی دلی بی علم سو آپ گمراہ ہو اور دوسروں کو گمراہ کیا تہر کے قسے اور ربعی اور کسی دوسری عالم ملک جاہل نے ہے اوس گٹوے کے بانی کو تبرک نہیں ٹہرایا اور کیطرح اب اسکو بجا نہیں لائی برخلاف بدعتیوں کے جو ہر گوچ نام کے کہا نو نکو تبرک سمجھتو میں اسکے گئے ہاتھ باندہ کے عود جلا کے کچھ بڑے کے سر چکا کے آداب بجا لا کی نظم سے کہاتے ہیں بہر ان آخو نکو چڑھانا تو بعینہ ہندون کی رسم ہے اسکو بے انجی بڑے ارواح کا پوجا کہا کرنے میں تبرک بدعتی شخارا و سکا نام ظاہر میں اچھا تراش کے جا پوز کو پہلے میں کہتو میں کہ یہی فاسخہ سرگ ہی نیاز ہے تو شہرے صحت ہے واللہ اعلم بہما یقولون یعنی اللہ صاحب اچھا چانتا سر جو بہر اسی انکے دلون میں مسئلہ جو جانور کہ اللہ کے سوا دوسرے کے نام کا مشہور ہو انا ماحرام ہے جناب قدوہ المغیرین

زبدة المحدثین حضرت مولانا شاه عبدالعزیز قدس سرہ الغریب استحقاقین چونکہ زبدة الفصائح
 سبیل الذیابح میں ہے جو دوسے فرماتی ہیں مدارج و حرمت ذبیحہ بر قصد و نیت ذابح است اگر
 ب نیت تقرب الی اللہ یا برائی اکل خود یا برائی تجارت و دیگر امور مباح ذبح میکند حلال است
 و الاحرام گفت ورنشا پوری زیر قول فقہائے و ما اهل بد الخیر اللہ گفتند علما اگر بتحقق
 مسلمانی ذبح کرد ذبیحہ را و قصد کرد ذبح آن تقرب بسبب غیر خدا کرد آن مسلمان مرتد و ذبیحہ
 ذبیحہ مرتد است انتہی ذبح کرد کسی برائی آمدن امیر و مانند آن مثل یکے از بزرگان حرام شد
 آن ذبیحہ چرا کہ شہرت داده شد بآن غیر خدا اگر چه ذکر کرد نام خدا را بر آن یعنی بسم اللہ گفت
 و اگر ذبح کرد بر اسی مہمان حرام نشود زیرا کہ مہمانی سنت ابراہیم خلیل اللہ است و بزرگے کردن
 مہمان بزرگے کردن خدا بقائے است و وجه فرق میان مرتد و صورت آنست کہ اگر کسی پیش کرد
 آن ذبیحہ را تا کہ بخورد از گوشت آن یا بشد ذبح برائی خدا و فعلی برائی مہمان یا برائی ولیمہ
 یا برائی فایده تجارت و اگر پیش نکرد آن ذبیحہ را تا بخورد بلکہ دفع کرد او را برائی غیر خدا یا
 یا برائی غیر خدا پس حرام شود و پاک فرمیشود و قول نہ یجبین است در راز یہ و شرح و ہدایہ
 و در کتاب حیدر نہ مذکور است کہ بتحقق ذبح ذبیحہ کرہ میشود و کافر میشود و غلشش بر کہ بہ
 تحقیق یا بدگمانی میکنیم مسلمان کہ بتحقق تقرب میکند آن مسلمان بسوی آدمی باین ذبح کردن
 و مانند آن در شرح و میانہ از ذخیرہ مذکور است و نظم کرد او را پس گفت و فاعل آن ذبح ہم
 فقہا گفتند کہ کافر است و فضلہ و اسماعیل کافر میگویند و یجبین است و مطلب المؤمنین و اشبا
 و الظائر و در حدیث است نفرین کرد خدا کسی کہ ذبح کرد برائی غیر خدا رواہ احمد و نیز
 ملعون است ہر کس کہ ذبح کرد بر آغیر خدا رواہ ابو داؤد و در غریب است بے عبید و بسان فقیہ و
 کثر العباد مذکور است کہ بتحقق جائز نیست ذبح کردن گاؤ و گوسفند نزد گور یا برائی قول سخت
 کہ لا عقرب فی الاسلام نیست عقرب در اسلام یعنی ذبح نزد قبور و یجبین است و در کتاب
 سنن ابو داؤد و یجبین جائز نیست ذبح کردن پر عمارت نو و نزدیک حرم بدین سرائے تحقیق
 نیز صلعم منع فرمودند از ذبیحہ مائے جن برای اینکه بتحقق او شان از بزرگے بکردن بدین نظر
 رد ذبیحہ خدا و منع فرمود از آن و یجبین است و در کتب شافعیہ چنانچہ گفته است امام نووی

اور یہ بھی تحریر کیا ہے
 جسے سبب گرامی بھی ہے
 ایک روایت ہے کہ اگر کسی
 در ذبح میں بی حاف
 یعنی اللہ تعالیٰ کا شایان
 چکارہ دینی گل وین شبہ
 کر کہ باسی ہایت واسطے
 قرآن مجید ہوا اور اس میں
 جو باین دنیا اور آخرت میں
 نہ تھا کام کہ باین بیان کرد
 اور حضرت صلعم کہ تحریر کیا
 چنانکہ اور حضرت صلعم

در شرح صحیح مسلم در تفسیر حدیثی که روایت کرده است آنرا از قول آن شخصیت مفسرین کرده اند کسی
که تفرین کرد پدر خود را و تفرین کرد خدا کسی که فحش کرد برای غیر خدا و اما فحش کردن بر
غیر خدا پس مردمان فحش این است که فحش کرده شود بنام غیر خدا مانند کسیکه فحش کرد بر آب و
یا صلیب یا برای موسی و عیسی و کعبه و مانند آن پس همه اینها حرام اند و حلال نمیشود و این
ترجمه برابر است که باشد ذابح مسلمان یا نصرانی یا یهود و چنانچه تصریح کرده است ابو شافعی در
و اتفاق کرده اند بر آن اصحاب ما پس اگر اراده کرد ذابح با وجود آن بزرگ گناه مذکور را بر
غیر خدا و عبادت را بغیر خدا باشد آن کفر پس اگر باشد ذابح مسلمان پیش این فحش کردن
بسبب فحش مرتد و ذکر و شمشیر ابراهیم مروزی از اصحاب که چیزیکه فحش کرده شود نزد تنبیل
یا شاه برای تقرب بسوی او بختی فحش نمودی و او ندانم بخارا به تخیریم آنمذبح چرا که او از جلال
ما اعلی غیر الله است و گفت رافعی که جز این نیست که فحش میکنند این را برای طلب خوشنودی
وقت آمدن یا شاه پس آن فحش کردن مانند فحش حقیقه است برای بیدایش مولود و مانند
این کفایت نمیکند حرمت را و الله اعلم پس اگر گفته شود که قوله تعالی و مَا لَكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا
مِمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّوا بِهِ
یعنی جهت مرثیه را که بخورید از گوشت چیزیکه یاد کرده شد بر فحش و بی نام خدا و تعالی و حال آنکه
تفصیل کرد خدا تعالی برای شما آنچه حرام شده بر شما مگر آنچه از چهار گوشت بسوی خوردن آن در
مجموعین قوله تعالی فَكُلُوا مِمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنْ تَكُونُوا مِمَّنْ يَدْعُونَ بِهِ
بخورید از آنچه یاد کرده شد نام خدا تعالی بروی اگر بقرآن ایمان آورده اند و قیام است
چیز را که قصه کرده شود با و تقرب بسوی خدا و غیر او را پس میباشند همه حلال گویم این آیات
عامه مخصوص بآیت دیگر و قوله تعالی است در سوره مائده حرمت علیکم المیتة و
الدم و لحم الخنزیر و ما أھل لکثیر الله به و الممنخقة و الموقوذة و المائدة و اللحم
و ما أكل السبع الا ما ذکیم و ما ذبح علی النصب یعنی حرام کرده شد بر شما مردار و خوردن
خون زدن و گوشت خوک و آنچه از بر آورده شد غیر خدا تعالی را بآن و آنچه بنجید
و آنچه بیگ زدن یا مانند آن بمردود آنچه از بلند افاده بمردود آنچه بشاخ زدن

[illegible]

چنانچه دیگر مرد و آسمان در دوزخ اند و اگر بخور دیگر آنچه فوج کند آفرین از حیوانات مذکور یعنی آنها را اگر
زنده دریا بزند و فوج کند بحلال باشد و نیز حرام است آنچه فوج کرده شد بر نصیب نشانها
چنانچه اگر تحقیق هر مسلمانی فقه کرده گویند را و بسیم الله گفت بر آن حلال نشود گویند با وجودیکه
نام خدا بر دوزخ و دوزخین و فتنه فوج کند گویند فدی را بر نشان از نشانها یا بر قری از
قرب او داده کند یا آنچه اقرب ابوسبی صاحب قبر یا صاحبان و بسیم الله گویند بر آن حلال
حلال نشود و این آیت صحیح و نهائی همه آن بر داده و تقرب است بسوی غیر خدا یا بنیدل
طریق که مشهور است در فوج از استعمال آله نیز کرده شده و مانند این استیم که تحقیق قوله تعالى
فخذ فضلكم حواله است بر چیزی که مذکور است در آیات دیگر مانند آیه سوره مائده و غیره
و توبه و چه نزول این آیت اعتراض مشرکین که میگفتند به مسلمانان بطور الزام که شما بخور
مردار را و حال آنکه گفته است او را خدا بخورید چیزی را که میکشید از دستهای خود پس صحیح
دادید شما کشته خود را بر کشته خدا پس حلال او خداست و ازان با نظر که تحقیق مردار
نذکر نشده است با او نام خدا پس برای همین حرام کرده شد مردار و همچنین بنگ مرده شد
و از جانی بلند افتاده شده کشته نشد بطوریکه پروا نگه داده شد در آن از جانب خدا پس
حرام کرده شد و جانوریکه کشته است او را بدست مانع خود جزین نیست که گردد بحلال بر آن
بنده کشتن آن واقع شده است بحکم خدا و موافق طریق مشروع بطوریکه بر آید از آن خون
مستفوح و باز که نام خدا پس حلال کردن این و حلال کردن بعینه لغظیم است برای حکم خدا و
تقریر قتل پس مغالطه می است چرا که همه کشته خدا اند برابر است که باشد قتل از دستهای ما یا
ما یا بمیرد و چه نیست موت نزد ما مگر حکم خدا و برای همین اتفاق گرداند اهل سنت و جماعت
که تحقیق مقتول مرده است بسبب اجل خود و الله اعلم و آنچه واقع شده است در بیضاوی غیر
آن از تفاسیر که مفسران گفته اند و ما اهل بد لغیر الله اسی آنچه بلند کرده شود و از زبان
نزدیک فوج او برای بیست پس مبنی است بر جاری بودن عادت مشرکین در آن زمان
و برای همین فرق نکردند مفسران در تفاسیر قدیمه میان آنچه نگذرد شود نام غیر خدا
بر روی و میان آنچه کرده نشود بدینجه آن نزدیکی بسوی غیر خدا چرا که مشرکین آنوقت

بودند خالص و رکوع بودند و نیکو قصد میکردند تقرب این سج جانوری بسوی غیر خدا و اگر
میکردند بر آن نزد سج نام آن غیر مختلف مشرکان مسلمانان پس اینها آمیزش میکنند
کفر و اسلام پس قصد میکنند تقرب را بسبب سج بسوی غیر خدا و ذکر میکنند نام خدا را بر آن
عند الف سج پس اول کفر است به سج و دوم کفر است که در صورت اسلام است و اعتقاد میکنند
که نیست را برای سج کردن مگر این برابر است که باشد و سج بر خدا یا بر انبی غیر خدا و البته جاری
شده است این عادت در زمانه مانعین تحقیق ایشان مشهور میکنند که فلان سج میکند گاوی را
برای سدا صحرایی مثلاً برابر است که بسبب سج بر وی گویند نزدیک گذاردن کار و یا نه و آنچه
واقع شده است در بدایه و مکره است آنکه ذکر کند نام خدا تعالی چیزی بی غیر خدا و این است
که بگوید وقت زبح اللهم تقبل عني فلاحا الهی قبول کن از فلان آیین سه مسئله اند
یک آنکه ذکر کند بطریق اتصال به بطور عطف پس مکره میشود و حرام نمیشود و سج و او مراد
با آنچه گفت و مثالش اینکه گفته شود بسم الله محمد و سوب الله چرا که شرکت یافته
نشده پس سج و واقع بر انبی غیر خدا آنکه مکره است و سج به جهت موجود شدن نزدیکی
از دو صورت پس تصور میشود بصورت حرام دوم آنست که ذکر کند بطور وصل بر طریق
عطف و شرکت با بطور که بگوید بسم الله و انهم فلاحا یا بگوید بسم الله و فلاحا یا بسم
الله و محمد رسول الله بکسر الهم چون میشود و سج چرا که تحقیق شهرت داده شد بآن غیر خدا
و صورت سوم آنست که بگوید زاج کلامی را که علی و باشد از نام خدا از روی صورت و معنی
با بطور که بگوید بسم الله گفتن و پیش از آنکه در سج را بر زمین یا بعد از سج و این باکی
نیست برای آنکه مکره است که بگوید بسم الله فرموده بعد از سج اللهم تقبل فلاحا عني أمّة محمد
همین کلمه لک یا لوجه اینه ولی بالبلاغ یعنی بار خدا یا قبول کن این سج را از امت
محمد صلعم از آنکه گویا دادند ترا بوجه انیت و مراد برسانیدن رسالت و شرط سج آن ذکر
خالص است صرف بنا بر آنچه ذکر کردیم از آنکه تحقیق اراده تقرب بسوی غیر خدا حرام کننده است
مرد سج را برابر است که باشد تقرب بطور استقلال یا بطور شرکت و وجه شناختی معنی این کلام
را شناخته که البته صاحب بدایه هماده است مسئله را در صورتیکه چون نباشد مذکور نزد

تجربه نیست و در بدایه
بنا بر اصل کتاب است
درین باب
صاحب بدایه بدین
میان دو راهی است
او وقت مسئله سج
ماده از چه بگوید
اینکه بعد از آنکه
ات را در دست
نموده است قرآن می
را در وقت سج
بنا بر آن

و اگر بنام خدا از بروج شوند حلال میگردند که این مسئله است که جان را بر اشیای غیر جان آفرین
 مقرر کردن درست نیست و اما کولات و مشروبات و دیگر اموال اینها اگر چه از راه تقرب بخیرند
 و اذن حرام و مشرک است اما اگر از راه تقرب الی الله تعالی بفقر او مساکین داده و ثواب آن
 که عاید بدینده میشود از آن غیر ساقط جایز است زیرا که انسان امیرسد که ثواب عمل خود را
 بغیر خود ببخشد چنانکه میرسد که مال خود را بغیر خود میدهد و جان جانور ملک آدمی نیست تا او را
 بکس نراند بخشد و نیز دادن مال از بیخیت مستحب ثواب است که آدمیان بوسی متفق میشوند
 و چون مرد با بعد از مفارقت اینچنان قابل انتفاع بعین مال نماند و اندک طریق نفع رسانند
 بآنها در شرع چنین قرار یافت که ثواب اموال آنکه مستحقان برسانند بآنها عاید سازند و چون
 جان جانور اصلاً قابل انتفاع آدمی نیست در زندگي پس از مرگي نیز قابل انتفاع او نباشد
 آری اصحیح از طرف مرده کردن در حدیث صحیح آمده است لیکن معنیش همین است که دادن
 جان بر اشی خدا ثوابیکه دارد با مرده بخشد شود نه آنکه ذبح بر اشی مرده کرده آید و بعضی
 جهالی مسلمین برین مقام کج فهمی میکنند و میگویند که گوشت را بختی بنام مرده دادن بلاشبه
 جایز است و اینها از ذبح کردن جانور بنام آن مرده همین قدر قصد می نمایند بر آفایند ایشان
 یک نکته کافیت که ایشان باید گفت که هرگاه شما ذبح کردن جانور بنام غیر خدا نکرده و میگویند
 اگر عرض آن جانور گوشت بهمان مقدار خریده و بختی به فقر آنجو را نیند و زوین شما آن نذر
 و ا میشود یا نه اگر بشود درست میگویند که مقصود شما از ذبح نیز از گوشت خوراندن بر آن
 ثواب آن مرده نه بود و الا تقرب به ذبح نذر او کرده آید و مشرک صریح لازم می آید و در نظر
 ائمت کریمه که در چهار جلد قرآن مجید وارد شده مائل باید کرد که **هَذَا هَلْ يَكُونُ لِيْغَيْرِ اللَّهِ**
 فرموده اند نه مآذیج یا نسیم **يَكُونُ لِلَّهِ** پس ذبح کردن بنام خدا امر او شهرت دادن و آواز
 بر آوردن بآنکه فلانی یا ثور فلانی یا بز فلانی میکند هیچ فایده میکند و گوشت آن جانور حلال
 نمیکرد و **وَأَهْلُ تَرَابُ** هیچ تحمل کردن خلاف لعنت و عرف است هرگز مال را لغت عرب معنی
 آن دیار و آن وقت یعنی ذبح بنامده و هیچ شورش هیچ عبارت بلکه مال را لغت عرب معنی
 بلند کردن آواز و شهرت دادن است چنانچه اهل مال و اهل مال طفل نو تولد و اهل مال

و اگر بنام خدا از بروج شوند حلال میگردند که این مسئله است که جان را بر اشیای غیر جان آفرین
 مقرر کردن درست نیست و اما کولات و مشروبات و دیگر اموال اینها اگر چه از راه تقرب بخیرند
 و اذن حرام و مشرک است اما اگر از راه تقرب الی الله تعالی بفقر او مساکین داده و ثواب آن
 که عاید بدینده میشود از آن غیر ساقط جایز است زیرا که انسان امیرسد که ثواب عمل خود را
 بغیر خود ببخشد چنانکه میرسد که مال خود را بغیر خود میدهد و جان جانور ملک آدمی نیست تا او را
 بکس نراند بخشد و نیز دادن مال از بیخیت مستحب ثواب است که آدمیان بوسی متفق میشوند
 و چون مرد با بعد از مفارقت اینچنان قابل انتفاع بعین مال نماند و اندک طریق نفع رسانند
 بآنها در شرع چنین قرار یافت که ثواب اموال آنکه مستحقان برسانند بآنها عاید سازند و چون
 جان جانور اصلاً قابل انتفاع آدمی نیست در زندگي پس از مرگي نیز قابل انتفاع او نباشد
 آری اصحیح از طرف مرده کردن در حدیث صحیح آمده است لیکن معنیش همین است که دادن
 جان بر اشی خدا ثوابیکه دارد با مرده بخشد شود نه آنکه ذبح بر اشی مرده کرده آید و بعضی
 جهالی مسلمین برین مقام کج فهمی میکنند و میگویند که گوشت را بختی بنام مرده دادن بلاشبه
 جایز است و اینها از ذبح کردن جانور بنام آن مرده همین قدر قصد می نمایند بر آفایند ایشان
 یک نکته کافیت که ایشان باید گفت که هرگاه شما ذبح کردن جانور بنام غیر خدا نکرده و میگویند
 اگر عرض آن جانور گوشت بهمان مقدار خریده و بختی به فقر آنجو را نیند و زوین شما آن نذر
 و ا میشود یا نه اگر بشود درست میگویند که مقصود شما از ذبح نیز از گوشت خوراندن بر آن
 ثواب آن مرده نه بود و الا تقرب به ذبح نذر او کرده آید و مشرک صریح لازم می آید و در نظر
 ائمت کریمه که در چهار جلد قرآن مجید وارد شده مائل باید کرد که **هَذَا هَلْ يَكُونُ لِيْغَيْرِ اللَّهِ**
 فرموده اند نه مآذیج یا نسیم **يَكُونُ لِلَّهِ** پس ذبح کردن بنام خدا امر او شهرت دادن و آواز
 بر آوردن بآنکه فلانی یا ثور فلانی یا بز فلانی میکند هیچ فایده میکند و گوشت آن جانور حلال
 نمیکرد و **وَأَهْلُ تَرَابُ** هیچ تحمل کردن خلاف لعنت و عرف است هرگز مال را لغت عرب معنی
 آن دیار و آن وقت یعنی ذبح بنامده و هیچ شورش هیچ عبارت بلکه مال را لغت عرب معنی
 بلند کردن آواز و شهرت دادن است چنانچه اهل مال و اهل مال طفل نو تولد و اهل مال

بمعنی نیکو هیچ و غیر ذلک مشتمل است و اگر کسی بگوید اهلک الله هرگز معنی ذبح شد لله فهمیده نخواهد شد و نیز اگر اهل را بر ذبح محل کرده شود پس ذبح لغیر الله مراد خواهد شد ذبح باسم غیر الله از کجا فهمید شود تا مدعا می این مردم حاصل شود پس برین عبارت اهل ال المعنی ذبح کردن باز لغیر الله را بجای باسم غیر الله ساختن قریب به تحریف کلام الهی میرسد در نیشا پور میگردد آنچه العلماء لقوا ان مسلما ذبح ذبیحة وقصد بهذ نجحها التقرب الى غیر الله صاهر من ذلک او ذبیحته من ذلک انتهى یعنی اجماع کردند علماء رح بر اینکه اگر مسلمانی ذبح کرد حیوانی را و قصد کرد بذبح او نزدیک شدن و قرب جستن و غیر ذلک استیحا آنکس مرتد گشت و حکم ذبیحه او حکم ذبیحه مرتد باشد فقط و کافران در جاهلیت در وقت بر آمدن از خانه و در راه بنام بتان آواز میکردند و چون بکعبه معظمه میرسیدند طواف خانه کعبه بمنو دند این طواف ایشان بخانه خدا هرگز از ایشان مقبول نبود و لهذا حکم شد که فلا یقرؤوا المسحود الا حم ام یحذوا عامهم هذ یعنی پس از یک نشوند مشرکان مسجد حرام بعد ازین سال تبس و پنج نیز چون آواز بر آورده و شهرت دادند که این جانور از فلانی است و بنام فلانی است و برای او میکنیم و در وقت ذبح بنام خدا ذبح کنند تا ندانند اصلا سوجب تربیت چلت گشت و ترش است که نزد عوام طریق ذبح جانور بهر گونه که مقرر است متعین است برای رسانیدن جان جانور برای هر که منظور باشد چنانچه فاحه و قل و در و خواندن طریق متعین است برای رسانیدن مالک و مشروبات بار و احوال خود بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب و دفع شر و چای بوسی و تلقین آذنی کر نام خدا بر آن جانور و وقتی فایده میدهد که قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کرده و خلاف آن شهرت و آواز شهرت آواز دیگر دهند که ما ازین کار بر گزشتیم انتم کلام المحدث الدلبوسی و السد اعلم بالصواب **فصل فی ذبح النحر** و عند الذبح تسبیحیم گوید آن جاندار را تسبیح ذکر تسبیح حلال میشود یا بسبب تغلیم و تقرب بغیر الله حرام میشود و بنوا توجروا **اجواب** تسبیح که تقر با و تغلیم بغیر الله ذبح کرده شود حرام گردد و ذکر تسبیح برخلاف نیست مفید نیست بلکه انجمن ذبح را اکثر علماء نسبت بکفر کرده اند چنانچه تفسیر نیشا پور سے مذکور است

بمعنی نیکو هیچ و غیر ذلک مشتمل است و اگر کسی بگوید اهلک الله هرگز معنی ذبح شد لله فهمیده نخواهد شد و نیز اگر اهل را بر ذبح محل کرده شود پس ذبح لغیر الله مراد خواهد شد ذبح باسم غیر الله از کجا فهمید شود تا مدعا می این مردم حاصل شود پس برین عبارت اهل ال المعنی ذبح کردن باز لغیر الله را بجای باسم غیر الله ساختن قریب به تحریف کلام الهی میرسد در نیشا پور میگردد آنچه العلماء لقوا ان مسلما ذبح ذبیحة وقصد بهذ نجحها التقرب الى غیر الله صاهر من ذلک او ذبیحته من ذلک انتهى یعنی اجماع کردند علماء رح بر اینکه اگر مسلمانی ذبح کرد حیوانی را و قصد کرد بذبح او نزدیک شدن و قرب جستن و غیر ذلک استیحا آنکس مرتد گشت و حکم ذبیحه او حکم ذبیحه مرتد باشد فقط و کافران در جاهلیت در وقت بر آمدن از خانه و در راه بنام بتان آواز میکردند و چون بکعبه معظمه میرسیدند طواف خانه کعبه بمنو دند این طواف ایشان بخانه خدا هرگز از ایشان مقبول نبود و لهذا حکم شد که فلا یقرؤوا المسحود الا حم ام یحذوا عامهم هذ یعنی پس از یک نشوند مشرکان مسجد حرام بعد ازین سال تبس و پنج نیز چون آواز بر آورده و شهرت دادند که این جانور از فلانی است و بنام فلانی است و برای او میکنیم و در وقت ذبح بنام خدا ذبح کنند تا ندانند اصلا سوجب تربیت چلت گشت و ترش است که نزد عوام طریق ذبح جانور بهر گونه که مقرر است متعین است برای رسانیدن جان جانور برای هر که منظور باشد چنانچه فاحه و قل و در و خواندن طریق متعین است برای رسانیدن مالک و مشروبات بار و احوال خود بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب و دفع شر و چای بوسی و تلقین آذنی کر نام خدا بر آن جانور و وقتی فایده میدهد که قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کرده و خلاف آن شهرت و آواز شهرت آواز دیگر دهند که ما ازین کار بر گزشتیم انتم کلام المحدث الدلبوسی و السد اعلم بالصواب **فصل فی ذبح النحر** و عند الذبح تسبیحیم گوید آن جاندار را تسبیح ذکر تسبیح حلال میشود یا بسبب تغلیم و تقرب بغیر الله حرام میشود و بنوا توجروا **اجواب** تسبیح که تقر با و تغلیم بغیر الله ذبح کرده شود حرام گردد و ذکر تسبیح برخلاف نیست مفید نیست بلکه انجمن ذبح را اکثر علماء نسبت بکفر کرده اند چنانچه تفسیر نیشا پور سے مذکور است

یا کبیر و در پس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور از فرق ضاله و غیبه است
او کتب تفاسیر و احادیث و فقه معتبره افتاد و ارقام فرماید جواب و صورت هر قسم
باید دانست که از خواندن یا شیخ عبد القادر رشیدانند و یا بیهکده که در انبیاست قباخت
شکر کیه بچند وجه لازم می آید اول اشراک فی العلم و دوم اشراک فی التصرف که این دو وجه
عبادت متعلق است سیموم اشراک فی العادات اما بیان وجه اول و دوم پس حاظر علی
چه از دور و چه از نزدیک سزا و چه بر آن از نزدیک و ذاکر بالسه مختلفه دانستن خاصه
است که باین صفت موصوف و مختص است و همچنین صفت تصرف فی الامور باعتبار جلب نفع
و دفع ضرر و نقصان بلا خاصه ذات باری است چه اصول شرک سه است یا بذات او سبحانه تعالی
میباشد یا در عبادت یا در صفات مانند علم و سمع و بصر و غیره و کسی از مخلوق بادی تعالی مشارک
نیست درین چیز نامی مذکور و عالم الغیب مطلق اوست جلشانه کما قال الله تعالی و عنده
مفتاح الغیب لا یعلمها الا هو کذا فی سورة الاحقاف قال فی المدا رک و اراد انه هو المصل
الی المعبیات و حال لا یوصل الیها غیره انتهى ما فیها و هکذا فی التفسیر النیشابوری فقال
تعالی لا یعلم من السموات و الارض الا الله الایده ولیکن مرگاہ کسی از مقبولان و رگا خود را
احیاناً بر مغیبات مطلع گردانند اطلاع میشود و الا نه او تعالی آن حضرت صلی الله علیه و سلم را با وجود
و فی نفس کمالات اشرف المخلوقات و سید الاولین و الاخرین گردانید باین تمیز تعلیم فرمود
لا املک لنفسی نقلاً و لا خیراً الا ما شاء الله و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما
استفی السوء ان لا الانذیر و بشیر لقوم یؤمنون الا یتدیر من زمین آیت کریمه صاف و واضح
که قدرت بنده قاصر و علم و سعه قلیل و صفت بنده همین است چه هر که بنده باشد صفتش همین
بود و به ندانستن علم غیب نقصان و عیب نیست بآن بنده کامل مکتل امر نبیه باظهار الجویه
حتی لا ینب الیه نقص و لا عیب من قبل عدم العلم بالغیب فقال قل لا املک لنفسی نقلاً
و لا خیراً الی اخر الا یتدیر و فیها ان قدرته قاصره و علمه قلیل و کل من کان عبداً کان کذا
و القدره کامله و العلم المحیط لیس الا الله تعالی فقال الکلمه ان اهل مکة قالوا یا محمد الا
اخبارک رب بلک بالسمع الرخیص قبل ان یغلو فلتشتری فاشتر و بالارض انی نری ان تجذب

فترفع عنها اليها انصبحت فانزل الله تعالى هذه الآية فالمراد بالخبر في قوله تعالى ولو كنت علم
الغيب لاستكبرتم من الخير وهو جلي منافع الدنيا وغيرها من انصب الغيب الارباح والاكساب
وقيل المراد به ما يتوصل به امر الدين يعني لو كنت اعلم الغيب لكانت علم ان الدعوة الى الدين
الحق توفى في هذا ولا توفى في ذلك فكنت اشغل بدعوة هذا دون ذلك الى اخرها في
النسابة يروي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه هكذا في معالم التنزيل مثل قول الكوفي
من كون غيره غير متصرف في ملكه بوجه من الوجوه الا بامر كونه علما بالكل وكون غيره
علم بالكل الا بعلامه الى اخرها في التفسير الشاذ يروي وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والله لا احب الا ان اكون من الله ما يفعل في كبره واه البخاري والحكم بطريق الاعم هو الوا
الاتم والمراد من الامور الدينية بالنسبة اليه صلى الله عليه وسلم وهي الجمع والعطش والنب
والوى والمهرض والصحة والفقر والغنى وكذا احال الامة الحاصل انه صلى الله عليه وسلم يريد
فان علم الغيب عن نفسه وانه ليس بمطلع على المقدار له ولغيره والممكنون من امره وامر غيره ولا انه في
في امره غير متيقن بخلافه لما صرح من الاحاديث الى اخرها في المرقاة شرح المشكوة ملا على القاسم
وهكذا في العلي عليه السلام ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الانبياء الا ما اعلم الله تعالى احياء
ذكر الحنفية ثم يحاج بالانكفير باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لمحاضة قوله
لما قل لا يعلم من السما والارض الغيب الا الله كذا في المسيرة للشيخ ابن القيم كذا في
شرح فقه اكرام على القاسم وفي الحاشية والخلاصة لتوزيع بشهادة الله ورسوله لا بعت
النكاح ويكفر باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب تنقي ما في البحر الرائق في كتاب النكاح
ومولا شاهه عبد العزيز قدس سره وتفسيره من كل سفر ما يدركه مقرب اليه راو جيز بايد اولها
عليه باذكار قلبيته ولسانها ذاكرين باوصف تحتها لكانه وازمنة ومدارك والمنة تاذر قلبيته
هرذاكر ابعلم كند ودم قوت نزديك ووردد رك او در آدن وآنرا بر كردن وكم صفت
بيد كردن كد بر عرف شرح آنرا و نو وندلي و نزول و قرب خوانند و اين و وصفت خاصه
باك او تعالى است بهج مخلوق را محال غيبت آري بعضي كفرة ورجع بعضي از معبودان خود و
بعضي بر پرستشان از زمره مسلمين بر حق پيران خود و امراول را ثابت ميكند و در وقت

و مثل خاتون ذات و صفات او
على سبيل تفصيل
عالم تعالى
على غيبه احد الى اخرها
في التفاسير من الغيوب
وغيره و اثبات تصور
فيكون و اثبات ما
قد فسدت المطرود
تحت المذاهب و
بعضها على
قال بشارت
عالم دست
و اثبات
بعض خرافات
و معبودان
اثبات

اعتقاد بهین اعتقاد بانها استعانت بنمايند انتهي في التفسير العزيزي بسايرين معلوم شده كه در
 يا شيخ عبد القادر شيبانيد و يا بهيكنه بجهت حاجت خواستن و در دفع مرض و بلا جستن از اين
 بزرگان جميع الله تعالى از مسافت بعیده قطع نظر از نزو قبر كه بيانش خواهد آمد جائز نيست كه در اين
 شرك لازم مي آيد كه علم غيب مخلوق ثابت كردن است و از اين اشراك في العلم ميشود و بهر حال انچه
 برگزيده بايد كرد كه از اين شرك پيدا ميشود چنانچه از آيات كريمه و احاديث و كتب عقايد پويده
 گرديد پس هر كه اين چنين اعتقاد و در بزرگان دارد كه ندانند از دور ميشوند و در هر آن از جهت
 و غلبه اين كلمه ميدارد و شرك است پس از نماز نيايد خواند كه عقیده شرکيه ميدارد اگر چه بظاهر خود را
 مسلم بگويد زيرا كه صفت علم غيب را ماكن قريبه و بعیده سر او چهار ستران كه خاصه و عالم آيين
 و الشهاب دست ابا اعتقاد فاسد خود در جناب نبيا و اوليا ثابت ميكند كه از اين اشراك في العلم
 لازم مي آيد بنا بر رد دعوائی باطله اهل باطل او تعالى در سوره يوسف ميفرمايد و ما يومئذ
 بالله الا و هم منكر كون الايه و در تفسير بضاوي در سوره احقاف تحت اين آيت
 كه يهد من اصل من يدعون من دون الله من لا يسجيب له الى يوم القيامة و هم عن دعايهم
 غافلون نوشته اما جاد و اما عجا و مسخر و من مشغولون باحوالهم انتهي و في البضاوي بسايرين
 آيت هم ندانند كه درون بغايب ازد و در اصلا جائز نيست و هم از نزديك چه ايشان باحوال خود
 مشغول اند از ندانند و دعوائی محض غافلند كه انقض من البضاوي و لهذا قال العلامة
 التفاتنا الى في شرح المقاصد و لا نزاع في ان الميت لا يسمع انتهي و ما في شرح المقاصد
 و در فتح القدير و كافي و كنائيه و عناية و عيني و غيره كتب فقه از اين كه ميت نمي شنود مشغول اند
 پس نزد يك نيمه فته ندانند كردن بذر خواست دعا و از ايشان ميخند و جائز نشد و از جهت بسياري
 از فقها طلب دعا از ميت انكار كرده اند چنانچه در كشف الخطا شيخ الاسلام نوشته لان المراد
 من الكلام لا سماع و الميت ليس باهل للاستماع لا تروى قوله تعالى انك تسمع الموتى و الى
 قوله و ما انت به سميع من في القبور انتهي كلام المحمدي العيني في الحاشية الهداية في الجملة
 هر كه باين اعتقاد از مسافت بعیده اوليا و الله را ندانند كه از احوال با مطلع ميشوند و ارواح ايشان
 بر ندانند من علم ميدارند و كذا في رزق و فراحي آن و وضع بلاد و نقصان و رفعتي ميكند

تبعي بگويم
 كبريا و رسله
 مجموع فقه و احكام
 با اين احوال
 و اعتقاد و در هر آن
 اين اشراك
 حصول علم
 اين اشراك
 نيست كه
 بگويد و بعد از احوال
 از حق عبادت
 و با اين احوال
 عبادت و عبادت
 حقيق عبادت
 الغرض
 و در كذا
 و بهر چه

بالواجب فلا يكون مفتاح العلم بجميع المعلومات الا عنده انتهى ما في التفسير النشأ به
واما بيان اشراك في العبادات يعني خضائكم محامله از الله تعالى بعبادت خود ميكند چنانكه يا الله يا
كريم ميگويد چنين باعلي يا حسين ميگويد بعبادت خود قطع نظر از خدا كردن پس اگر اين كلمه يا شيخ
عبد القادر شيشا الله قطع نظر از شنيدن و دانستن ايشان بطور عبادت حبس ميگويد از اين هم
برميزند كه موهوم شرك است و اگر بار او و سفارش و شفاعت كردن الله تعالى از ايشان
ميخواهد يعني او تعالى را شفيع و سفارش كند و دانسته بخينن ميگويد ما هم جائز نيست كه
شان او تعالى عظيم و بس و شايي مطلق و فعال لما يريد و فعل ايشا است و كسي از
بندگان مقبولين خود را مختار على الاطلاق نكرده و اختيار نداده كه ترا مختار خزان رحمت
خود گردانيدم كه هر چه خواهي كن و هر كه بخواهي بده كه بعد از اين حاجت شفاعت خدا تعالى
را گردان از ان بنده مختار كل او كه تو اگر سفارش كن از فلان بنده كه حاجت تو است من كرده
و دانا سرانجام كار من را است آيد سجان ما اعظم شانه ان جل جلاله را آنچنان بنايد فهميد ايشا
دنيا از وزير بزرگ الاقدار و الاختيار خود در بعضي امور بر آن كسي اذني نو ك خود سفارش
و شفاعت ميكند چونكه آن وزير عاقل قدر مختار كل ابر حال اختيار نظم و نسق و سياست ملكي حقا
ياي بود و هست كه اگر خدا آن پادشاه در كار س از اين امور مذكور كه بي اذن و وزير دخل
دهد در ملك او دخل و اقتضو و بنا بر اين مصلحت از سوي مزايي دست نخورني او شفاعت او
نو ك خود و ميخواهد از ان وزير پهلير سلطنت خود پس اين طور در خياب الهي اعتقاد بنايد و دانست
كه او قهار و مالك الملك و شايي و مختار على الاطلاق است كه در اين اعتقاد تفصيل و در شان عظمت
نشان او لازم آيد تعالى الله عنه علوا كبيرا چنانكه بود او از جبير بن مطعم روايت كرده
قال اني را رسول الله صلعم اعزاني وقال جهدت النفس و جاع العيال و هلك الاموال
و هلك الانعام فاستسقى الله فطلب باران كن از خدا تعالى فاناستشفع بك على
بد رستمي كه طلب شفاعت ميكنم تو بخداي يعني ترا شفيع ميگيرم و مستشفع بالله عليك و
طلب شفاعت ميكنم بر تو يعني خدا را شفيع مي آرم غمزد تو تا طلب باران كن از و مي فقال
البي صلى الله عليه وسلم سبحان الله سبحان الله فها زال يسبح حتى عرف في وجه

و توفیق فی ابدان شاکست سبحان و استمداد از غیر الله است و استعانت و استمداد مذکور فواید
 کفر است رد آن در سوره فاتحه و در نام قرآن و حدیث مشحون و مخزون است فقط و اعلم
 ان الامه لو جمعت علی ان یفکوک بشی لم یفکوک الا بشی قد کتب الله لک بجهارت کلمه
 غلام رسول صاحب مدرسه اسم شمس استعمال کلمه بذا در اصل معنی خود بطریق
 مذکور بیک ممنوع بلکه کفر است لیکن بطریق مذکور و شوق جنانچه علامه در شرح تلخیص و بحث
 انشای نموده منوع نیست اما ترک اولی است لایهام الشکر عجمارت مولوی غلام
 قصور جماعه فقها رحمهم الله تعالی خصوصاً حقیقه نفعا الله ببرکات و برکات فایده بینه و کلمات
 و افعال حکم کفر کرده چنانکه سوگند بغیر خدا مانند باز رو پدر و جز آن یا بگوید این نام سخت است
 یا گوید چربی پراشی خدا بده و امثال آن از انچه در کتب ایشان مسطور است مدارج النبوه تصدیق
 عبدالحق دهلوی و حاصل اینکه اینچنین کلمات موهوم شرک اند اجتناب از آنها موجب ثواب فقط

میرزا حسین سید محمد	هو الخاقانی	هو الرب	قطب الدین محمد	هو القاسم	برکت الله
رحمت الله	عبد الرزاق	حفیظ الله	عبد الحکیم	فوز الخاقانی	اسعد
ابو الحسن جوهری	عبد القادر	عبد الله	غلام رسول قصور	غلام علی حله	عبد بن باری الله
احمد الله	مسکین عفو	مدرس بن	غلام محمد الله	سید حسن شام	سعد الله
حسن الله	مفتی برکت	محمد علم	یا محمد	نصیر احمد	نبار محمد
جلال الله احمد بن	میر الغیاث	مولانا محمد	فقیه با شاکل	جان محمد	قاضی منصور جان

استفتا متضمن بر سه سوال حامداً و مصلیاً سوال اول این رسول
 گفتن با عقبا حضور روح شریف در هر مکان و هر موضع و ناظر بودنش بحال همه

و توفیق فی ابدان شاکست سبحان و استمداد از غیر الله است و استعانت و استمداد مذکور فواید
 کفر است رد آن در سوره فاتحه و در نام قرآن و حدیث مشحون و مخزون است فقط و اعلم
 ان الامه لو جمعت علی ان یفکوک بشی لم یفکوک الا بشی قد کتب الله لک بجهارت کلمه
 غلام رسول صاحب مدرسه اسم شمس استعمال کلمه بذا در اصل معنی خود بطریق
 مذکور بیک ممنوع بلکه کفر است لیکن بطریق مذکور و شوق جنانچه علامه در شرح تلخیص و بحث
 انشای نموده منوع نیست اما ترک اولی است لایهام الشکر عجمارت مولوی غلام
 قصور جماعه فقها رحمهم الله تعالی خصوصاً حقیقه نفعا الله ببرکات و برکات فایده بینه و کلمات
 و افعال حکم کفر کرده چنانکه سوگند بغیر خدا مانند باز رو پدر و جز آن یا بگوید این نام سخت است
 یا گوید چربی پراشی خدا بده و امثال آن از انچه در کتب ایشان مسطور است مدارج النبوه تصدیق
 عبدالحق دهلوی و حاصل اینکه اینچنین کلمات موهوم شرک اند اجتناب از آنها موجب ثواب فقط

ومانع بر است یعنی سوال دوم در ویاج عباد رسیدن سیاحت علی و درین عالم
 معمول جهال شایخ این ناست که روح شریف شیخ را عالم بحیط متصرف الاسرار بنده
 از ان روح بتوسل شفاعت خدا تعالی انجیح مطالب خود یا میخواهند و وظیفه این کلمات
 میکند جایز است یانی سوال سیوم عبد البنی عبد الرسول نام نهادن درست است
 یانی بنیواتو جرح اجواب سوال اول آنکه یا رسول الله باعقاد یکده سوال مذکور
 است لکن بیشک شرک کفر است زیرا که خدا و اعتقاد مذکور اثبات علم محیط با شخصت صلی الله
 علیه و سلم است و العلم محیط لیس الله تعالی که ما فی النقص لکن الشایع و اثبات آن
 با شخصت مسلم با انبیاء و اولیاء و دیگر شرک و صفتی از صفات بار تعالی که علم است باشد
 البیضاوی اند من یشک بالله فی عبادته او فیما یخص من الصفات و الأفعال فقد
 حرم الله علیه الجنة بمنع من دخولها کما بمنع المحرم علیه من الحرم فانها دار الموحدين
 و عاواه الناس فانها المعدة للمشرکین انتهی و آنچه در بعض اوقات انبیاء و اولیاء
 از بعض مغیبات خبر داده اند نشاء آن علم محیط و حصول قوت و زیادت مغیبات بنوده بلکه
 و کرامت که فعل بار تعالی بخرق عادت است میجوش گردد بدین شخص عبد الحق و ملو می در ترجمه
 مشکوه بذیل و الله انی لادعی خلفی کما ادعی من بین یدی منیونند بدانکه این دیدن آن
 حضرت صلعم از برین طریق خرق عادت بود بومی با الهام گاه گاه بودند و ما میسوید است
 آنچه در خبر آمده که چون نافه آنحضرت کم شد و در زیادت منافقان گفتند محمد ما خبر آسمان
 شنید اند که نافه او کجاست پس فرمود آنحضرت و الله من یندغم کمر آنچه بدانند مرا بروردگار
 من اکنون بنمود مرا برود و گارس کردی در جائی چنین و چنانست و بهار که در شاخ درخت
 بنده شده است و نیز فرموده است من بشر ام یندغم که در بین این و بوار حیت بعضی
 و انانیدن حق انتهی و بذیل من فی الصلوة فلیصلها منیوید و اگر گویند چرا به کشف و و
 و الهام در زیادت گویم که این فعل باری تعالی است اگر در ان وحی نفرستاد و کشف نکرد چه
 توان کرد انبی و آنچه در بعض ادعیه نداد خطاب به آنحضرت در حضور شریف واقع گردید
 بود و الی الآن محل بر آن همچنان جاری مانده و چنانست که آن ادعیه را ابقا و علی

و مانع بر است یعنی سوال دوم در ویاج عباد رسیدن سیاحت علی و درین عالم
 معمول جهال شایخ این ناست که روح شریف شیخ را عالم بحیط متصرف الاسرار بنده
 از ان روح بتوسل شفاعت خدا تعالی انجیح مطالب خود یا میخواهند و وظیفه این کلمات
 میکند جایز است یانی سوال سیوم عبد البنی عبد الرسول نام نهادن درست است
 یانی بنیواتو جرح اجواب سوال اول آنکه یا رسول الله باعقاد یکده سوال مذکور
 است لکن بیشک شرک کفر است زیرا که خدا و اعتقاد مذکور اثبات علم محیط با شخصت صلی الله
 علیه و سلم است و العلم محیط لیس الله تعالی که ما فی النقص لکن الشایع و اثبات آن
 با شخصت مسلم با انبیاء و اولیاء و دیگر شرک و صفتی از صفات بار تعالی که علم است باشد
 البیضاوی اند من یشک بالله فی عبادته او فیما یخص من الصفات و الأفعال فقد
 حرم الله علیه الجنة بمنع من دخولها کما بمنع المحرم علیه من الحرم فانها دار الموحدين
 و عاواه الناس فانها المعدة للمشرکین انتهی و آنچه در بعض اوقات انبیاء و اولیاء
 از بعض مغیبات خبر داده اند نشاء آن علم محیط و حصول قوت و زیادت مغیبات بنوده بلکه
 و کرامت که فعل بار تعالی بخرق عادت است میجوش گردد بدین شخص عبد الحق و ملو می در ترجمه
 مشکوه بذیل و الله انی لادعی خلفی کما ادعی من بین یدی منیونند بدانکه این دیدن آن
 حضرت صلعم از برین طریق خرق عادت بود بومی با الهام گاه گاه بودند و ما میسوید است
 آنچه در خبر آمده که چون نافه آنحضرت کم شد و در زیادت منافقان گفتند محمد ما خبر آسمان
 شنید اند که نافه او کجاست پس فرمود آنحضرت و الله من یندغم کمر آنچه بدانند مرا بروردگار
 من اکنون بنمود مرا برود و گارس کردی در جائی چنین و چنانست و بهار که در شاخ درخت
 بنده شده است و نیز فرموده است من بشر ام یندغم که در بین این و بوار حیت بعضی
 و انانیدن حق انتهی و بذیل من فی الصلوة فلیصلها منیوید و اگر گویند چرا به کشف و و
 و الهام در زیادت گویم که این فعل باری تعالی است اگر در ان وحی نفرستاد و کشف نکرد چه
 توان کرد انبی و آنچه در بعض ادعیه نداد خطاب به آنحضرت در حضور شریف واقع گردید
 بود و الی الآن محل بر آن همچنان جاری مانده و چنانست که آن ادعیه را ابقا و علی

اصلي پنجاه اشته اند و متغير آنها نه پرداخته اکنون اجزای نه البطل محض حکایت میباشد مقتضی
از ان اقبال بنود شیخ عبدالحق و بلوی در رساله ششم تحصیل البرکات فی بیان معنی النجیات
نویسند اگر گویند که خطاب در مقام حاضر است و آن حضرت در مقام حاضر نیست پس توجیه این
خطاب چه باشد جوابش آنست که چون در و این کلام در اصل یعنی در شب معراج بصیغه خطاب
بود و دیگر تغییرش نداده و بر همان اصل گذاشته و در شرح صحیح بخاری میگویند که صحابه و زو
جیات آنحضرت بصیغه خطاب میگفتند و بعد از زمان حیاتش اینچنین میگفتند السلام علی النبی
و رحمة الله وبرکاته نه بلفظ خطاب انتهى و در شرح حصین مولانا محمد حنفی مرقوم است
قد یقال فی وجه اخفاء الخطاب فی السلام علی النبی نحن تتبع لفظ رسول الله صلعم حين علم
الحاضرين من الصحابة كيفية التسليم ومن ذهب الى الغيبة بوجه ما يؤيد به اللفظ
مقام الغيبة وقرب منه قوله تعالى قل للذين كفروا استعجلوا بالباء والياء التمهيد للفظ المتوعد
والفوقانية معنی كذا لك بحسب مقام الخطاب وينص هذا التأويل ما رواه البخاری عن ابن
مسعود رضي الله عنه عن النبي صلعم وكفى بين الشهد كما يعلم في السورة من القرآن النجيات
لله الى قوله السلام عليك وهو بين اظهرنا فلما قبض قلنا السلام علی النبی انتهى و در
تفسیر کبیر بذیل يوم یجمع الرسل فيقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغیوب
مستور است والوجه الرابع فی الجواب انهم قالوا لا علم لنا الا علم تعلق بهم وقت حیاتنا و
لا ندري ما كان منهم بعد وفاتنا والجزاء والثواب استباحصلا ان علی الخاتمة وذلك
غير معلوم لنا فلهذا المعنى لا علم لنا وقوله نعم انك انت علام الغیوب يشهد بصحة
هدی الخیوایان فی وقاضی حمید الدین گورنی در توشیح می نویسند منهم الذين يدعون الانبياء
والاولياء عند الحوائج والمصائب باعتقاد ان ارواحهم حاضرة تسمع النداء وتعلم
الحوائج وذلك شرك قبيح وجهل صريح قال الله تعالى ومن ضل عن ذلك ممن يدعون من دون
الله الاية و در قاضی خان می نویسند رجل تزوج المرأة بشهادة الله و هو له كان باطلا
لقوله صلعم لا نکاح الا بالشهود فكل نکاح يكون بشهادة الله و هو له فهو في الشرع
الغو وبعضهم جعلوا ذلك كفرا لانه يعتقد ان الرسول صلعم يعلم الغیب وهو كافر

اصلي پنجاه اشته اند و متغير آنها نه پرداخته اکنون اجزای نه البطل محض حکایت میباشد مقتضی
از ان اقبال بنود شیخ عبدالحق و بلوی در رساله ششم تحصیل البرکات فی بیان معنی النجیات
نویسند اگر گویند که خطاب در مقام حاضر است و آن حضرت در مقام حاضر نیست پس توجیه این
خطاب چه باشد جوابش آنست که چون در و این کلام در اصل یعنی در شب معراج بصیغه خطاب
بود و دیگر تغییرش نداده و بر همان اصل گذاشته و در شرح صحیح بخاری میگویند که صحابه و زو
جیات آنحضرت بصیغه خطاب میگفتند و بعد از زمان حیاتش اینچنین میگفتند السلام علی النبی
و رحمة الله وبرکاته نه بلفظ خطاب انتهى و در شرح حصین مولانا محمد حنفی مرقوم است
قد یقال فی وجه اخفاء الخطاب فی السلام علی النبی نحن تتبع لفظ رسول الله صلعم حين علم
الحاضرين من الصحابة كيفية التسليم ومن ذهب الى الغيبة بوجه ما يؤيد به اللفظ
مقام الغيبة وقرب منه قوله تعالى قل للذين كفروا استعجلوا بالباء والياء التمهيد للفظ المتوعد
والفوقانية معنی كذا لك بحسب مقام الخطاب وينص هذا التأويل ما رواه البخاری عن ابن
مسعود رضي الله عنه عن النبي صلعم وكفى بين الشهد كما يعلم في السورة من القرآن النجيات
لله الى قوله السلام عليك وهو بين اظهرنا فلما قبض قلنا السلام علی النبی انتهى و در
تفسیر کبیر بذیل يوم یجمع الرسل فيقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغیوب
مستور است والوجه الرابع فی الجواب انهم قالوا لا علم لنا الا علم تعلق بهم وقت حیاتنا و
لا ندري ما كان منهم بعد وفاتنا والجزاء والثواب استباحصلا ان علی الخاتمة وذلك
غير معلوم لنا فلهذا المعنى لا علم لنا وقوله نعم انك انت علام الغیوب يشهد بصحة
هدی الخیوایان فی وقاضی حمید الدین گورنی در توشیح می نویسند منهم الذين يدعون الانبياء
والاولياء عند الحوائج والمصائب باعتقاد ان ارواحهم حاضرة تسمع النداء وتعلم
الحوائج وذلك شرك قبيح وجهل صريح قال الله تعالى ومن ضل عن ذلك ممن يدعون من دون
الله الاية و در قاضی خان می نویسند رجل تزوج المرأة بشهادة الله و هو له كان باطلا
لقوله صلعم لا نکاح الا بالشهود فكل نکاح يكون بشهادة الله و هو له فهو في الشرع
الغو وبعضهم جعلوا ذلك كفرا لانه يعتقد ان الرسول صلعم يعلم الغیب وهو كافر

و در غنای الفتاوی می نویسد فی البدیعی لوتزوج امرأ بشهادة الله ورسوله لا يجوز الا ان
 وقال الشيخ الامام ابو القاسم الصغار هذا كثر محض لانه اعتقد ان رسول الله صلى الله
 العيب انتهى و در بحر الرائق شرح كثر الدقایق می نویسد لوتزوج بشهادة الله ورسوله
 لا یعتقد النكاح و یكفر لا اعتقاد ان النبي صلعه بعلم الغیب و كذا فی الحیة و الهند و
 نعت القلوب و العقائد السنية و در فتاوی بزازیه مرقوم است من قال ان ادواح المشايخ
 حاضر تعلم يكفر انتهى و ملا حسین خاوند در مفتاح القلوب می نویسند و از كلمات كفر است نذر كردن
 اموات غایبات را بگمان آنكه حاضرند مثل ما رسول الله با عبد القادر زمانه آن انتهی و در
 فتح العزیز بزیل رمل القرآن مسطور است درین نوع تقرب متقرب الیه را و چه خبری باشد اول
 احاطه علی باذکار قلبیه و لسانیه را درین باب و صف تخالف آنكه و از من و مدر كه و السنه تا ذكر كلیه
 و لسانی هر دو را بر معلوم كند و دوم قوت نزدیک شدن در مدر كه و در آمدن و آنرا بر كردن
 و حكم صفت او پیدا كردن كه در عرف شرع آنرا و نو و تدلی و نزول و تقرب خوانند و این هر دو
 صفت خاصه ذاتی است و افعالی است پس هر مخلوق را حاصل نیست آنكه كفره در حق بعضی از معبودان
 و بعضی بر پرستان از ذمه مسلمین در حق پیران خود احوال اثبات میكند و در وقت احتیاج
 بهمین اعتقاد بآنها استعانت می نمایند اما مسطور دینی باین دو و حقیقت و را اشتباه و اقشده اند
 كه بیان آن اشتباه در اینجا ماضی است انتهى و جواب ال ثانی آنكه یا شیخ عبد القادر
 جیلانی شینا كند گفتن از دو وجه ناجایز است اول بجهت اشتغال بربذ افایب با اعتقاد احاطه
 علمی و می كه شرك فی العلم است و دوم بجهت احترا می این كلام به لفظ شینا كند كه مخاوش شیع و
 چه گردانیدن خدا بجنباب شیخ عبد القادر جیلانی و متوسل الیه و معین قرار دادن شیخ است و از
 متفیضات باری است و آن صریح كفر است لیكن چون كلمه متنفیس لفظ تحمل معنی گیریم است بعضی
 فقها عدم كفر و خشیت كفر را ترجیح داده اند و بعضی علما وجه تكفیر جنان بیان کرده اند كه مفاد
 شینا كند طلب شیئی است برائی خدا و آن اثبات احتیاج خدا است و این كفر است اخراج
 داود عن جیبر بن مطعم قال اتی رسول الله صلعم اعرابی فقال جهدت الالف و جاع
 العیال و نهكت الاموال و هلكت الانعام فاستسق الله لنا فاننا نستشفع بك علی الله

در غنای الفتاوی می نویسد فی البدیعی لوتزوج امرأ بشهادة الله ورسوله لا يجوز الا ان
 وقال الشيخ الامام ابو القاسم الصغار هذا كثر محض لانه اعتقد ان رسول الله صلى الله
 العيب انتهى و در بحر الرائق شرح كثر الدقایق می نویسد لوتزوج بشهادة الله ورسوله
 لا یعتقد النكاح و یكفر لا اعتقاد ان النبي صلعه بعلم الغیب و كذا فی الحیة و الهند و
 نعت القلوب و العقائد السنية و در فتاوی بزازیه مرقوم است من قال ان ادواح المشايخ
 حاضر تعلم يكفر انتهى و ملا حسین خاوند در مفتاح القلوب می نویسند و از كلمات كفر است نذر كردن
 اموات غایبات را بگمان آنكه حاضرند مثل ما رسول الله با عبد القادر زمانه آن انتهی و در
 فتح العزیز بزیل رمل القرآن مسطور است درین نوع تقرب متقرب الیه را و چه خبری باشد اول
 احاطه علی باذکار قلبیه و لسانیه را درین باب و صف تخالف آنكه و از من و مدر كه و السنه تا ذكر كلیه
 و لسانی هر دو را بر معلوم كند و دوم قوت نزدیک شدن در مدر كه و در آمدن و آنرا بر كردن
 و حكم صفت او پیدا كردن كه در عرف شرع آنرا و نو و تدلی و نزول و تقرب خوانند و این هر دو
 صفت خاصه ذاتی است و افعالی است پس هر مخلوق را حاصل نیست آنكه كفره در حق بعضی از معبودان
 و بعضی بر پرستان از ذمه مسلمین در حق پیران خود احوال اثبات میكند و در وقت احتیاج
 بهمین اعتقاد بآنها استعانت می نمایند اما مسطور دینی باین دو و حقیقت و را اشتباه و اقشده اند
 كه بیان آن اشتباه در اینجا ماضی است انتهى و جواب ال ثانی آنكه یا شیخ عبد القادر
 جیلانی شینا كند گفتن از دو وجه ناجایز است اول بجهت اشتغال بربذ افایب با اعتقاد احاطه
 علمی و می كه شرك فی العلم است و دوم بجهت احترا می این كلام به لفظ شینا كند كه مخاوش شیع و
 چه گردانیدن خدا بجنباب شیخ عبد القادر جیلانی و متوسل الیه و معین قرار دادن شیخ است و از
 متفیضات باری است و آن صریح كفر است لیكن چون كلمه متنفیس لفظ تحمل معنی گیریم است بعضی
 فقها عدم كفر و خشیت كفر را ترجیح داده اند و بعضی علما وجه تكفیر جنان بیان کرده اند كه مفاد
 شینا كند طلب شیئی است برائی خدا و آن اثبات احتیاج خدا است و این كفر است اخراج
 داود عن جیبر بن مطعم قال اتی رسول الله صلعم اعرابی فقال جهدت الالف و جاع
 العیال و نهكت الاموال و هلكت الانعام فاستسق الله لنا فاننا نستشفع بك علی الله

[illegible]

لا بجز الملك ویرحم ملك الملوك لان ذلك ليس بغیر الله تعالى وكذا اعد الله اولئك
 اولاد ادا وعلى او الحيين لا يهام الشريك انتهى وفي المرقاة شرح المستكوة ولا يجوز
 نحو عبد الحارث ولا عبد النبي ولا غيره مما شاع فيما بين الناس انتهى وفي حجة الله
 البالغة وسمى نفسه عبداً الا واليك كعبه المسيح وعبد العري وهذا امر من جهه واليه
 والمشرکين واحسن الخلاه من منافقه دين محمد صلعم يومنا هذا انتهى ونیز حضرت
 شاه ولی الله رحمه الله عليه و ترجمه فارسی قرآن میفرماید که شرک در تسمیه نوعی است از
 شرک چنانچه این نام مان با غلام فلان و عبد فلان نام می دهند انتهى و حضرت مولانا شاه عبدالغفر
 قدس الله سره الغریز در فتح الغریز بیان انواع شرکان میفرماید و آید انجله انک ساکنه
 نام نهادن خود را بنده فلان و عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیه است انتهى و کتب عبد
 المسکین محمد بشیر الدین عفی عنه

سید رحیمت علیخان	محمد نذیر حسین	فید الدین احمد	محمد حسین	نواز حسن
عبدالتعالیه سلطان	محمد یعقوب	محمد برکت الله	محمد حسین	محمد حسین
سراج العلماء ضیاء القیوم	محمد یعقوب	محمد برکت الله	محمد حسین	محمد حسین
عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن
عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن
عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن
عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن
عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن
عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن
عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن

استفتاء علماء دہلی و پنجاب در باب ضرب الاقدام محمد و فضل علی
 ما قولهم جہم ابتداند و ضرورت کہ بعضی گمان بعد صلوة یا زودہ قدم اطرف عراق میر و ندب
 حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و میگویند کہ این عمل فرمودہ استخفاف و مغول
 است و در طرفہ قادریہ جو جہم است فاعل آنرا مرتکب معصیہ است یا کبیرہ یا کفر یا استخفاف
 یا مباح جو ابیابا بدہ است کہ فتاویٰ و کمالات حضرت شیخ محمد الدین ابو محمد عبد القادر

شاه ولی الله رحمه الله عليه و ترجمه فارسی قرآن میفرماید که شرک در تسمیه نوعی است از شرک چنانچه این نام مان با غلام فلان و عبد فلان نام می دهند انتهى و کتب عبد المسکین محمد بشیر الدین عفی عنه

جیلانی در مناقب منافع ایشان مثل آفتاب در روشن است و کمالات و کرامات ایشان بحدود انوار
تا آنکه گفته اند ما مبلغ مبلغانه من احد من شیوخ الافاق در علم و عمل و زهد و تقوی و حقایق
و معارف اکمل کالمطین و مقبول بارگاه رب العالمین بودند و عظمت و جلالت مرتبت ایشان
آنست که در اتباع سنت و تمسک بکتاب الله و رسوله و تثبیت فیما شرع الله و رسوله و اتقان
سیرت و اعمال صحابه عظام و توفی تمام از محدثات امور و توکل و اعتماد و جمیع احوال بر خدا
جلشانه و اخلاص کامل در طاعات استقامت تمام داشتند پس هر یک خلاف این را امور قوی
یا فعلاً از آنجناب مروی و منقول شود و آنرا مسلم نباید داشت که از اکابر دین ابن حسین نباید
مثل آنکه از آنجناب بروایت کرده اند که هر که بعد نماز مغرب یا زده قدم جانب عراق بپنجه
تمام حرکت کند و در توجه بد آنطرف آورده نام من بر زبان آورد و حاجت خود خواهد داشت
او را اگر و در اگر این فاعل خلاف ثابت بالکتاب السنه و طریقه الخلفاء الراشدین المعصومین
است که فرمود در حق آنها رسول خدا صلی الله علیه و سلم علیکم بسنتی و بسنة الخلفاء الراشدین
من بعدی و هم بر طبق سیرت و عمل دیگر می از اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم نیز نبوده که در
آنها وارد شده اصحابی کالجیم بایم اقتدینم اهند بقرینه بلکه از هیچکس تابعین و تبع تابعین
و دیگر اسلاف کرام و ائمه عظام مثل آن منقول مروی نیست و اینکه عوام این عمل را از اعمال
مشایخ میگویند قابل التفات نیست چه کسی از مشایخ کرام که اهل علم و فقها و ائمه دین اند مثل آن
تصریح نکرده و قول فعل بعضی غیر موقوف بهم معمول ننوایند شد اتباع سواد عظیم میباید و اگر
چون عمل موجب ثواب و قربت الی الله بودی هر آینه سلف کرام بلکه خود حضرت شایخ عظام
جیلانی تقدیم آن سمت مدینه منوره اختیار کردند زیرا که هیچکس مزار بر صفحہ زمین بزرگتر
از مزار فائض الانوار حضرت نبوی صلی الله علیه و سلم نبوده و صحابه رضی الله عنهم و محبت
و تعظیم آنحضرت صلی الله علیه و سلم نسبت با مردم غالب است و در تحصیل ثواب و ابتغاء مرصفت
الله جل و اعلی تر بودند از حاصل بعد صلواته و مقروضه آنجرات از قبله کردن و تعیین سمت مزار
هیچکس از بنی و دلی نمودن و قدیمی چند بیست نازک از زندگان یا تعظیم کنندگان با نظر
رفتن و تذلل و خضوع تمام نمودن هرگز درست نیست اگر چه بعضی علماء و این فاعل را شکر

و کفر گفته اند چنانچه در آیات آن مرقوم میشود و گر چون حکم کفر بدوین جزم این معنی که در کتب ائمه
فکر آن شخص که ردی التجا بودی آورده مؤثر تمام و حاجت ردی استقلال نگاشته نمیشود
لا محاله این فعل حرام و اثم و گناه عظیم است آری اگر صرف برد و رکعت نماز اقتضا بر کند و روا
آن هیچ بر فوج آنجناب بخشد روا باشد که ثواب اعمال صالحه با اتفاق اکثر ائمه بار و اح
اموات میرسد و اگر هنگام دعا و قبله بتوسل آنجناب دعا بدرگاه او سجاده کرده باشد
هم درست باشد زیرا که توسل بصالحه در دعا درست است فقط فی دفع المیطلین من تصدیف
الفاضل الکامل علامه الوری افضل المتأخرین ابوالهیم بن محمد البلیغ الخفیه رحمه الله
ما قول ائمة الدین رضی الله عنهم اجمعین اندر آنچه جماعه عادت خود ساخته
و بر آن اصرار مینمایند و تمنع نمیشوند و حجت میگردد که در شهر ناصطرخمین میکند باین زمین بکنیم
مثل با فلان فلان مشایخ و مثل ضرب اقدام شو عراق بعد صلوة آیا مجوز است بقول حجت
یا فی داین فعل از حرمت بدر آید یا نه و ایشان معذور باشند یا نه **جواب** کتبه محمد بن
عماد البکشافی رحمه الله فی کتبه ابوالمقاربن محمد البلیغ فی کتبه محمد بن طاهر بخاری فی کتبه ابو
بن محمد عرقی فی کتبه نظری بن منصور البلیغ فی کتبه بن فخر الدین الحلوانی فی کتبه عبد الغفر
بن نجم الدین شیرازی فی کتبه ابراهیم بن اسماعیل الشافری فی کتبه محمد بن ابی بکر البیضا
فی کتبه علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری هکذا فی تحکیم الطالین فی فصل
زیارة القبور الشیخ محمد سعید القادری المعروف ببطل السلام حماد الدین بن
حبیب الله العلوئی کلامی جلای العرب بنم الکدری رحمه الله علیه قال القاضی
بن باب الملة و الدین قد قره نام قبل ان ضرب الاقدام بعد الصلوة نحو العروق کفر قاضی
دفاعه و اقناع فی جریمه عظیمه هکذا الفصل من تحقیق احکام الفناوی فی مدارج السالکین
منج مناد السالکین و ما افتری علی الشیخ العظام من نحو ضرب الاقدام بعد الصلوة
نحو العروق فیه کفر اولئک الذین یعلم الله ما فی قلوبهم فاعرض عنهم و عظیم قول
لقد فرغ فیهم قولاً بلیغاً تنبأ لهم ما ابعد هم عن حقیقه الایمان و الله
اعلم و علیه اتم و احکم الله تنقیه العبد المسکین محمد صدق الدین

در مختار مشهور بشامی و طحاوی تشریح و در مختار و فتح القدر شرح بدایه النسخ ابن بایهم و عرفان
تشریح مجموعه سلطان از عنایت الله لامبورعی صاحب ت الحواشی بر شرح قائم و از کتب صحاح
و غیره صاحب مسلح شرح نوادی و در توحیدی و فاضل و ابو داود ابن ماجه و موطا امام مالک و
مشکوٰۃ المصابیح و سایر کتب فقهیه حنفیه مطالعه کرده و دیده که رفع انگشت راست زانده و تکیه
نوشته اند و در احیای این سنت ترتیب داده اند و مواد عید اجر جزیل بر آن با حادیت صحیح
به ثبوت رسانیده و در خاطر این جعفر موسس آن شد که بتوفیق الله تعالی بترویج این سنت مترکه
و احیای این سنت مرده احراز نماید و مردم پنجاب اگر این از علامات مبتدعین و فخر
میدانند و رافع را تشیع و تنبیح و تضلیل میکنند ازین شاعت آگاه کنند که عیاذ بالله که از
سنت سنیه چه فید و تفرس پیدا شده و منشای آن مطالعه بعضی روایات ضعیفه است که در بعض
وارد شده و چونکه فرائض بنیات ندارند بقتضی بر میخیزند چنانچه مولوسی که تخم شش علی پور
که اکثر از علم معقول فراغت کتب ینیه دارد و زیاده در ین باب است و پاره و بطعن و تشیع افغ
لب کشاد و بحرمت قایل شد بگمان آنکه جزو معقول سنت را رد کرده آید و نه سنت که نسبت
بر ریایات که چه یافته است و نیزندش بکارگاه حریر لعل از علما شیء بانی سوال کرده است
مرتبه خسته تا که متبع سنت سنیہ بر کسی وجه لغزش نخورد استقامت و جبر و یقین و علم
وین در باب رفع انگشت شهادت و در تشهد که صاحب خلاصه کیدانی بمسی مطلق الله لنفسی حرام نوشته
و صاحب مسعودی در توحید عدم رفع ذنب طرفین و رفع مشرب بیوسفی گفته متصل بنویسد که فخر
بذنب متقدمین است و متاخرین ازان نهی کرده اند و نسخ شد برای نفی تبمت چرا که رد افش بر
غلوه کرده اند و بعضی میگویند که عینی ناز بر سکون و وقاست این رفع خلاف و قار است و بسیار
از فقهاء بر عدم رفع علیه الفتوی نگاشته اند و لا تا علی القاری رساله در باب سنیت رفع
ساخته بجناب سنت مندر گرفته و لمعادیت صحیح آورده و ذنب لثله و اصحاب یحیی گفته و در شرح
عبد الحی و بلوخی در شرح سفر السعادت و مدارج النبوة و شرح مشکوٰۃ شریف سنت رفع را ترجیح
داده و علیه رساله در ین باب نوشته و صاحب فتح القدر کمال الدین بن البها که از محققین
سنت گوید و جان این مذہب است اولیوسش بعد از نگذشته و در شرح صحیح مسلم عدم رفع را خلاف

وراية در آية تحریر ساخته و اکثر محققین بر این امر رفته اند آیا از روی اوله شرعیه ترجیح که ام جابیه است
 که بعضی مردمان ضعیف امر کلب حرام و سخت اند و اگر میگویند و رساله ملا علی قاری را بنویسند
 گویند اقمه این افع در نماز جایزند و از بقیضا و صلوات ماضیه حکم کنند بینه و توجیه و اجاز
از علمای پیشا و رقیول العاصی با نواع المعاصی العبد الحانی الحافظ غلام حیدر
 غفر الله تعالی له و لا سلافه و تبار و عن نقیبه و اسرافه ان الحق الصریح لا یجوز عنه و لا مناص
 و الصواب الملیح الذی یجوز علیه بالنواجذ و الاضراس هو الحقول بسنیة الاشارة بالمسجدة فی
 التمهید فالو من یكون انما علیها علی التعمد فخرج فیما اخبار کثیرة و آثار شہیدة لا طوینها
 علی غیرها و یدل علیها نصوص الائمة المجتهدین و نصوص العلماء الراستخین و ینفی للمنصف
 الحق العبد لا التمسع لعنید ما الکتب من کتب الثقاة و صحیف الاثبات قصیر من طویله
 فی الخفة الاشارة مستحبة و هو الاصح علی ما ثبت فی الایضاح و من شرح کثر عن ابی یوسف
 انه یعتقد الخضر و البنصر و یحلق الوسطی و الا بهام و یشیر بالسبابة و عن محمد انه صل
 علیه و سلم کان یشیر و یحلق بضع بضعه ۱۲ من شرح کثر شمسو یعنی ذکر ابو یوسف فی الاما
 انه یعتقد الخضر و البنصر و یحلق الوسطی و الا بهام و یشیر بالسبابة و ذکر محمد انه صل
 یشیر و یحلق بضع بضعه قال و هو قول ابی حنیفة شمسو شرح مختصر راجع فی فتح القدر القول بالاشارة
 و انه من عن ابی حنیفة کما قال محمد فانقول بعد ما عالجنا الف للراية و الدرایة و رواها فی صحیح
 مسلم من فعله صل الله علیه و سلم و فی المجتبى انفق الروایات و علم عن اصحابنا جمیعاً کونها سنة و کذا
 عن الکوفیین المدینیین کثرت الاخبار کان العمل بها اولى من الروایات الظاهر انما سنة کما فی الوجدان و
 عند الشافعی یعتقد الخضر و البنصر و یحلق الوسطی و الا بهام و یشیر بالسبابة عند النلفظ بشما ینا ین مثل هذا
 جامع علمائنا ایضاً ۱۲ شهر حقا ذکر محمد فی غیره ایه الاصول حدیثا عن النبی صلعم فی الاشارة قال هذا
 ولی و قول ابی حنیفة قال الفقیر ابو جعفر ان الاشارة بالیاء و ایه عن ابی حنیفة و فی الاما عن ابی یوسف
 کما تقدم و عن الخواص ینصیب اصبعه عند قول لا اله الا الله و یضع عند قوله الا الله لیکون النصب کالنهی و
 کالاتفاق فی المحيط قبل رفع سبابة العینه فی الشہد عند ابی حنیفة و یحلی من السنن اذ ایه قال محمد
 بضع بضعه رسول الله ص و ناخذ بفعله و هذا قول ابی حنیفة و قولنا ۱۲ عتبا اشارت انا محمد رابع

نسخ کتاب درود العبد العاصی
 در آیه تحریر ساخته و اکثر محققین بر این امر رفته اند آیا از روی اوله شرعیه ترجیح که ام جابیه است
 که بعضی مردمان ضعیف امر کلب حرام و سخت اند و اگر میگویند و رساله ملا علی قاری را بنویسند
 گویند اقمه این افع در نماز جایزند و از بقیضا و صلوات ماضیه حکم کنند بینه و توجیه و اجاز
 از علمای پیشا و رقیول العاصی با نواع المعاصی العبد الحانی الحافظ غلام حیدر
 غفر الله تعالی له و لا سلافه و تبار و عن نقیبه و اسرافه ان الحق الصریح لا یجوز عنه و لا مناص
 و الصواب الملیح الذی یجوز علیه بالنواجذ و الاضراس هو الحقول بسنیة الاشارة بالمسجدة فی
 التمهید فالو من یكون انما علیها علی التعمد فخرج فیما اخبار کثیرة و آثار شہیدة لا طوینها
 علی غیرها و یدل علیها نصوص الائمة المجتهدین و نصوص العلماء الراستخین و ینفی للمنصف
 الحق العبد لا التمسع لعنید ما الکتب من کتب الثقاة و صحیف الاثبات قصیر من طویله
 فی الخفة الاشارة مستحبة و هو الاصح علی ما ثبت فی الایضاح و من شرح کثر عن ابی یوسف
 انه یعتقد الخضر و البنصر و یحلق الوسطی و الا بهام و یشیر بالسبابة و عن محمد انه صل
 علیه و سلم کان یشیر و یحلق بضع بضعه ۱۲ من شرح کثر شمسو یعنی ذکر ابو یوسف فی الاما
 انه یعتقد الخضر و البنصر و یحلق الوسطی و الا بهام و یشیر بالسبابة و ذکر محمد انه صل
 یشیر و یحلق بضع بضعه قال و هو قول ابی حنیفة شمسو شرح مختصر راجع فی فتح القدر القول بالاشارة
 و انه من عن ابی حنیفة کما قال محمد فانقول بعد ما عالجنا الف للراية و الدرایة و رواها فی صحیح
 مسلم من فعله صل الله علیه و سلم و فی المجتبى انفق الروایات و علم عن اصحابنا جمیعاً کونها سنة و کذا
 عن الکوفیین المدینیین کثرت الاخبار کان العمل بها اولى من الروایات الظاهر انما سنة کما فی الوجدان و
 عند الشافعی یعتقد الخضر و البنصر و یحلق الوسطی و الا بهام و یشیر بالسبابة عند النلفظ بشما ینا ین مثل هذا
 جامع علمائنا ایضاً ۱۲ شهر حقا ذکر محمد فی غیره ایه الاصول حدیثا عن النبی صلعم فی الاشارة قال هذا
 ولی و قول ابی حنیفة قال الفقیر ابو جعفر ان الاشارة بالیاء و ایه عن ابی حنیفة و فی الاما عن ابی یوسف
 کما تقدم و عن الخواص ینصیب اصبعه عند قول لا اله الا الله و یضع عند قوله الا الله لیکون النصب کالنهی و
 کالاتفاق فی المحيط قبل رفع سبابة العینه فی الشہد عند ابی حنیفة و یحلی من السنن اذ ایه قال محمد
 بضع بضعه رسول الله ص و ناخذ بفعله و هذا قول ابی حنیفة و قولنا ۱۲ عتبا اشارت انا محمد رابع

الدين احمد
 فقير ابو حنيفة
 محمد شاه
 محمد شاه
 محمد شاه

مريت ١٢ ملاحده منه انه ذكر في الرواية الجيدة والخاصة الفتوى على انه لا يشترط لكنه قال في الملتقط
الزاهد ما يدل على انه يفعل الاشياء اتفاقا وانما الاختلاف في الكيفية وذكر في نسخة صحيحه من
المضمرات الصحيحه ان يشرى بالثمن وهو الظاهر اشيع للاسلام على شرح الوقاية في الملتقط عن ابن الصير
بن سلام ليس الاشارة لاختلاف العلماء انتهى ورجله اراد اختلاف المحققين من العلماء وللتأخير
منهم مفتاح الصلوة لا سبيل الى العمل بالرواية مع امكان العمل بالنسخة فثبت بهذا ان العمل
بالرواية انما يكون عند عدم دليل سواء شرايا شاشي للمعتمد صحيحه الشرح لاسيما المتأخرين
والجلبى والبهني الباقى في شيخ الاسلام الجدي وغيرهم انه يشرى بتفعله صلعم ونسوة لمجد و
بل في متن درر البحار وشرحه عن الاحكام والمقتضى بعينه فانه لا يشرى باسقاط اصابعه كلها
الشراييلية عن البرهان الصحيح انه يشرى مسبوحة وجد هار فها عند التقي ويضعها عند
واحد زنايا الصحيح عما قبل لا يشرى به بخلاف الدراية والرواية ويقولنا بالمسبوحة
قيل يعقد عند الاشارة انتهى ادع مختار يقول العاجي بالوضع المعاصي احقر العبد
محمد سعيد عن عند ان الروايات في مسئلة الاشارة ظاهرة في التعارض بين النسخ والاثبات
عن ارتكاب النقل والجمع بين الثبوت لكن الاثبات مستبطا من الاحاديث المفيدة للاعتقاد
ولم يسمع للنسخ وجه يصلح للاعتقاد او للاقتداء لا يسوغ لبا الا القول بسنية الاشارة ولا يستغنى
الا العمل بالنسب الاشارة فالحق ان اول العبارات الذي الله على النسخ الى اثبات اصل الاشارة وثق
بعض الكيفيات ويضوض الى علم حالى الارض والسموات هذا ما يظهر في جملة سمعته فهايته وقد
منايع الخبيث يعلمها الا هو جواب از علماء رنجاب رفع سبابه ورتبه ثابت باحوادث
في اختلاف وختلاف علماء فقهية وكيفية حقيقة الفقير الاشيم مولوى احمد الدين
مولى قاله عنى عنه اقول وبالله التوفيق قال على القادى قدس سره في شرح فقه الاكبر فلم
بوجودنا سبحانه الى رأى فلان وذوق فلان ووجد فلان في اصول ديننا ولان انجل
من خالف الكتاب السنة معتقدين مضطربين بل قال الله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم وانممت
عليكم نعمي ورضيت لكم الاسلام دينا فلا يحتاج في تكميل الدين الى ما خارج عن الكتاب السنة
كما قال الله تعالى هذا ابلغ للناسي قال الله تعالى انكم تعلمون انما انزلنا عليك الكتاب على علمهم قال

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان اذا قيل له الشئ من
بدا البشر على كذا
والخبيث على النسخ
وحسين واثباته في
الرواية في رواية
اجاب عليها وانما النسخ
الاجاب عن روايت
نسخي من غير
اجاب عن روايت
نسخي من غير

مجددی رحمة الله علیه مکتوب پانزدہم در بیان رفع سبائت شد نوشته بودند که
مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبی از مکتوبات خود منع رفع سبب کرده اند و توبه و
دعوی محبت بجناب ایشان رفع سبب کی و محبت اتباع مجبور لازم است بخدا و اوستجا جانشان
اتباع کتاب و سنت بر عباد فرض گردانیده میفرماید ما کان المؤمنین ولا المؤمنات اذ اقصی الله
در سؤگه امر ان بکونکم الخیرة من اممهم و رسول صلعم میفرماید لا یؤمن احدکم
بکون هواه تبع لما حلت به و حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ که نایب کامل
آنحضرت اند بیامی طریقه خود را بر اتباع کتاب سنت گذاشته اند و علماء در اثبات رفع سبب
متکلم اخبار و روایات فقهیه قنیه کرده اند تا بجاییک حضرت شاه نجفی فرزند آن
حضرت مجدد و نیز در بنیاد رساله تحریر نموده اند و در فنی رفع یکدیست ثبوت رسیده و ترک
از جناب حضرت مجدد و بنا بر اجتهاد واقع شده سنت محفوظ از نسخ بر اجتهاد مجتهد مقدم است و بعد
سنت رفع ترک آن باین جهت که حضرت مجدد ترک فرموده اند معقول نیست و حضرت مجدد و ترک
سنت تحذیر کثیر فرموده اند حضرت مجدد و هم مذنب حنفی و هستند امام ابو حنیفه رضی اللہ تعالیٰ
عنه اذا اتت الحدیث فهو مدهی و ان کو اقولی بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم
پس اید است که حضرت مجدد از ترک بن امر اجتهادی و از اجتهاد بیست صحیحہ متغیر نشوند و اگر گویند
که حضرت مجدد با آن علم واسع از احادیث ثبوت رفع مگر گاه نبودند گوئیم تا زمان مبارک حضرت
ایشان این کتب رسایل در دیار بند شهرت نیافته بود و از نظر مبارک ایشان نگذاشته که ترک
و گردن بگردن ترک رفع میفرمودند که ایشان در بعض بن اکار این است بر اتباع بهت بوده اند و
همین عدم دشنامی حضرت رسالت علیه التحیه را باین عمل از کشف در پافه ترک فرموده باشند گوئیم که
ایشان در امور و طریقه معتبر است و در احکام شریعت حجت نیست مبدء در آن مکتوب احتجاج
کرده اند امید است که این مخالفت جزئی بر عانت قاعده کلی ایشان که بعد تمام تر غلبه علی
فرموده اند شمر نایب گردد و اسلام مقامات مظہر تہدام شد عبادت
استقامت و ای علامہ رسول احسان میان برایشی جوئی انگو بیی کا وقت
سے اشہد ان محمد رسول اللہ کی اور اثبات بدعت اس فعل کے

پیرست او نکود و آنچون اینی بزونه انداموگا اور مذو و کین کی آنچین اوسکی توسیع و چو
 حدیث اور وفان سے حدیث جو تھی من قبل عند سماعہ من المؤذن کلمۃ الشہادۃ
 ظہری اہامیہ و متھا علی عینہ و قال عبد اللہ بن مسعود حدیثی و توہما ہرکہ حدیث
 محمد و توہما ہرکہ حدیثی جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ
 انکو ٹہون اینجو کو اور کلام سے انکو و توہما ہرکہ حدیثی جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ
 حفظ حدیثی و توہما ہرکہ حدیثی جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ
 سے حدیث یا پانچویں ان علیہ السلام کان اذا سمع المؤذن یقول اشہد ان محمداً رسول
 اللہ قال ذلک قال رضیت باللہ رباً و بالاسلام دیناً و بحمدہ نبیاً و یقبل باطن الشہادۃ
 سبائیہ و یضعہا علی عینہ یعنی تحقیق علی راسہ آپ جب سنتی تھی مؤذن کو کہ کہنا
 سے اشہد ان محمد رسول اللہ تو فرمائی آپ ہی ربی اور کہتے رضیت باللہ رباً و بالاسلام
 دیناً و بحمدہ نبیاً اور پوسہ دیتے باطن ہر دن دو انگشت شہادت کو اور کہتے انکو اینی روز
 آنچون پیرستو پیہ بالکل اٹل اور جو پٹی حدیث جو تھی ان رسول اللہ صلعم
 قال من قبل ظہری اہامیہ عند سماع اشہد ان محمداً رسول اللہ فی اللاد ان انا قایدہ و
 مدخلہ فی صقوف الخنۃ یعنی تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ
 انکو ٹہون اینجو کو وقت شہادت اشہد ان محمداً رسول اللہ کے اذان میں تو میں کہیں جو آلا اور ڈال
 کر نیوالا ہوں اور کیا صفوں جنت میں پیو پیہ جو پٹی حدیث گویا کہ کسی شیطان انی رسول اللہ
 پر بہتان رکھتا ہے حدیث ساتویں ان رسول اللہ صلعم دخل الشجر فی غش الحرم
 عند الاستطوانۃ حداء الی کیم فقام بلال کفاد فخلابغ اشہد ان محمداً رسول اللہ
 فقبل الی بکرم ظہری اہامیہ و وضعہا علی عینہ و قال قرۃ عیدی یا رسول اللہ فخلابغ
 فرغ بلال من اللاد ان نوحہ النبی صلعم الی کیم فقام بلال کفاد فخلابغ اشہد ان محمداً رسول اللہ
 عفر اللہ تعالیٰ ذلک حدیث ہا و قد ہا و عمدہا و خطا ہا یعنی تحقیق رسول اللہ صلعم
 علیہ وسلم داخل ہوئی ہر مسجد عشرہ محرم میں پاس استطوانۃ کے مقابل ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
 بلال بس اذان دی او توہما ہرکہ حدیثی جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ

حدیث اور وفان سے حدیث جو تھی من قبل عند سماعہ من المؤذن کلمۃ الشہادۃ
 ظہری اہامیہ و متھا علی عینہ و قال عبد اللہ بن مسعود حدیثی و توہما ہرکہ حدیث
 محمد و توہما ہرکہ حدیثی جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ
 انکو ٹہون اینجو کو اور کلام سے انکو و توہما ہرکہ حدیثی جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ
 حفظ حدیثی و توہما ہرکہ حدیثی جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ
 سے حدیث یا پانچویں ان علیہ السلام کان اذا سمع المؤذن یقول اشہد ان محمداً رسول
 اللہ قال ذلک قال رضیت باللہ رباً و بالاسلام دیناً و بحمدہ نبیاً و یقبل باطن الشہادۃ
 سبائیہ و یضعہا علی عینہ یعنی تحقیق علی راسہ آپ جب سنتی تھی مؤذن کو کہ کہنا
 سے اشہد ان محمد رسول اللہ تو فرمائی آپ ہی ربی اور کہتے رضیت باللہ رباً و بالاسلام
 دیناً و بحمدہ نبیاً اور پوسہ دیتے باطن ہر دن دو انگشت شہادت کو اور کہتے انکو اینی روز
 آنچون پیرستو پیہ بالکل اٹل اور جو پٹی حدیث جو تھی ان رسول اللہ صلعم
 قال من قبل ظہری اہامیہ عند سماع اشہد ان محمداً رسول اللہ فی اللاد ان انا قایدہ و
 مدخلہ فی صقوف الخنۃ یعنی تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ
 انکو ٹہون اینجو کو وقت شہادت اشہد ان محمداً رسول اللہ کے اذان میں تو میں کہیں جو آلا اور ڈال
 کر نیوالا ہوں اور کیا صفوں جنت میں پیو پیہ جو پٹی حدیث گویا کہ کسی شیطان انی رسول اللہ
 پر بہتان رکھتا ہے حدیث ساتویں ان رسول اللہ صلعم دخل الشجر فی غش الحرم
 عند الاستطوانۃ حداء الی کیم فقام بلال کفاد فخلابغ اشہد ان محمداً رسول اللہ
 فقبل الی بکرم ظہری اہامیہ و وضعہا علی عینہ و قال قرۃ عیدی یا رسول اللہ فخلابغ
 فرغ بلال من اللاد ان نوحہ النبی صلعم الی کیم فقام بلال کفاد فخلابغ اشہد ان محمداً رسول اللہ
 عفر اللہ تعالیٰ ذلک حدیث ہا و قد ہا و عمدہا و خطا ہا یعنی تحقیق رسول اللہ صلعم
 علیہ وسلم داخل ہوئی ہر مسجد عشرہ محرم میں پاس استطوانۃ کے مقابل ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
 بلال بس اذان دی او توہما ہرکہ حدیثی جو شخص جو سہ دو وقت تہی کی مؤذن ہستی کلمۃ شہادت کو و توہما ہرکہ

یہ ہے کہ اول یہ بیست و تین کتاب احادیث طبقہ رابعہ میں ہیں اور احادیث اس طبقہ کی اس قابل نہیں ہیں کہ کسی عقیدہ اور عمل کے ثابت کرنے میں اور نہ اسناد و کیا جاکو اور انکو متسلک ہی نہ کیا جاسکے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب ہدوی عجلالناخہ میں فرمائی ہیں طبقہ رابعہ احادیث سے کہ انہوں نے انہار و فرون سابقہ معلوم ہو دو متاخرین آنرا روایت کردہ اند میں حال آہنا اور ذوق شک خانے نیست یا سلف متخص کردند و آہنا را اصلے بنا قند ما مشغول بروایت آہنا میشدند یا قند و در ان قدحے یا علے و بدند کہ باعث شدیمہ آہنا را بر ترک روایت آہنا و علے کل نقد بر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا علے با آہنا تسک کردہ شود استہود و سرے علامہ شمس الدین ابو الحیر محمد بن حبیبہ الدین عبد الرحمن بخاری فی مقاصد حسنہ میں حدیث پہلے اور دوسرے کو لایصح کہاجی اور ایسا ہی کتاب مجمع البحار میں ہی ہے اور لفظ لایصح کا معنی ثابت نہیں ہونے کے آہی چنانچہ علامہ فتنی نے اپنی تذکرہ میں لکھا ہے قولنا لم یصح لایلزم منہ اثبات العدم و انما هو اخبار عن عدم الثبوت انتہی بیٹھتے قولی ہمارا ائمہ صحیح نہیں لازم ہوتا ہے اسی اثبات نہیں ہونے کا اور نہیں ہر وہ قول گر خیر و نیا ہے نہ ثابت ہونے سے اور شیخ الاسلام نے ترجمہ صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ در فردوس از حدیث ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ آورده کہ وحی چون شنیدند قول مؤمنون اشہد ان محمد رسول اللہ و گفت یحیی بن یوسف باطلون ائمہ دو انگشت سابقہ را اوسح کردید ان دو چشم خود را پس فرمود ان حضرت صلعم کیسکہ بکنند فہم نوہں شفاعت بر او واجب شدہ و آرحسن بن علی رزق آرد کہ ہر کہ بگوید نزد سماع ابن کثیر از مؤمنون چنانچہ دفعہ دہنی محمد بن عبد اللہ و یوسف و ابہام خود را و بگرداند آخر ابرو و چشم خود را بیاورد و در چشم نباشد ہر کہ صحیح شدہ نزد محدثین چہرے اذان انتہی عرض شیخ الاسلام نے حدیث پہلے اور تیسرے کو نقل کر کے کہا کہ محدثین کے نزدیک نہیں صحیح اور ثابت نہیں ہے کچھ امین سی اور یہی علامہ شمس الدین بخاری فی اسی مقاصد حسنہ میں بعد نقل حکایت محمد بن بابا اور قول مجاہد مصری اور بعض شیوخ عراق یا عجم کے حدیث تیسرے اور چہرے کو ذکر کرنے کہا و لایصح فی المرفوع من کل ہذا اثنی عشر یعنی نہیں انتہی مرفوع میں نہیں سی کچھ اور ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالک نے کتاب مختصر المقاصد میں اور ابن طالیف فتنی حنفی نے

تذکرہ موضوعات میں بھی ایسا لکھا ہے اور حسن بن علی ہندی صاحب سبل الجنان کے تصانیف
مشکوٰۃ المصابیح میں بعد نقل حدیث پہلے اور پھر میں اور نوین کے لکھا ہے کل ما روی فی صحیح
الابہامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن لم یصح انتہی یعنی جو کچھ روایت کیا
ہے رکبہ انگوٹھوں میں آنکھوں پر وقت سن کر شہادۃ کے مؤذن سے ثبوت کو نہیں پوچھا
اور شیخ فتح مخرج برہان پور میں نے بعد حدیث پانچویں کے اپنی فتوح میں لکھا ہے اور یہ صاحب
تذکرہ الموضوعات و لم یشکلفہ فیہ شرح اصلاً کما تکلمہ فی خبر الصدیق انتہی یعنی
لایا ہوا اس حدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات میں اور نہ میں کلام کیا اس میں جیسا کہ کلام کیا
خبر صدیق میں لانا صاحب تذکرہ کا اس حدیث کو بیان موضوعات میں دلیل صریح وضع کی ہے
اور نہ کلام کرنا اس کا شائبہ ہے جو وضع اس کے ہے ہی اور ملا علی قاری فی مختصر موطئ
میں بعد نقل کلام بخاوی کے لکھا ہے اگر صحیح ہو جائے عمل صدیق اگر تو دلیل کافی ہو و اسطرح
کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا ہے فی خبر خذ اصلہ اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پڑا و تم سنت میرے اور
خلفاء ارشدین کی مگر عمل صدیق اگر کا باطل ہے انہیں پہنچا جائے بخاوی میں لکھا ہے تو نہ
کوئی دلیل و اسطرح عمل کے اور ملا علی قاری فی بعض اور رسالوں اپنی تفسیر موضوعات میں
ان احادیث کی کی ہی اور امام جلال الدین سیوطی فی کتاب تیسیر المقال میں لکھا ہے
الاحادیث التي رویت فی القبول الا نامل وجعلنا علی العینین عند سماع اسہ صلح عن
المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہی یعنی جو حدیثیں کہ روایت کی گئی ہیں
جوئے اوٹھوں اور پہرے ان کے میں آنکھوں پر وقت سن کر نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مؤذن
سے کلمہ شہادۃ میں سب موضوعات میں اور یہی امام نے کتب الدبرۃ المنتشرۃ فی الاحادیث
المنشرۃ میں ایسا ہی لکھا ہے اور علامہ ابوالحسن بن عبد الجبار کا ملی شرح رسالہ عبد السلام
لاہوری میں بعد نقل حدیث چہٹی اور ساتویں اور آٹھویں کے لکھا ہے قد تکلموا فی احادیث
وضع الہامین علی العینین فلم یصح شیء منہا و انتہی ضعیفۃ و انتہی لہذا صرح بعضہم
بوضع کلہا یعنی تحقیق کلام کیا ہے محدثین نے حدیثوں رکبہ انگوٹھوں میں آنکھوں پر
نہیں ثابت ہوا ہے کچھ اور نہیں سوانہہ روایت ضعیفہ ہے اور اسے اسطرح تصریح کے ہے

روایت وارد آمد
عالمی شہادۃ علی العینین
موضوع اور میں قبل
ایک اور اضافہ اس حدیث
ایک اور تفسیر و تفسیر
لان النسخ علی الحدیث
لان الافعال انتہی
ہذا الافعال انتہی
نسخ کہ موطئ میں
بعد از فتح مخرج
وہ بعض صاحب تذکرہ
یہ کہ روایت کی
جو بخاوی میں لکھا ہے
اس حدیث میں کہ روایت
ان احادیث میں کہ روایت
والد انکرم الضعفاء
تفسیر چھٹی حدیث
تفسیر میں کہ روایت
یہ کہ روایت کی

بعض محدثین فی سابقہ موضوع ہوتا ہے کہ انہیں حدیث کہ آؤر امام ابو الحسن عبد القادر غازی رحمہ اللہ
منہمکے شرح صحیح مسلم میں اور مجمع الزوائد کتاب اذوال الاکاذیب میں بعد نقل احادیث اور
ذم کی لکھا ہے والروایات فی ہذا الباب کثیرا کلا اصل الہا بسند ضعیفا ایضا وقال
الحافظ ابو نعیم الاصفہانی ماہدی فی ذلک کلام موضوع انتہی بخبر روایات چوتھے
اور کہیں اس کے میں کہہوں پر یہ ہیں کہ نہیں جو کچھ اصل انکی سند ضعیف ہے اور فرمایا
حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ جو اس میں روایت کی گئی ہیں سب موضوع ہیں اور محمود دوم احمد
عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کی باب ما یقول اذا سمع المناکر لکنا ہی عجیب علیہ السامعون
تو رک کل عمل غیبا لاجابة انتہی ملخصا ہے وجب ستر والون اذان پر چوڑا باہر کام کا
سوائی جواب اذان کی آؤر یہی شرح مذکور کے اسی باب میں لکھا ہے یفنی ان لا یتکلم السامع
فی خلل الاذان والاقامة ولا یقرأ القرآن ولا یسلم ولا یؤاد السلام ولا یشغل
بشی من الاعمال سوی الاجابة انتہی یعنی لائق یہ ہے کہ کلام نکرے ستر والا اور میان
اذان اور اقامت کے اور نہ پڑے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ مشغول
ہو ساتھ کسی عمل کے سوائے جواب دینے اذان کے اور محمد یعقوب جینی نے خیر حارے شرح صحیح
بخاری میں بعد نقل عبارت عینی کی لکھا ہے واعلم انه یتفاد من کلام العینۃ المذکور
فہ منع وضع الہامین علی العینین عند سماع الشہد ان محمد نہ سوا اللہ
انتہی یعنی جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی ہی جو یہاں پر مذکور ہے منع ہونے رکھنے
انگوٹھ پونجا آنگھو نہ وقت شہدائی محمد رسول اللہ آؤر فتوی جامع الروایات میں ابوہ
نقل حدیث چہی کے لکھا ہے ابن حدیث لما جلال الدین سیوطی در موضوعات آؤر وہ است
موجب علی من انتہی آؤر حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب مس سرہ العزیز آؤر مولو سے
مرزا حسن علی لکھنوی سولگوونچ اس مقدمہ میں استفاد کیا تھا و دونے جواب میں تحریر
فرمایا کہ برگر یہ قول حدیث میں ثابت نہیں ہوتا ہے استفاد محدث و بطوری کا یہ ہے
سوال در وقت اذان و یا اوقات دیگر ہر گاہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم شنوند ہر دو دست سجا ہوں
و بر جہان می ہند این عمل جائز است یا نہ جواب در وقت اذان سوائے جواب کلمات اذان

تک
اذن و سوا اذن
عبد القادر غازی رحمہ اللہ
ما لکنا جاب
الرافع فقید العبد عبد القادر
فقد کذا
سعد بن ابی اسود
یہاں لکھا ہے
مذکورہ اللہ
میں حدیث
در اسلام
فقد کذا
فقد کذا
الانعام
الغنائم
فیجوز
فقد کذا
علیہ السلام
در سنن
در سنن
در سنن

غلام العالم علی القصوری کہ در بیوقت سیاحتی او پیش سوال جواب طلب نمود پس فقیر انهارا الحق
 متشبثا با ذیل التوفیق بجواب آن پرداخت سوال اول اعتقاد داشتن یا نبودن
 کذات سرور کائنات در حالت برزخ بر اقوال احوال و عقائد متبہ امت و افق و مطلع
 اند و آن ذات شریف را بر همه احوال امت اطلاع میدهند یا حتی آنچه کان مجسم است با
 نیست و اگر نیست کفر است یا فسق بر چه نزد آن صاحب مقر راست بنویسند مع سندی
 معتبر و عبارت کتاب بعینه جواب اولاً باید دانست که در اثبات امور عقائد اولاً قطعیت
 معتبره و اثبات اند و اولاً غیر قطعی مثل احادیث صحاح و حسان و متواترات غیر منصوصه و آیات
 محتلمه یعنی اعتقادات نیند آند و آنچه از اینها ثابت شود از معتقدات بنیشارند و لفظ اعتقاد
 بران اطلاق نمیکند و اینقدر که مذکور شد بر بی ثبوت و سغنی البیان است چه که باقی از
 کتب محام و غیره از تصریح آن حلی نیست اما چون مل طالب عبارت کتاب است از جهت عبارت
 شرح فقه الاکبر که حاضر الوقت است نوشته میشود و در جواب پرسشهای همین اسلوب منظم باشد و لانا
 علی فارسی فنداری علیه الرحمه و العفران من الباری در فقه اکبر و رساله عذاب قبر نوشته
 لا یجوز ان للعقائد فی العقائد هو الأدلة البقیدته و احادیث الکحاد لو ثبتت انما
 تكون قطعیة الله لا تعدد ظل و قد یحیث صما متواترا معنیو یا یخلف فک
 تكون قطعیة انتمی بکینه و بتمامه پس خود مطلع و واقف بودن ذات شریف سرور
 کائنات صلی الله علیه و سلم در حالت برزخ بر همه احوال عقائد امت از حسان هم ثابت نیست
 چه حاضری صحاح و متواترات بلکه حکم لا یعلم الغیب الا الله خلاف آن ثابت است لیکن اطلاع اول
 و عرض احوال مندن بواسطه ملائکه از مواهب لدنیه که از کتب سیر نفیس ابن حجر قطلانی است
 مفهومی میشود و شیخ عبد الحق و مدارج النبوة هم از مواهب تفکر کرده اما از کتب اصول مثل
 سنن بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجه و غیره نشانی از چنین پیدا نیست پس ما و امیکه صحت آن از
 کتب اصول حدیث ثابت نمیشود و بحج و نقل رباب سیر که از هر قسم احادیث و در آن منقول میشود
 اعتماد را نمیتوانیم بدار اعتقادات که مدار آن بر یقینات است انعم الله علیکم و علی اهل
 بیتم و علی ائمتنا و علی سائر المسلمین و علی جمیع الناس و علی کل شیء و علی کل امر
 شود جمالی کما نیست باید واجب انقیاد است تا وجود این همه هم از ایمانیات و یقینات بنویسند

چهاروازد احادیست مورد شکی نیست بر این علی الاصحیح علی الماسرین و اگر از متواترات است باز
هم ازین قسم نخواهد بود و که جعل و غفلت اذان قاض ایمان و محققان باشند بلکه ازین قسم
است اگر چه بعضی در خاطر کسی هم نگذرد و مؤمن کامل بقدر توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل
غبارت شرح فقه اکبر علماء و اعلام و فضلا ثم عالمی مقام معلوم میشود و در عبارات و فهمنا متنا
مُلِحَقَاتٍ لَا بَدَّ مِنْ ذِكْرِهَا فِي بَيَانِ الْأَعْتِقَادِ ثَبَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ الْأُمُورِ
الْخَلَافَاتِ لَيُنْتَبَهَ بِهَا إِلَى الْمَقَاصِدِ وَيُجَلَّ بِهَا الْعَقَائِدُ وَذَلِكَ لِأَنَّ حَدَّ أَصُولِ
الدِّينِ عَمَّا يَبْتَغَى فِيهِ عَمَّا يَجِبُ بِهِ الْأَعْتِقَادُ وَهُوَ ضَمَانٌ قِيمٌ يَقْدَحُ
لِجَمَلِهِ فِي الْإِيمَانِ كَعَرَفَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ التَّبَوُّتِ وَالسَّلَامَةِ وَالْوَسَالَةِ
وَالتَّبَوُّتِ وَأُمُورِ الْأَخْسَرَةِ وَفِيهِمْ لَا يُفَصِّلُ الْإِنْبَاءُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ
فَقَدْ ذَكَرَ السُّنَنُ فِي تَالِيفِهِ لَهُ لَوْ كُنْتَ الْإِنْسَانُ مُدَّةَ عُمُرِهِ لَمْ يَحْطَرْ بِبَالِهِ
تَفْصِيلُ النَّبِيِّ عَلَى الْمَلِكِ أَمْ يَسْأَلُهُ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا وَعَرَّتْ صَاحِبَ الْمَقَاصِدِ عِلمَ
الْكَلَامِ بِأَنَّهُ الْعِلْمُ بِالْعَقَائِدِ الدِّينِيَّةِ عَنِ الْأَدِلَّةِ الْيَقِينِيَّةِ فَالْفَسْمُ الثَّانِي
مِنَ الْمُحَقَّقَاتِ هَمَنْ شَاءَ فَلْيَقْضَ عَلَيَّ مَا قَدْ مَنَّا وَمَنْ شَاءَ زِيَادَةُ الْفَائِدَةِ مِنْهَا
فَلْيَتَعَلَّقْ بِهَا الْمُحَقَّقَاتُ فِيهَا تَفْصِيلُ بَعْضِ الْإِنْبَاءِ عَلَى بَعْضِهِمْ وَهُوَ قَطْعٌ بِحَسَبِ
الْإِجْمَاعِ حَيْثُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ لِيُخْبِرَ الْعَالَمَ لَدُنِّي لَا يَجُودُ الْمَالُ
الَّذِينَ قَامُوا بِحَسَبِ الْحُكْمِ النَّصِيبِ قَالَا مَرْطُوعِي وَالْمَعْقِدُ لِلْعَقْدِ أَنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ
يُنْتَبَهُ حَبِيبُ الْحَقِّ وَقَدْ ادَّعَى بَعْضُهُمُ الْإِجْمَاعَ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَضَ
أَبُو اللَّهِ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ وَعَلَى الْإِنْبَاءِ وَفِي حَدِيثٍ مُسْلِمٍ
بِهِ مَدَى عَنْ أَكْبَرِ رِضَى أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَرَأَى أَحْمَدُ فِي
الْتِّرْمِذِيِّ وَإِنْ مَرَّاجَةٌ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَيَبْدُو فِي إِيوَاءِ الْحَدِّ وَلَا فَخْرَ أَهْلُ بَنِي
عِبَارَتِ مَرَّاجَةٌ أَلِ الْكُرْسِيِّ رَأَى عَمْرُوهُ وَفَضِّلَتْ بَعْضُ أَنْبَاءِ بَعْضُ الْكُرْسِيِّ مَعْقِدُ وَمَعْقِدُ
أَنَّ اسْتَكْرَامَ أَحَدُ أَفْضَلِ الْخَلْقِ وَسَيِّدُ الْبَرِيَّاتِ الْإِنْبِيَاءُ حَبِيبُ الْحَقِّ

و اگر از متواترات است باز هم ازین قسم نخواهد بود و که جعل و غفلت اذان قاض ایمان و محققان باشند بلکه ازین قسم است اگر چه بعضی در خاطر کسی هم نگذرد و مؤمن کامل بقدر توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل غبارت شرح فقه اکبر علماء و اعلام و فضلا ثم عالمی مقام معلوم میشود و در عبارات و فهمنا متنا ملِحَقَاتٍ لَا بَدَّ مِنْ ذِكْرِهَا فِي بَيَانِ الْأَعْتِقَادِ ثَبَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ الْأُمُورِ الْخَلَافَاتِ لَيُنْتَبَهَ بِهَا إِلَى الْمَقَاصِدِ وَيُجَلَّ بِهَا الْعَقَائِدُ وَذَلِكَ لِأَنَّ حَدَّ أَصُولِ الدِّينِ عَمَّا يَبْتَغَى فِيهِ عَمَّا يَجِبُ بِهِ الْأَعْتِقَادُ وَهُوَ ضَمَانٌ قِيمٌ يَقْدَحُ لِجَمَلِهِ فِي الْإِيمَانِ كَعَرَفَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ التَّبَوُّتِ وَالسَّلَامَةِ وَالْوَسَالَةِ وَالتَّبَوُّتِ وَأُمُورِ الْأَخْسَرَةِ وَفِيهِمْ لَا يُفَصِّلُ الْإِنْبَاءُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَدْ ذَكَرَ السُّنَنُ فِي تَالِيفِهِ لَهُ لَوْ كُنْتَ الْإِنْسَانُ مُدَّةَ عُمُرِهِ لَمْ يَحْطَرْ بِبَالِهِ تَفْصِيلُ النَّبِيِّ عَلَى الْمَلِكِ أَمْ يَسْأَلُهُ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا وَعَرَّتْ صَاحِبَ الْمَقَاصِدِ عِلمَ الْكَلَامِ بِأَنَّهُ الْعِلْمُ بِالْعَقَائِدِ الدِّينِيَّةِ عَنِ الْأَدِلَّةِ الْيَقِينِيَّةِ فَالْفَسْمُ الثَّانِي مِنَ الْمُحَقَّقَاتِ هَمَنْ شَاءَ فَلْيَقْضَ عَلَيَّ مَا قَدْ مَنَّا وَمَنْ شَاءَ زِيَادَةُ الْفَائِدَةِ مِنْهَا فَلْيَتَعَلَّقْ بِهَا الْمُحَقَّقَاتُ فِيهَا تَفْصِيلُ بَعْضِ الْإِنْبَاءِ عَلَى بَعْضِهِمْ وَهُوَ قَطْعٌ بِحَسَبِ الْإِجْمَاعِ حَيْثُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ لِيُخْبِرَ الْعَالَمَ لَدُنِّي لَا يَجُودُ الْمَالُ الَّذِينَ قَامُوا بِحَسَبِ الْحُكْمِ النَّصِيبِ قَالَا مَرْطُوعِي وَالْمَعْقِدُ لِلْعَقْدِ أَنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ يُنْتَبَهُ حَبِيبُ الْحَقِّ وَقَدْ ادَّعَى بَعْضُهُمُ الْإِجْمَاعَ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَضَ أَبُو اللَّهِ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ وَعَلَى الْإِنْبَاءِ وَفِي حَدِيثٍ مُسْلِمٍ بِهِ مَدَى عَنْ أَكْبَرِ رِضَى أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَرَأَى أَحْمَدُ فِي التِّرْمِذِيِّ وَإِنْ مَرَّاجَةٌ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَيَبْدُو فِي إِيوَاءِ الْحَدِّ وَلَا فَخْرَ أَهْلُ بَنِي عِبَارَتِ مَرَّاجَةٌ أَلِ الْكُرْسِيِّ رَأَى عَمْرُوهُ وَفَضِّلَتْ بَعْضُ أَنْبَاءِ بَعْضُ الْكُرْسِيِّ مَعْقِدُ وَمَعْقِدُ أَنَّ اسْتَكْرَامَ أَحَدُ أَفْضَلِ الْخَلْقِ وَسَيِّدُ الْبَرِيَّاتِ الْإِنْبِيَاءُ حَبِيبُ الْحَقِّ

و اگر از متواترات است باز هم ازین قسم نخواهد بود و که جعل و غفلت اذان قاض ایمان و محققان باشند بلکه ازین قسم است اگر چه بعضی در خاطر کسی هم نگذرد و مؤمن کامل بقدر توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل غبارت شرح فقه اکبر علماء و اعلام و فضلا ثم عالمی مقام معلوم میشود و در عبارات و فهمنا متنا ملِحَقَاتٍ لَا بَدَّ مِنْ ذِكْرِهَا فِي بَيَانِ الْأَعْتِقَادِ ثَبَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ الْأُمُورِ الْخَلَافَاتِ لَيُنْتَبَهَ بِهَا إِلَى الْمَقَاصِدِ وَيُجَلَّ بِهَا الْعَقَائِدُ وَذَلِكَ لِأَنَّ حَدَّ أَصُولِ الدِّينِ عَمَّا يَبْتَغَى فِيهِ عَمَّا يَجِبُ بِهِ الْأَعْتِقَادُ وَهُوَ ضَمَانٌ قِيمٌ يَقْدَحُ لِجَمَلِهِ فِي الْإِيمَانِ كَعَرَفَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ التَّبَوُّتِ وَالسَّلَامَةِ وَالْوَسَالَةِ وَالتَّبَوُّتِ وَأُمُورِ الْأَخْسَرَةِ وَفِيهِمْ لَا يُفَصِّلُ الْإِنْبَاءُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَدْ ذَكَرَ السُّنَنُ فِي تَالِيفِهِ لَهُ لَوْ كُنْتَ الْإِنْسَانُ مُدَّةَ عُمُرِهِ لَمْ يَحْطَرْ بِبَالِهِ تَفْصِيلُ النَّبِيِّ عَلَى الْمَلِكِ أَمْ يَسْأَلُهُ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا وَعَرَّتْ صَاحِبَ الْمَقَاصِدِ عِلمَ الْكَلَامِ بِأَنَّهُ الْعِلْمُ بِالْعَقَائِدِ الدِّينِيَّةِ عَنِ الْأَدِلَّةِ الْيَقِينِيَّةِ فَالْفَسْمُ الثَّانِي مِنَ الْمُحَقَّقَاتِ هَمَنْ شَاءَ فَلْيَقْضَ عَلَيَّ مَا قَدْ مَنَّا وَمَنْ شَاءَ زِيَادَةُ الْفَائِدَةِ مِنْهَا فَلْيَتَعَلَّقْ بِهَا الْمُحَقَّقَاتُ فِيهَا تَفْصِيلُ بَعْضِ الْإِنْبَاءِ عَلَى بَعْضِهِمْ وَهُوَ قَطْعٌ بِحَسَبِ الْإِجْمَاعِ حَيْثُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ لِيُخْبِرَ الْعَالَمَ لَدُنِّي لَا يَجُودُ الْمَالُ الَّذِينَ قَامُوا بِحَسَبِ الْحُكْمِ النَّصِيبِ قَالَا مَرْطُوعِي وَالْمَعْقِدُ لِلْعَقْدِ أَنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ يُنْتَبَهُ حَبِيبُ الْحَقِّ وَقَدْ ادَّعَى بَعْضُهُمُ الْإِجْمَاعَ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَضَ أَبُو اللَّهِ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ وَعَلَى الْإِنْبَاءِ وَفِي حَدِيثٍ مُسْلِمٍ بِهِ مَدَى عَنْ أَكْبَرِ رِضَى أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَرَأَى أَحْمَدُ فِي التِّرْمِذِيِّ وَإِنْ مَرَّاجَةٌ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ وَيَبْدُو فِي إِيوَاءِ الْحَدِّ وَلَا فَخْرَ أَهْلُ بَنِي عِبَارَتِ مَرَّاجَةٌ أَلِ الْكُرْسِيِّ رَأَى عَمْرُوهُ وَفَضِّلَتْ بَعْضُ أَنْبَاءِ بَعْضُ الْكُرْسِيِّ مَعْقِدُ وَمَعْقِدُ أَنَّ اسْتَكْرَامَ أَحَدُ أَفْضَلِ الْخَلْقِ وَسَيِّدُ الْبَرِيَّاتِ الْإِنْبِيَاءُ حَبِيبُ الْحَقِّ

لما علم اذ انهم في الامن يتصووا ذلك باول الوضع في القبر مقدمة للسوان اجما
بينه وبين الاثنين فانه شبه فيهما الكفار بالموتى لا فائدة عدم سماعهم وهو فرع
سماع الموتى هذا اجل ما ذكره في الفتح من اد في الجنائز وبمعنى الجواب انه وبل انه و
ان صح سنده لكنه معلول من جهة المصلحة لا يقتضيه عدم ثبوته عنه عليه السلام وهي
مخالفة للقرآن فانهم آتوا ورجاع صغير فوشة وكذلك الكلام لان معناه الافهام
والموت بناخيه لا ترى الى قوله وما انت تسمع من في القبر وورثه اية فوشة من
ان خنبتك فضدي حركات فضرة فهو على الحياة لان الضرب اسم لفعل مؤنم يتصل بالبدن
ولا يلام لا يتحقق في الميت ومن يعذب في القبر يوضع فيه الحياة في قول العامة ولا
الكلام والدخول لان المقصود من الكلام الالفهام والموت بناخيه وورثه اية فوشة
قوله وكذلك الكلام بان جلت لا يكلم فلانا ولا بدخل حارس فلان لان المقصود من الكلام
الافهام وهذا بالاسماع وهذا لا يتحقق بعد الموت الخ وقد شرح مساقف فوشة كما تجوز قيام
عليه قدرت واراوه وسمع ولم يمت زيب فروصا حية زمعز لم يمت عبا رثس ارسا
نهم جوز واقيام العسل والقدرة والآراة في
السمع والبصر بالمت وبلزهم به جوانات يكون الناس مع انصافهم بهذه الصفات
وان لا يكون تعالى جبرائلي وشرح مقاصد علامه فتاوان في مرثوم نيت اما قوله وما انت
بسمع من في القبر فتمثيل حال الكفرة بحال الموتى ولا نزاع في ان الموتى لا يسمعون
تو وخراب في تحقيق المذاهب فوشة واثي الامام اعظم ابو حنيفة من ياتي القبول
اجل الصلاح فيهم ويغاطب يكلم ويقول يا اهل القبور هل لكم من خير وهل عندكم كم من شر
اني انبئكم ونادتكم من شؤم وليس سواي منكم الا الدعا فقول د ريتم ام غنلتكم
ابو حنيفة يقول مخاطبة لهم فقال اهل جابوا ذلك قال لا فقال سخفالك وتبت يدك
كيف تكلم اجساد الانيطليعين جوابا ولا يملكون شيئا ولا يسمعون صوتا وقرء وما انت تسمع
من في القبر فتمثلي في علم الامام اعظم ابو حنيفة لا يكلم فلانا ولا يكلمه بعد
الموت اوضه بعد الموت لا يحسن لعدم معنى الافهام ولا يلام استي وورثه اية فوشة

میوند آن الذین فی القبول لا یسمعون ما یمکون موقف انتقم وورثا می نویسد
من حلف لا ینکرم فلا نأفکلمه بعد الموت لا یحتمل لحدام الاسماع انتهى ودر تفسیر
مفسر می نویسد اخرج البوسهل السدی بن یسار الحید الشیبی فی الخامس من حدیثه من
طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابی عباس فی قوله تعالی انک لا تسمع الموتی واما
انت سمع من فی القبور قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقف علی القبری یوم بکا
ویقول هل وجدیتم ما وعدکم بحکم حقاً فلا یقولون یا فلان الم تکفرب بربک
الم تکذب بنبیک الم تقطع رجاک فقالوا یا رسول الله اسمعنا ما نقول
فقال ما انتم باسمع منهم بل اقول فانزل الله وانک لا تسمع الموتی واما انت سمع
من فی القبور انتهى ودر تفسیر مجتهدی نوشته انما یتجیب الذین ای یتجیب الذین
یتبعون بقرین واما لک قوله تعالی اذ الفی السمع وهو شهید واولاء کالموتی الذین
لا یسمعون ودر جامع القرآن تحت آیه کریمه والموتی ببعثهم الله می نویسد ای الکفار
کالموتی لا یسمعون انتهى ودر جلالین تحت والموتی می نویسد ای الکفار نهیهم بکم فی عدم
السماع انتهى ودر نیشابوری وکشاف تحت آیه کریمه انما یتجیب الذین یتبعون می نویسد
ان الذین یخرجون علی ان یصد قولک بمنزلة الموتی الذین لا یسمعون وانما یتجیب
سمیع انتهى ودر معالم التنزیل تحت همین آیه می نویسد انتم لفظ اعراضهم عما یدعون
الله کالمیت الذی لا سبیل الی سماعه والجم الذی لا یسمع انتهى بالجمله از کتاب
سنت وارجاع امت ثابت که موتی را سماع حاصل نیست سوال سیموم اعتقاد وکون
از اربعه احوال انبیا که ام واولیا واعظام فیض و استفاضه برانگیزان جاری است وایشان
من جانب تقدیر است که منصور شده اند بدایت می آیند باید که وجوب هر طرح که از او
باری تعالی باشد از ایشان برای خلق القدر فیضان است ودرست یا نیست جواب
و استفاضه یا در افعال اختیاریه مقدوریه است که در میان مردم و در شراب و طعام
و کنوت و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطاء جاری است و این فیض و استفاضه از او خارج مطلقاً
منصور نیست بلکه با سبب کبر البطلان است شرعاً و عقلاً و الا بعثت انبیاء مره بعد اخره
نویسند فی القبول لا یمکون موقف انتقم وورثا می نویسد

در تفسیر می نویسد اخرج البوسهل السدی بن یسار الحید الشیبی فی الخامس من حدیثه من طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابی عباس فی قوله تعالی انک لا تسمع الموتی واما انت سمع من فی القبور قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقف علی القبری یوم بکا ویقول هل وجدیتم ما وعدکم بحکم حقاً فلا یقولون یا فلان الم تکفرب بربک الم تکذب بنبیک الم تقطع رجاک فقالوا یا رسول الله اسمعنا ما نقول فقال ما انتم باسمع منهم بل اقول فانزل الله وانک لا تسمع الموتی واما انت سمع من فی القبور انتهى ودر تفسیر مجتهدی نوشته انما یتجیب الذین ای یتجیب الذین یتبعون بقرین واما لک قوله تعالی اذ الفی السمع وهو شهید واولاء کالموتی الذین لا یسمعون ودر جامع القرآن تحت آیه کریمه والموتی ببعثهم الله می نویسد ای الکفار کالموتی لا یسمعون انتهى ودر جلالین تحت والموتی می نویسد ای الکفار نهیهم بکم فی عدم السماع انتهى ودر نیشابوری وکشاف تحت آیه کریمه انما یتجیب الذین یتبعون می نویسد ان الذین یخرجون علی ان یصد قولک بمنزلة الموتی الذین لا یسمعون وانما یتجیب سميع انتهى ودر معالم التنزیل تحت همین آیه می نویسد انتم لفظ اعراضهم عما یدعون الله کالمیت الذی لا سبیل الی سماعه والجم الذی لا یسمع انتهى بالجمله از کتاب سنت وارجاع امت ثابت که موتی را سماع حاصل نیست سوال سیموم اعتقاد وکون از اربعه احوال انبیا که ام واولیا واعظام فیض و استفاضه برانگیزان جاری است وایشان من جانب تقدیر است که منصور شده اند بدایت می آیند باید که وجوب هر طرح که از او باری تعالی باشد از ایشان برای خلق القدر فیضان است ودرست یا نیست جواب و استفاضه یا در افعال اختیاریه مقدوریه است که در میان مردم و در شراب و طعام و کنوت و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطاء جاری است و این فیض و استفاضه از او خارج مطلقاً منصور نیست بلکه با سبب کبر البطلان است شرعاً و عقلاً و الا بعثت انبیاء مره بعد اخره نویسند فی القبول لا یمکون موقف انتقم وورثا می نویسد

عشرت و بیغیاد و میگردد چه وجود شریف ابوالبشر آدم علی نبینا وعلیه السلام تا قیام نبوت
بر اعلی کائنات کنایه میگردد و محاربه و مجادله نوح و ابراهیم و موسی و عیسی و خاتم الانبیا
صلی نبینا وعلیه السلام چه حضور و بوی و تسلیم با وجود وجود شریف سرور کائنات
افاده و استغفار و کون و تعلیم و تعلم مردم که از زمان صحابه متواترات است بیجا میتوان گفت و تا
ابن زمان منقول نیست که سئله از مسائلی وین خواهر دین معلومه الله علیه از قبر شریف بیکی تعلیم
فرموده باشد اختلاف صحابه در تعیین کفن و دفن و غسل با وجود موجود بود این مختصر شریف بر
زمین و اختلاف در مسائل و گیر در عبادات و معاملات که هر یک از این را می دیگر بود و تا
مختلف الا ماشاء الله و محاربات و منا زفات شان و همچنین اختلاف تابعین و مرجع تابعین
از انچه بجهت دین و مفسرین و محدثین چنانچه بر سایر مسائل بنی مبنی نیست در کلام محل فرو
توان آورد بلکه کارخانه قیاس و اجتهاد و استنباطات و متبع روایات اعماد و نقد و
برهم میشود و نیست آرا اثری الا در دهر کسی سائیکه مغلوب و دام و مغلوب حیالات
سنام اذ و لا جبر بهم با در امور غیر اختیاریه با اقبال و ادبار و احیاء و امات و زوال
و خلق و غیر ذلک این هم بدیه البطلان است و باور دعا و استغفار و این هم حکم حدیث
اذا مات ابن آدم انقطع عمله الخ حدیث یعنی ترتب آثار و اجابت آن نه نفس عمل
آن ثابت است بطریق تکرر و اقتضا و چنانچه در حدیث معراج و حدیث رایت موسی علیه
السلام و قبر واقع است در حکم حدیث صحیح مسلم عن جابر قال قبل لعابسه ان ناصبا یقتولون
صحاب رسول الله صلی الله علیه و سلم حتی ابابکر و عمر فقالت ما نقصبت من شیء
ینقطع عنهم العمل فاحب ان لا ینقطع و نیز بحکم روایت فقه که در شرح قائم و باب جنائز
شد و انما اعمال فی الدنیا و فی النافی الا حیوان لان الاسلام و الایمان و
کما نا محمد بن فالاسلام مبنی عن الانقیاد فکانه دعائی حال الحیاة للایمان و
لا نقیاد و اما عند الوفات فقد عابا التوفی علی الایمان و هو التصدیق
الاقرار و هو العمل فغیر موجود فی حال الوفاء و بقده استی و استغفار
عالم ربانی خلیفه ثانی که با وجود قرب قبر جناب رسول الله صلی الله علیه و سلم و حتی بر

در یافت شد که در حق از منتم هم است که اطلاق در حق صورت و غیر صورت کرده اند و نیز در حق
شد که قبر هم بر تقدیر پرستش در او شان داخل است و قوله تعالی فاجتنبوا الحسب الا واثقا
یعنی هر سیزگیند از پلیدی بنان و در مصنف خود ابو بکر بن خبیه که از محمد بن مسلم است
آورده اند که مردی در مدینه منوره و قریب رومند قبر شریف بر در عالم صلعم ایستاده و چون
عرض میکرد بن العابد بن علی بن حسین او را منع فرمود و گفت آن مرد و فرموده است که
لا تقبلوا قادی و اثنی از اینجا از چنین حدیث یقین در یافت میشود که بیت پرستان از
بنان خود میکنند اصلا از ان چیز پایش قبول بنامند و که بعد کردن این کار و بر قبر قبول
آن قبولی شبه و رد او شان داخل میشود که اجتناب از آنها واجب است و این چه بهاء الدین
نقشبند هم که طایفه در اسر سیر اتباع پیغمبر گفته اند در اینست میگویند مشعر توفیقی گوید
مرد از ابراهیمی بود که مردان کن در سنی به اینی سوال ششم آنچه جز
تقویة الایمان و نصیحت المسلمین از تو اید و عقائد و افانی متقدمین اهل سنت جماعت اند
نیست چه اب اسخج فراید و عقاید و تقویة الایمان و نصیحت المسلمین بعد از تراجم آیات
و احادیث و افعاله بعد از طابن معنون آیات و احادیث اند اگر فرقی هست فرقی بجماعت
و تفصیل است اگر تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین و معالم و شرح مشکوٰۃ و ترجمه آن یکبار
نهاده او را معنی آیات و احادیث که در تقویة الایمان و نصیحت المسلمین هم آورده است با معانی
نظر از کتب خود که در بر یافته باز ترجمه و فائده آن که بزبان او و است ملاحظه کنند
این بر دور رساله آنوقت خواهند یافت و معلوم خواهند کرد که از معانی متقدمین
جماعت اختیار کرده و هم جواب اعتراضات که بنظر ظاهر آیت و حدیث که بر عقاید اینست
و جماعت دارند نظر داشته را هم کرده مره این جا نموده هر با فائده دیگر برداشته و اند
الموفق و المنعین و منه الهدایة و اللهم الیقین و اخذ عوننا ان الحمد لله
الحلین از اینجا که این فتوی که اتفاق علمای هند مرقوم است خیل باین جواب
سوال مناسب داشت لهذا بطریق تمهید و بیجا درج نموده شاء الله تعالی
منا انك انت السميع العليم استفتا علماء و دین و پنجاب

در یافت شد که در حق از منتم هم است که اطلاق در حق صورت و غیر صورت کرده اند و نیز در حق
شد که قبر هم بر تقدیر پرستش در او شان داخل است و قوله تعالی فاجتنبوا الحسب الا واثقا
یعنی هر سیزگیند از پلیدی بنان و در مصنف خود ابو بکر بن خبیه که از محمد بن مسلم است
آورده اند که مردی در مدینه منوره و قریب رومند قبر شریف بر در عالم صلعم ایستاده و چون
عرض میکرد بن العابد بن علی بن حسین او را منع فرمود و گفت آن مرد و فرموده است که
لا تقبلوا قادی و اثنی از اینجا از چنین حدیث یقین در یافت میشود که بیت پرستان از
بنان خود میکنند اصلا از ان چیز پایش قبول بنامند و که بعد کردن این کار و بر قبر قبول
آن قبولی شبه و رد او شان داخل میشود که اجتناب از آنها واجب است و این چه بهاء الدین
نقشبند هم که طایفه در اسر سیر اتباع پیغمبر گفته اند در اینست میگویند مشعر توفیقی گوید
مرد از ابراهیمی بود که مردان کن در سنی به اینی سوال ششم آنچه جز
تقویة الایمان و نصیحت المسلمین از تو اید و عقائد و افانی متقدمین اهل سنت جماعت اند
نیست چه اب اسخج فراید و عقاید و تقویة الایمان و نصیحت المسلمین بعد از تراجم آیات
و احادیث و افعاله بعد از طابن معنون آیات و احادیث اند اگر فرقی هست فرقی بجماعت
و تفصیل است اگر تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین و معالم و شرح مشکوٰۃ و ترجمه آن یکبار
نهاده او را معنی آیات و احادیث که در تقویة الایمان و نصیحت المسلمین هم آورده است با معانی
نظر از کتب خود که در بر یافته باز ترجمه و فائده آن که بزبان او و است ملاحظه کنند
این بر دور رساله آنوقت خواهند یافت و معلوم خواهند کرد که از معانی متقدمین
جماعت اختیار کرده و هم جواب اعتراضات که بنظر ظاهر آیت و حدیث که بر عقاید اینست
و جماعت دارند نظر داشته را هم کرده مره این جا نموده هر با فائده دیگر برداشته و اند
الموفق و المنعین و منه الهدایة و اللهم الیقین و اخذ عوننا ان الحمد لله
الحلین از اینجا که این فتوی که اتفاق علمای هند مرقوم است خیل باین جواب
سوال مناسب داشت لهذا بطریق تمهید و بیجا درج نموده شاء الله تعالی
منا انك انت السميع العليم استفتا علماء و دین و پنجاب

علوم دین اہرق اعد اصول شرع ستین اول سواخر تک قرآن شریف کا غور سے تلاوت کرے
اور اس کے مضامین عالی پر ایجنو فکر صحیح اور سلیم نظر خرچ کرے اس مطلب کو صراحتہ پاویگا
کہ مراد اور مقصود اور ہتھم بالشان حضرت رب العالمین جل ذکرہ کا نزول قرآن تو یہ ہے
دفع شرک اور اظہار توحید اور اثبات وحدانیت ابنو ذات پاک کا پر اور یہہ ہی خلاصہ
مضمون سب ان کا دار سب ادیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا جسکو سب انبیاء
اولیاء مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نفی اور اثبات سے تعبیر و بیان فرما
ہیں باقی مضامین اثبات رسالت و احکام معاد و احکام عبادت و معاش وغیرہ مباہلے
اور وسائل تحصیل اسی توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب العالمین کی مین اور یہہ جو
ذاتی اور صفاتی حضرت رب الارباب کی بلا فرق و تفاوت کی سب بیون مذہبون حقہ مین
چلے آئی ہی کسی بن مین اسکا نسخ اور تبدیل نہیں ہوا اور کلام ہرکت الیام حضرت
خیر الاولین و الاخرین رسول رب العالمین کا جو چہ کتابون وغیرہ مین مندرج ہے جسکو
صحاح سہ کہتے ہیں وہ سب ساسی شرک و بدعت دفع اور اظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور
اعلاؤ کلمہ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین با و از بلند ناظر ہے اور حضرت خلفائے
راشدین اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علمائے مجتہدین اور محدثین اور
صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور
صفاتی اور اعلاؤ کلمہ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین جس جس قدر سعی اور کوشش
کر گئی مین مطالعہ کتابون اور کئے سے واضح و لایح سے شکر اللہ سبحانہ اور مشاہیر مین
امام غزالی اور امام رادسی اور شیخ محی الدین غزالی اور حضرت قطب الاقطاب علامہ
جلالانی اور حضرت مجدد التثانی اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ
محدث اور شاہ عبدالعزیز شاہ رفیع الدین شاہ عبدالقادر محققین علما و ولی فی اسو
دفع شرک اور بدعت مین اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی مین اور اعلاؤ کلمہ اللہ
اور احیاء سنت رسول اللہ مین طرح طرح سے مضمون رنگارنگ بیان فرمائے مین جسکو
لچرہ شرک و شبہ ہوان لوگوں مابقیین کے کتاب مین ملاحظہ کرے الغرض اس مضمون مین

پہر کیونکر ایسی جعقیدہ کہ اپنے نواز اہلسبت کی درست ہوگی بمان اگر وہ یوں تقریر کرے گی کہ جو
بعضے سائل فرماتے تھے کہ نبوتہ الامان میں شک شبہ ہوا تھا ارادہ تعالیٰ ہم اور کئے شک
اور شبہ کو رفع کر دیں گے میں برس پہلے اس سے فضیل امام بدادنی فی دس شبہ تقویۃ الامان
اور صراط مستقیم پر جو تصانیف مولوی اسماعیل صاحب مرحوم کے جن لکھکر ایک رسالہ مقولہ
عشر نام مشہور کیا گیا سو اپنے جواب اور دفع شکوک میں بھی ایک کتاب نشر نام فار
دبان میں لکھدی ہے جس صاحب کو شیخ ہو وہی اسکا مطالعہ کرے واضح ہو کہ اب حسب
اوصاف اور محاذ حضرت مولوی اسماعیل صاحب مغفور و مرحوم مصنف اس کتاب کے ذکر کرتا ہوں
اس اقم الحروف فی حضرت مجدد کو خوبی و بجا اور فیوض برکات زبانی اور لکھی صحبت سے اور
انوار ایمانی اور لکھی مجالس عطا و نصیحت میں پانچو اور ہزار دن منکرین خدا اور رسول کے
مقر اور ہزار دن فاسقین و اہل المجر اور زانی بدکار اور کئے صحبت سے برکت سہاب اور
پارسا ہو گئی حضرت مولانا حافظ قرآن مجید ضابطہ احادیث رسول تجسید حاجی الحرمین الشریفین
عالم ربانی باعمل عارف معارف سیکھا باخبر فاضل و مجاہد فی سبیل اللہ باخبر محبت رسول اللہ
قاصع بینان شریک و بدعت باعث احیاء سنت عامی بین و ملت غرضکہ انہو جان مال و عزت
دآبرو کو انوسم الاصفاات فی محض محبت خدا و رسول میں نثار کر کے رتبہ شہادت کبرے
حاصل کیا اللہم اوصلہ فی درجات و صفو انک بفضلک رحمتک نزدیک مجھ کے مولانا مرحوم
مرتبہ اولیاء کاملین کا سارے میں اوصاف اولیاء و سالفین کرے اور میں پائے جاتے ہیں
کیونکہ موافق شرع شریفک ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہے کہ کئے صحت میں محبت خدا
اور رسول کی زیادہ ہو وہی اور ایمان صیقل پاوے گناہ چوٹیں عبادت بڑھے اللہ جلشأ
کا خوف اور رسول مقبول کی راہ کی محبت دل میں پڑے دنیا سے بیزاری اور آخرت
کے کاموں میں شوق زیادہ ہو وہی سو بہت خوبان حضرت مولانا ملاح کے صحت
میں تہیں اور انکے تصنیفات کتابوں میں پائی جاتی ہیں جن لوگوں کو دیدہ نصیرت
اور نور ایمان اللہ کی ہدایت ہے وہ دریافت کرتے ہیں اور جو لوگ بغاوت اور
شقاوت ازلی میں گرفتار ہیں وہ اس نور کے روشن سے محروم اور بے نصیب

مهر خواجه مولوی منیا الدین احمد اعظمی بابو سے ملدے اند، تعالٰی

یہ جواب جمع اور بہت خوب لکھا ہے جو ہے اور جناب مولانا اسماعیل علیہ الرحمۃ صدق
 اس آیت کریمہ کے ہیں ان اللہ اشتری من المؤمنین الفہم واموالہم بان یعم
 الجنة یقتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقاً فی التورۃ و
 الانجیل والفرانج من اوفی بعهده من اللہ فاستبشرو بیعکم الذی بنا علیکم بہ
 وذلک هو الفوز العظیم ترجمہ کیا یہ ہے کہ اللہ نے خرید لیا مسلمانوں کو اس کے جائزین
 و مال اس قیمت پر کہ ان کو نبشت ہی الٹی ہیں اللہ کی راہ میں بہر یا رتی ہیں اور مرے ہیں وعدہ
 ہو چکا اس کے ذمہ ہر سچا اوریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہی توکل پورا اللہ کے
 زیادہ و سو خوشیاں کرو اس معاملت پر جو نہ کہ ہی اوس ہی اور یہی ہی ٹیڈ ہی مراد ملنے فتا
فتا الدین محمد بن مہر قواب قطب الدین خاٹن ساریہ حمید الدین مہر مولانا حفیظ اللہ صاحب بلوچ

[illegible]

وقد سمعت محال مصنفه ان كان عالما عند تاديسها فتكفروا مولاه الا بانه لا ياتي الا به
من الاستشهاد والنجار والواق احقر الانام مبر حسن شاه قادري  عدد المتقين و
زبد السالكين من العلماء وقمر الانبياء مولانا محمد اسماعيل صاحب رحمته الله عليه حق برهمن او
كتابون من اوتكس شرك او زبدعت كي براني هو اور آيات قرآن شريف كا ترجمه
پر جو كوسے او نكوست گرهي كي كرمي يا او نكي كتا بو نكو براكهيه وه خود گمراه هو عباد ابا
من ذلك : الراقم صوفي شاه بتاوسے - آنكه حضرت علما و دين و جواب اين سوال نانا
فرموده اند باعقا و فقير ميرهن است اما سه گره بنيد بروز شير چشمه : چشمه آفتاب را
چگناه ولا يلقته الى متفومات المتعصبين فاتهم خايونون في الدين ولنا العبد
المسكين جافظ عمر الدين هوشيار پوري عفا الله عنه بسم الله الرحمن الرحيم برناظر
اين پرچتر قسطاس پوشيده مباد و كتاب تقوية الايمان و شرحه مسلمان برود و ذرر و شرك
و بدعت و اثبات توحيد و سنت بي نظير اند و مولوسے اسماعيل صاحب مغفور و مرحوم كه
كمالات ايشان اظهار من الشمس در راه خدا شهيد شده اند و در حق شهيد او خدا تعالي
ميفرماند ولايتو لو امن ليقول في سبيل الله اموات ابل احياء و لكن لا تشعرون
واين فقيد از او ستاد و پير خویش كه اسم سامي شان عبد الغني است صيغت و شهادت مولوسے
صاحب و صوف گروش خویش شنیده است بين حق چنين عالم رباني بگمان بودن بنام
و از خدا تعالي خوف بايد نمود كه آخر رفتن است امروز باشد يا فردا پس كسي كه چنين كتب
و چنين مولوسے را بد گويد او خود گمراه است بلكه خوفنا بمان هم نسبت الرط قم كترين عباد
معيد قدرت الله و مولوسے يك ماه محرم الحرام ۱۳۸۵ هجره ماحرر علي هذا القسطاس معمول
و مقبول عند الشرح على لسان فحول الا فاضل من الماس كيف لا و قل كان مولانا اسماعيل
عليه الرحمة الله الجليل مصداقا لقوله صلى الله عليه وسلم اخيرا الناس ذلكت فاك
من وفاقته البشرية الد الله على المراد بن سيما النجاة المباركة المشهورة بين الالعيان
للموسومة بتقوية الايمان ولا ريب ان هذه النسخة الكريمة ملوطة من توحيد
هت الانام و سنة سيد المرسلين عليه السلام ولا عتبة لمن انكم ما فيها من المسائل

وقال مالك ولا دار
الماربع من بيت فنيك
عداها كالحا الطاف
مدني موضع الضرر و
ينبغي ان لا تاس بقل
ما اطلع انا مع الروي
من جنة : اية الوا
معينة فقام
و ما ارا من جنة انا
لا يورني جنة انا
و ما ارا من جنة انا
شيعه انا من جنة انا
غريب الوطن و ما ارا
و ما ارا من جنة انا
و ما ارا من جنة انا

غلام محی الدین بوکرہ والہ	اب بھی وہ ہی حکم حق موجود ہیں خود سمجھ لیں گے اس لئے ذمہ دار	پر نہیں یہ بات تو ہیں مجاہدان ختم کرام اب شیخ محی الدین	وہ ہی اب قرآن شریف میں عیان پر نہیں یہ بات تو مرد و دین
نظام الدین فتح گڑھی	بدعتی کا کاٹ کر سرکرتا مشرکوں کے رد میں ہی یہ کتاب	نافع ہر خاص و عام مسلمان کاٹ کر سخت کامیاب	ہی مبارک نام بھی المومنین میں لایا اسکی مثل آفتاب

بارک احمد
محمد و آلہ
محمد بن بارک احمد

تاریخ طبعہ جامع معقول و منقول مولوی غلام العلی منصور

محمد حسین بنالوہ	بیاض صفحہ از رنگ سوادش نشان لوح جرجہ ہشتین گشت	فراغ از طبع منجی المومنین تضمین سائل چون شریاد	مبارک اہل بان اکھلاص طر از ستخہ عرش برین گشت
احمد اللہ	طبعش شیخ محی الدین تاجر سحر کہ چون عرفہ ریزی جہنم گشت	شدہ مجموعہ و یککولان گشت قصود راجحہاں سال طبعش	الوان سائل ریزہ ریزہ بہ توفیق الہی محی الدین گشت
الحکم عباس	سروشاں از فضل انجمن گفت کہ محی الدین معجی المومنین گشت		

فہرست مطالب کتاب منجی المومنین

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳	بیان فریب ادا و ملا و نکاح و دشمنان	۹	نقل بقال کی
۵	دین ہیں قصہ ابراہیم اور سلیمان اور موسیٰ	۱۰	سوال جواب فاسق رہی مسلمان کا اور تہمت لگانی اوسکے کا اور پر
۸	غیر وار و نکاحا شبہ پر	۱۲	پر ہیزگاروں کے قصہ بننے اور اندھی کا نظم میں
۱۱	نقل چار نمازوں کی	۱۴	نقل ایک مرد و بچہ جو کہ مسجد میں لڑا کرنا تھا
۱۲	نقل ایک سپاہی کی	۱۵	نقل ایک مغل کے لڑکے کے قصہ وجہ و نکاح
۱۳	بیان ایک سائیکس کا بموجب آیات رہنمائی کے		
۱۴	نقل بکری کے بچے اور بھڑے کے		

حاکم عمر دین
ہوشیار پوری

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۶	قتل ایک شخص پوربی کی	۳۵	جواب جو تہی نہت بدعتوں کا جو کہتے
ایضاً	قتل ایک ہندو اور مسلمان کی	۳۶	میں کہ یہ لوگ شفاعت سے منکر ہیں
ایضاً	بیان اقسام شرک و بدعت کا شدید	۳۷	جواب پانچویں نہت بدعتوں کا
۱۷	بیان تہتر فرقوں کا	۳۸	جو کہتے ہیں یہ لوگ پڑھنے والے مولود شرع سے منع کرتے ہیں
۱۹	بیان ان انفرادوں اور جماعتوں کا	۳۹	لطیفہ تہہ مولود کا
۲۰	جو کہ بدعتی لوگ موجود ہیں پر کرتے ہیں	۴۰	جواب چھٹی نہت جو کہتے ہیں کہ یہ لوگ
۲۱	ابیات مشنہ رد بدعت کتاب سید	۴۱	زیارت قبور سے منع کرتے ہیں
۲۲	مرتضیٰ صاحب کے جو کہ عالمگیر ناوشا کے	۴۲	بیان طریق جو از زیارت قبور کا
۲۳	وقت میں تعین ہوئی تھی	ایضاً	بیان نہج کرامت زیارت قبور کا
۲۴	نصیحت واسطی خیر خواہی مسلمانوں کے	ایضاً	بیان حرمت زیارت قبور کا
۲۵	قتل ایک بادشاہ کی	۴۳	بیان اس نہج زیارت قبور کا کہ
۳۱	جواب پہلی نہت بدعتوں کا یعنی اس	۴۴	جسے کفر و شرک کا یہ ہوتا ہے
۳۲	بائیکا جو مشہور کرتے ہیں کہ موجود لوگ	ایضاً	بیان اخوانی بدعتوں کا کہ
۳۳	انبیاء علیہم السلام کو پی برابر جانتے ہیں	۴۵	انسان کو کہتے ہیں یہ کتاب میں چھاپ
۳۴	جواب دوسری نہت بدعتوں کا	۴۶	کہ غلط ہیں
۳۵	جو کہتے ہیں موجودین انبیاء علیہم السلام	۴۷	جواب ساتویں نہت کا جو کہتے
۳۶	کوا موات سمجھتے ہیں	۴۸	میں کہ یہ لوگ میت کے ثواب سے
۳۷	جواب تیسری نہت بدعتوں کا جو کہتے	۴۹	منع کرتے ہیں
۳۸	میں موجودین فیض انبیاء کو قائل نہیں	۵۰	جواب اسبا کا کہ بدعتی کہتے
۳۹	اونکا ذات پاک کو چشمہ فیض اور وسیلہ	۵۱	میں حضرت م کو عبد کا لفظ کہنا فی
۴۰	بجناب ہا رسے تعالیٰ نہیں	۵۲	اور حضرات انبیاء اولیاء کو علامہ
۴۱	سمجھتے ہیں	۵۳	کو علامہ

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

تذکیر المسیرین ۱۲۸

در طبع مرصع و طبع کرید

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

<p>یہ شے کسی شے سے ایسا دالا بنی کا مصلح ہی بہت پہچان دالا کہیں بدعتی جھگڑا ہوا ہے وہاں نہیں ہیں بہ ذاتی شرابی کہا خدا اور نبی کا ہر تابع وہاں ہے طریق چہالت کا قاطع وہاں ہے رسول خدا پر ہر قربان وہاں ہے اور آل نبی پر ہی قربان وہاں ہے نہیں جانتا یہ ہیں کیسی وہابی کہی خاص شے کو جملہ وہابی سمجھتا ہیں پیہ پیہ بول مطلق وہابی کسی بابا کی ہر ہر حق غضب ہے کہ دین عزیز و دوستی وہابی سے ہیں ایسی بیزارستی میں بدعت شعاروں کی قاتل آ پہاڑ جا کہ کچھ کچھ ہے شراب اسی بدعتی کچھ پہلست خدا کے</p>	<p>رہی رہت پر ہی وہ قرآن والا وہابی کا معنا ہی رحمان والا وہی ہیں حقیقت میں ہر وہابی وہابی کا معنا ہی رحمان والا ہی شرک اور بدعت کا مائع وہاں وہابی کا معنا ہی رحمان والا طریق نبی پر ہی قربان وہاں وہابی کا معنا ہی رحمان والا جوئی اونگی رحمون کی انسی خرا وہابی کا معنا ہی رحمان والا کہنت نبی کی میں ختمی قاتل وہابی کا معنا ہی رحمان والا ہیں نہند ہی وہاں بخن کی سرور وہابی کا معنا ہی رحمان والا کہیں شرکوں کی یہاں تک خرا وہابی کا معنا ہی رحمان والا فرشتوں کی اور خلق ارض و سما</p>	<p>ہی ہیں بنداروں میں شازلا کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا منافق کی جیسا مذہب کا کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا کہ کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا صحابہ نبی پر ہی قربان وہاں کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا اسید و اعلیٰ سرسی تو اسی کہاں کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا نہیں چہوڑنا جو کہ نبی ہر خدا کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا چہوڑ چلے کہ میں کرن ہارے کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا کہ بہا گین تو بہا کا خاں وہی خدا کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا کہ صد تو نے نہنت کو خیر اور کہ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>فعل اور بچہ کو ثابت تو کر دو کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا کبھی جو کی لنگہ کو جلو او سہرا کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا حدیثوں سے اور فقہ سے بہن بتائی کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا شرح مسلم و بازغہ اور حدیث کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا ہی ہیکہ انوالا تمہارا وہ وہ کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا کلام اسکا قرآن ہی اسکا قرآن کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا نہ میراں کا بکرا کہی کہانی بہن کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا نہیں پڑھتے گا جی ہی الحمد للہ کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا فقہ اور حدیثوں کا ہی کون نگر کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا تو ہمیں منکر رہہ بدنی پھر تے ہو کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا خلیفہ ہر جا کی حق خلافت کچھ اور بھی سمجھتا ہے شیطان والا تھامے دے کے ہی برحق کرا</p>	<p>کہ ہم بہن دہائی اور نہ ہی بہن ہو دہائی کا معنا ہے رحمان والا چہا ہی دہریسی وہ چٹی دچلا دہائی کا معنا ہی رحمان والا وہ سب ہم کو حیر جائز بہن کہی دہائی کا معنا ہی رحمان والا یا توضیح و تلخیص و تہذیب بتلا دہائی کا معنا ہی رحمان والا نہیں نگو معلوم اپنا بیگانہ دہائی کا معنا ہی رحمان والا نہیں اسکا سچائی اسی میں ملتی دہائی کا معنا ہی رحمان والا برسی کا طبع جانتی بہن بہن دہائی کا معنا ہی رحمان والا تو اسکا پہنچائی بہن متونکر دہائی کا معنا ہی رحمان والا شفاعت و سنت کا ہی کون منکر دہائی کا معنا ہی رحمان والا تو ہمیں منکر اب لیا پھر تے ہو دہائی کا معنا ہی رحمان والا وہی ہی برآرندہ جملہ حاجت دہائی کا معنا ہی رحمان والا ایمان حق اور برحق ایمان</p>	<p>ہیلا پہننے مانا اسی چاہے پرستو تدریجاً تدریجاً جو جائز بنا دو قبر کا طواف اور عرس اور میلہ فقہ کی کتابوں میں کس جگہ بتلا نہیں دہائی جنہیں تم سمجھتی نہ تم جیسی وہ نہ وہ زبان میں کہی اسی مطلق کھول صغریٰ کی کہی رواج مسایل میں ہی بتلا تمہاری نہیں میں کچھ نہ کہتا تمہارا یہ نہ مہیب بنا اور زمانہ ہمارا خدا ایک معبود و برحق تمہاری حجاب ہی کی بہن برحق دہائی نہیں پوچھی شیخ سستہ نہیں پہرتے وہ کہیں چاہے سو کہلاتی بہن تدریجاً و گدا کو نہیں مانتی تعزیر اور علم کو ماضیات و بیگونی تو ہی کون منکر است کرامت کا ہی کون منکر ہمیں منکر ایسا پھر تے ہو شیطاں کی تم جیسا پھر تے ہو حد کی نہ رہی نہ اکی حجاب نہیں ہڈاں دیں کی ہی برحق نہ کی سی حق معجزی اور سکتا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جو نہ ہو تو ہی کہی
 خدا کی صفات کو جاننا
 ہر جا کی حق خلافت
 کلام اسکا قرآن ہی اسکا قرآن
 ہمیں منکر ایسا پھر تے ہو
 شیطاں کی تم جیسا پھر تے ہو
 حد کی نہ رہی نہ اکی حجاب
 نہیں ہڈاں دیں کی ہی برحق
 نہ کی سی حق معجزی اور سکتا

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible][illegible]

مسلمان نہیں ہے بلکہ کسی میں جو در	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
عزت کا الزام ہے کیوں کہ	یہ سب نئی گہر کے ہیں کسی سے تر	نہ سمجھا دین مردانگو دہوت اکثر
منگتے ہیں کچھ کو دیکھو دیکھو	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہیں مشرکین منکرین تحمیل	علامت وہابی کی دوہین لانا	اول شملہ دویم ازاد انجی پوجیا
شفاعت کا منکر کہیں منکر جو	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
شفاعت سے منکر وہابی نہیں ہیں	گرامت سے منکر وہابی نہیں ہیں	وہابی سے منکر وہابی نہیں ہیں
اما سون سے منکر وہابی نہیں ہیں	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کلام خدا قول فعل ہے منبر	صحابہ کا اجماع قیاس صحیح	عمل کرنا ہی واجب لازم ہے
جو منکر سوان چار ہے وہ بدر	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
صحیح غیر منسوخ جو ہیں حدیث	صحیح میں ہیں یا غیر میں	یہ جب تک کہ کسی مسئلے کی ہر بات
ستم میں جلیں غیر یہی ہے بہت	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
بیان اسکا تفصیل سے سننا	مخالف خدا یا نبی یا صحابہ	جو ہیں بائنی انکو ہو بس
نہیں بائنی اسکو مطلق دنا ہے	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
خلان اسکی جگہ ہے وہی تھا	نہیں بائنی یہ موجد سپاہ	کوئی بیانی کرسی رو سیہ
لیکن نہ انہیں نے ہم بات دہے	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کر اب محی الدین اختتام سخن	کہان تک ملائت کر گاتو انکو	جسی چاہی اللہ دایت اوستی
سوا اس کے باقی نہیں سمجھ لو	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
دعا کر خدا سے کہ انہی میری شا	ہمیشہ رہوں شرک بدعت سے	سوا انہی کے کوئی نہیں سمجھتا
مجھ بخشد بخیر سے رب غفار	وہابی کا معنی رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا

۴

اشہار

راضر ہو کہ کوئی صاحب بدون اجازت احقر البریک کے قصد طبع کا نفاذ نہ فرمے

مسلمان نہیں پہنچے ہیں جو در	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
عبت انکا الزام ہے کیسوں پر	یہ سب انکی گہرے مین کی ہے بر	نہ سمجھا دین مردانکو دیوتا کثر
مکھتے مین کچھ کو دیکھو دیکھو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کہیں منکرین منکرین تم شیطان	علامت وہابی کی دو مین لانا	اول شاہ دوم ازراہی سمجھا
شفاعت کا منکر کہیں تمکو جیو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
شفاعت سے منکر وہابی نہیں مین	گرامت سے منکر وہابی نہیں مین	وہابی منکر وہابی نہیں مین
اماموں سے منکر وہابی نہیں مین	وہابی کا معنا رحمانو الا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کلام خدا قول فعل پر مبنی	صحابہ کا اجماع قیاس صحیح	عمل کرنا ہے واجب لازم ہے
جو منکر ہو ان چار کچھ وہ بدر	وہابی کا معنا رحمانو الا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
صحیح غیر منسوخ جو ہیں حدیث	صحیح مین مین یا غیر مین	یہ جب تک انکی مسئلے کی ہر بات
ستم مین جلیں غیر بر یہی سمجھا	وہابی کا معنا رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
بیان اسکا تفصیل سے سننا	مخالف خدا یا نبی یا صحابہ	جو ہیں ناشی انکو یہی سمجھا
نہیں مین اسکو مطلق و نامی	وہابی کا معنا ہے رحمانو الا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
خلاف اسکو کچھ ہے وہی سمجھا	نہیں مین یہ یہی موجد سپاہ	کوئی بیانی کرے روئے
کیسی نہ انین کے ہم بات وہی	وہابی کا معنا ہے رحمانو الا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
کر اب محی الدین اختتام سخن	کہان تک ملائت کر گانا انکو	جسی چاہی اللہ ہدایت اوچی
سوا اس کے ناوی نہیں سمجھو	وہابی کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا
دعا کر خدا کہ اسی میری شاہ	ہمیشہ رہوں شرک بدعت سے	سوا تیرے کوئی نہیں دشمنی ہر
مجھ بخشد مجھو میرے رب غفار	وہابی کا معنا ہے رحمانو الا	کچھ اور یہی سمجھتا ہے شیطان والا

۴

استہار

راضی ہو کر کوئی صاحب بدون اجازت احقر البریہ کے قصد طبع کا لفظ ناوی